تاریخ سادات و

علوی اعوان

مشائخ

تحریر زین العابدین علوی

ادارہ تحقیق الاعوان پنجاب

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرحیم

تاریخ سادات و علوی اعوان مشائخ

تحریر زین العابدین علوی

ادارہ تحقیق الاعوان پنجاب

انتساب

ملک محمد یعقوب اعوان
سنگولہ راولا کوٹ آزاد کشمیر کے
نام

تاریخ سادات وعلوی اعوان مشائخ

نام کتاب : تاریخ سادات وعلوی اعوان مشائخ

مصنف : زین العابدین علوی اعوان

مصنف کا پتہ : مکان نمبر 49/C گلی قریشیاں، کری روڈ نزد جامع مسجد آمنہ ڈھوک علی اکبر راولپنڈی۔

ناشر :۔ ادارہ تحقیق الاعوان پنجاب

مطبع : اسد محمود پرنٹنگ پریس، سیٹھی مارکیٹ گوالمنڈی راولپنڈی

تاریخ اشاعت : دسمبر 2001

تعداد : ایک ہزار

طباعت باراول

قیمت : پچاس روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

① ادارہ افکار جبریل مین بازار نواب آباد واہ کینٹ ضلع راولپنڈی۔ ② دفتر ماہنامہ اعوان، 46/A/4 مدنی پلازہ۔ بلیو ایریا جناح ایونیو نزد پی آئی اے بلڈنگ، اسلام آباد فون نمبر 2274407۔ ③ ضیائیہ پبلی کیشنز، بوہڑ بازار راولپنڈی۔ ④ غوثیہ کتب خانہ' مین بازار نواب آباد' واہ کینٹ ضلع راولپنڈی۔

﴿۔۱۔﴾

پیش لفظ

قارئین کرام! ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان، اعوان قبیلے کے بارے میں بہت سی کتابیں شائع کر چکا ہے۔ جن میں ''اعوان تاریخ کے آئینے میں''، ''اعوان مشائخ عظام''، ''اعوان ڈائیریکٹری''، ''تاریخ علوی اعوان''، ''علوی اعوان قبیلہ مختصر تعارف'' اور ''نسب الصالحین'' (کشمیر کے اعوانوں کی تاریخ) شائع ہو چکی ہیں۔ اور انشاء اللہ یہ سلسلہ جاری و ساری رہے گا۔ اعوانان سنگولہ کی تاریخ بھی مرتب کی جا رہی ہے۔ اور ادارہ اس سلسلے میں جناب ملک محمد یعقوب اعوان آف سنگولہ کا بے حد شکر گذار ہے۔ کہ وہ اگرچہ دونوں ٹانگوں سے معذور ہیں۔ لیکن اعوان قبیلہ سے جو محبت اور خلوص وہ رکھتے ہیں۔ اس سے قبل ہمارے ہاں شاید ہی کوئی مثال ملتی ہو۔ اللہ تعالٰی ملک صاحب کو صحت کاملہ سے نوازے۔ کتاب مشائخ عظام اس سے قبل جناب ملک محبت حسین اعوان صاحب لکھ چکے ہیں۔ جسے پورے ملک میں سراہا گیا۔ ایک مختصر سی کتاب اب آپ کے سامنے تاریخ سادات و علوی اعوان مشائخ پیش کی جا رہی ہے۔ انشاء اللہ آپ لوگ اس کو پسند فرمائیں گے۔ اور ہمیں اپنی قیمتی آراء سے ضرور آگاہ فرمائیں گے۔ اور علوی اعوان

قبیلہ کے بارے میں اپنی معلومات ، شجرہ جات ، اور مکمل تفصیلات بھی بھیجیں گے ۔ آپ سے اپیل کی جاتی ہے ۔ کہ اپنے اپنے اضلاع میں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے دفاتر کھولیں ۔ تاکہ لوگوں سے رابطہ قائم ہو سکے ۔ اس کتاب کی تیاری میں ملک شاہ محمد اعوان ، سیکورٹی آفیسر ریڈیو پاکستان راولپنڈی (آف کورڈھی وادی سون سکیسر) اور ملک فضل کریم اعوان پنجاب پولیس ، ملک امجد اعوان ولد ملک بشیر عالم موضع کبھیکی کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مکمل تعاون اور راہنمائی کی ۔ اس کے علاوہ میں علوی اعوان قبیلہ کے تمام دوستوں کا بھی مشکور ہوں جو کہ ادارہ کی ترقی میں مکمل دلچسپی لے رہے ہیں ۔ اور ادارہ کو ہر طرح کا قلمی تعاون فراہم کر رہے ہیں ۔

ڈاکٹر رشید نثار

چیئر مین ادارہ تحقیق الاعوان پنجاب

تاریخ علوی اعوان پر ایک خوبصورت تبصرہ

لفظ محبت کو اگر باعث تخلیق کائنات کہہ دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا ۔ اور لفظ محبت کو اپنی زبان و دہن سے ادا کر کے دیکھ لیں ۔ ہونٹ جڑے ہی رہیں گے اور لفظ ادا ہو جائے گا ۔ اتنی اپنائیت اور مٹھاس ہے اس لفظ میں ۔ کہ قلم بیان کرنے سے قاصر ہے ۔ ایک مشہور قول ہے ۔ کہ نام کے اثرات شخصیت پر بہت گہرے ہوتے ہیں ۔ اس کا عملی ثبوت مورخہ ۲۳ جولائی ۲۰۰۰ء کو اعوان برادری کی ایک میٹنگ میں دیکھنے میں آیا ۔ اجلاس کی کاروائی جاری تھی ۔ صاحبان علم و فن اپنی اپنی بساط کے مطابق اظہار خیال کر رہے تھے ۔ کہ ایک سفید پوش شخصیت انتہائی متانت و وقار کے ساتھ داخل ہوئی ۔ اور بڑی طمانیت کے ساتھ پچھلی نشستوں پر تشریف فرما ہو گئی ۔ شوکت محمود اعوان صاحب جنرل سیکرٹری ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نے حاضرین سے ان کا تعارف کروایا ۔ اور موصوف کو اظہار خیال کی دعوت دی ۔ انہوں نے کہا ۔ کہ آپ حضرات یقین مانیئے ۔ کہ معروف کتاب موسومہ ''تاریخ علوی اعوان'' میں نے نہیں لکھی ۔ اور نہ ہی میں اس قابل تھا ۔ نہ اب ہوں ۔ اور نہ ہی میری بساط تھی ۔ بلکہ یہ تصنیف سراسر تائید ایزدی اور خصوصا حضرت علامہ یوسف جبریل کے تعمیل ارشاد اور دعاؤں کا ثمر ہے ۔ اس ضخیم کتاب کے سرسری جائزے ہی سے پتہ چلتا

ہے۔ اور خود مصنف نے بھی بقول دیگراں اس بات کی
تائید کی ہے۔ کہ کسی قوم سے متعلق منجملہ حالات و
واقعات، طور واطوار، تمدن و معاشرت، بشمول ان
کے شجرہ نسب پر مذکورہ کتاب اس صدی کی طویل اور ضخیم
کتاب ہے۔ اس عظیم کاوش کو اتنے سادہ اور آسان لفظوں میں
لکھ دینا بڑی آسان سی بات ہے۔ لیکن مذکورہ جانفشانی اور
عرق ریزی میں حائل مشکلات کا حقیقی اندازہ تو شائید مولف
ہی کو ہوگا۔ اور یہ ہیں محترم و مکرم شخصیت ملک محبت حسین
اعوان۔ جنہوں نے اتنی عرق ریزی اور جانفشانی سے کام لے
کر ایک مستند اور مدلل تاریخ مرتب کر ڈالی ہے۔ اور قبیلے کا
فرض اور اپنے ذمے کا قرض چکا ڈالا ہے۔ اعوان قبیلے پر
یقیناً ایک احسان عظیم ہے۔ اور اب قبیلہ بجا طور پر یہ کہہ سکتا
ہے۔ کہ ہماری ایک مستند تاریخ موجود ہے۔ راقم خصوصاً اہلیان
وادی سون سکیسر خوشاب کی اعوان برادری کی طرف
سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ بلکہ ہم سراپا سپاس ہیں۔ اور آخر
میں اس دعا کا اضافہ کہ اللہ رب العزت انہیں اپنے خصوصی
فضل و کرم سے نوازے۔ آمین۔ ملک شاہ محمد اعوان ساکن کوڑھی
وادی سون سکیسر خوشاب حال سیکورٹی آفیسر ریڈیو پاکستان راولپنڈی

کچھ کتاب کے بارے میں

اگرچہ کتاب اعوان مشائخ عظام کی اشاعت کے بعد، جو ادارہ
تحقیق الاعوان پاکستان، کراچی نے شائع کی تھی۔ مزید کسی ایسی
کتاب کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ جو اسی موضوع پر شائع کی
جاتی۔ کیونکہ ادارہ تحقیق الاعوان نے پوری جستجو اور تحقیق کے
بعد ان تمام اولیائے کرام کے حالات زندگی ضبط تحریر میں
لائے تھے۔ جن کا نسبی تعلق علوی اعوان قبیلہ سے تھا۔ تاہم
''سادات'' کے اضافے کے ساتھ چند ناموں کا مزید اضافہ
اچھی بات ہے۔ اور خوش آئند بات یہ ہے۔ کہ اچھا یا برا، کسی
نہ کسی گوشے میں کام تو ہو رہا ہے۔ بھلا ہو ملک محبت حسین
اعوان صاحب کا جس نے اس ادارہ کی بنیاد رکھی۔ اور ملک
کے گوشے گوشے میں پڑھے لکھے علوی اعوانوں نے اپنی اپنی
بساط کے مطابق کام شروع کر دیا۔ لکھنا کوئی آسان کام
نہیں۔ بہت وسیع مطالعہ اور ادب سے گہری وابستگی
کے بغیر لکھنا دشوار گزار راستوں سے گزرنے کے مترادف
ہے۔

زین العابدین علوی نے اس کتاب میں جو معلومات کا
اضافہ کیا ہے۔ یقیناً قابل ستائش ہیں۔ کسی تحریک کو تقویت

پہنچانے کے لئے جن عناصر کی بنیادی ضرورت ہوتی ہے۔
اس حوالے سے یہ کتاب اپنا ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ ہمیں
چاہیئے۔ کہ ان باہمت نوجوانوں کا ساتھ دیں۔ قلمی تعاون کریں
۔راستہ ہموار کرنے میں ان کی مدد کریں۔ اور بھرپور
حوصلہ افزائی کریں تاکہ بہتر سے بہترین کی جانب سفر
جاری رہ سکے۔ اللہ تعالی آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

آپ کا خیر اندیش علامہ محمد یوسف جبریل
مورخہ 16 نومبر 2001
معرفت ادارہ تحقیق الاعوان پنجاب، ادارہ افکار جبریل مین
بازار نواب آباد واہ کینٹ ضلع راولپنڈی پاکستان

یوسف جبریل ہوں عاشق قرآن ہوں میں
سوز قندیل، جہاں تابدئی دوراں ہوں میں
ابن حیدرؓ ہوں، قطب شاہؒ کا اعواں ہوں میں
اور اس دور میں اللہ کا مسلماں ہوں میں
جرعۂ دریائے محمدؐ سے جو اک نوش کیا
دور و ادوار کو مستی میں فراموش کیا

فہرست مضامین (سلسلہ اول)

تاریخ سادات وعلوی اعوان

فہرست مضامین سلسلہ دوم

اختتام

قبیلہ اعوان حسب نسب کے اعتبار سے علوی النسل ہے۔ اور یہ
بے شمار حوالوں سے ثابت ہے۔ اور اس موضوع پر سینکڑوں
حوالہ جات کے علاوہ کئی ایک کتابیں بھی شائع ہو چکی ہیں۔
سلطان محمود غزنوی کے عہد میں سالار ساہو، میر قطب شاہ، اور
سیف الدین سالار (تین بھائی) کے علاوہ سالار ساہو کے
صاحبزادے سالار مسعود غازی نے پاک و ہند میں کئی جہادی
جنگیں لڑی ہیں۔ جو کہ مراءۃ مسعودی سے ثابت ہے۔
حضرت قطب شاہؒ کا سلسلہء نسب وہاں اس طرح درج ہے

حضرت قطب شاہ بن عطاء اللہ شاہ غازی
بن شاہ طاہر غازی بن شاہ طیب غازی بن
شاہ محمد غازی بن شاہ عمر غازی بن شاہ
بطل غازی بن شاہ عبدالمنان غازی بن
محمد بن حنفیہ بن حضرت علیؓ۔ بعض شاہ
عبدالمنان عون سکندر غازی بن علی بن محمد بن حنفیہ بن علی
لکھتے ہیں۔ اور عون بن علی بن محمد حنفیہ بن
علی کا نام مصعب زبیری اور تاریخ آل
ابوطالب میں بھی آتا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ان مذکورہ بالا

بزرگوں نے سلطان محمود غزنوی کی جہاد میں مدد کی۔ اور
محمود نے خوش ہو کر ان بزرگوں کو اعوان کا خطاب عطا
کیا۔ حضرت قطب شاہؒ نے بہت سی جہادی جنگیں لڑیں۔ اس
کے علاوہ اسلام کی خوب اشاعت کی۔ اور چوہان، راجپوت،
کھوکھر، جنجوعہ اور دیگر کئی قبائل آپ کے ہاتھ پر ایمان لائے۔
مراۃ مسعودی میں لکھا ہے۔ کہ آپ نے سالار مسعود غازی کے
ہمراہ ہی وفات پائی۔ اور بعض کڑامانک پور ہند میں آپ کا
مدفن لکھتے ہیں۔ آپ کے گیارہ صاحبزادے تھے۔ جن میں
عبداللہ گولڑہ، محمد کندلان، مزمل علی کلغان، امیر جہاں شاہ
دریتیم، زمان علی، محمد علی، فتح علی اعوان، نادر علی محمد عثمان،
کرم علی عبدالرؤف، بہادر علی طلحہ وغیرہ ہیں۔ حضرت عبداللہ
گولڑہ نے سون سکیسر کے علاقے کو تبلیغ کا مرکز بنایا۔ اور کئی
جہادی جنگیں ہندو راجاؤں سے لڑیں۔ آپ کی نسل سے بے شمار
اولیاء اللہ، علمائے دین، محدث اور حفاظ قران ہوئے ہیں۔
محمد کندلان کی اولاد کندلانی یا کنڈان اعوان کہلاتی ہے۔ اور ان
کی اولاد بھی کوہستان نمک میں کافی مقدار میں آباد ہے۔ مزمل علی
کلغان کی اولاد مشرقی پنجاب، چکوال، کالاباغ، جہلم، گجرات،
حضرو، اٹک اور کشمیر میں کثرت سے ملتی ہے۔ کلغان کے بارہ

بیٹے تھے۔ ان کی نسل میں اعوانوں کی سب سے اکثریت ہے۔
آپ علم و فضل کا پیکر تھے۔ اور تمام بھائیوں کے سرخیل تھے
آپ کی اولاد کو بھی ہر زمانہ میں سیادت و قیادت حاصل رہی
ہے۔ آپ کی اولاد میں بھی بے شمار اولیاء اللہ محدثین اور حفاظ
کرام ہوئے ہیں۔ اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری و ساری ہے۔
کلغان اعوان بہت ہی تند خو اور بہادر ہوتے ہیں۔ اور سخت
غصہ والے ہوتے ہیں اور حلیم مزاج بھی ہوتے ہیں۔ فوج
میں ان کی اکثریت ہے۔ اور زمینوں کے بڑے رقبہ جات ان
کے قبضے میں ہر علاقے میں موجود ہیں۔ نواب آف کالاباغ،
نواب آف شمس آباد اور ٹمن کے نواب و مالکان تمام مزمل علی
کلغان کی اولاد سے ہیں۔ دوالمیال، بوچھال کلاں، کلرکہار
اور کوہستان نمک میں ان کی قدیم آبادیاں کثرت سے ملتی ہیں۔
ایک زمانہ میں اٹک، کالاباغ، اور دریائے سندھ تک اور
کوہستان نمک و جہلم بلکہ گجرات تک کلغان اعوانوں کا مکمل قبضہ
تھا۔ اس کے علاوہ مشرقی پنجاب اور کشمیر کے کئی علاقوں پر ان
کا قبضہ تھا۔ جہاں ان کے بزرگوں نے تبلیغ و تجدیدی کارنامے
سرانجام دیئے۔ اور کافروں کے ساتھ بے شمار جہادی جنگیں
لڑیں۔ ہزارہ و سرحد کے اکثر علاقوں میں بھی کلغان اعوانوں

کی کافی تعداد موجود ہے۔ زمان علی محسن بن قطب شاہ کا مزار
شریف کڑانہ پہاڑی سرگودھا میں واقعہ ہے۔ ان کی اولاد ضلع
شاہ پور، جھنگ، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ میں آباد ہے۔
آپ نے کڑانہ کے راجہ کے خلاف کئی جنگیں لڑیں۔ راجہ
کڑانہ پہاڑی پر مارا گیا۔ اس کے قبیلہ کے اکثر لوگ اس کے
بعد مسلمان ہوگئے۔ راجہ کی بیٹی بھرۃ مسلمان ہوگئی۔
زمان علی کی اولاد نے ساندل بار اور گوندل بار کے علاقوں پر
قبضہ کرلیا۔ اور اسلام کی خوب اشاعت کی۔ ملک شیخا کھوکھر اور
ملک جسرت کھوکھر جیسے حکمران بھی ان کی نسل سے تھے۔
جنہوں نے لودھی دور میں لدھیانہ تک کئی علاقوں پر قبضہ کرلیا۔
امیر جہان شاہ کی اولاد نے نیلاب اور سندھ کے علاقوں پر قبضہ
کیا۔ اور کئی جنگیں لڑیں۔ امیر جہان شاہ خود اتنے بہادر تھے
کہ جہاں حملہ کرتے تھے۔ فتح یاب ہو جاتے تھے۔ اسی لئے ان کو
جہان شاہ کا لقب دیا گیا۔ آپ کی اولاد پنجاب کے علاوہ کشمیر،
مری اور مشرقی پنجاب میں بکثرت ملتی ہے۔ دہلی کے مشہور
نقشبندی بزرگ حضرت مظہر جان جاناں دہلوی بھی آپ کی نسل
سے تھے۔ بہادر علی طلحہ کی اولاد تلہ گنگ چکوال اور سون
سکیسر (انگہ) میں ملتی ہے۔ اس کے علاوہ گجرات کے پیر محمد شفیع

ڈھوڈا شریف والے بھی آپ کی اولاد سے تھے ۔ انگہ کے مشہور
قاسمی خاندان بھی آپ کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں ۔ اس خاندان
میں کافی تعداد میں حافظ قران ، عالم دین اور بزرگ ہوئے
ہیں ۔ حضرت قطب شاہ علویؒ کامل و اکمل بزرگ تھے ۔ اسی
لئے ان کی اولاد میں بھی ہر دور میں بے شمار ہستیاں عزیز الوجود
ہو گزری ہیں ۔ اور آج تک تبلیغ دین و اشاعت کے فریضہ سے
غافل نہیں رہیں ۔ بلکہ اس میں دن بدن اضافہ ہی ہو
رہا ہے ۔ ایسی مثال کسی اور خانوادے میں بہت کم ملتی ہے ۔ اور
نسل در نسل شائید ہی بہت کم ایسے خانوادے ہوئے ہوں ۔

2 ☆ ۔ سیادت علویہ ☆

حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی کو سید العرب ، سید الصادقین
اور سید المسلمین کا خطاب عطا فرمایا ۔ اور آپ نے فرمایا ۔ انا
مدینتہ العلم و علی بابھا یعنی میں علوم کا شہر ہوں ۔
اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں ۔ اور ایک مقام پر فرمایا ۔ میں اور علیؓ
ایک ہی نور سے ہیں ۔ اور آیت تطہیر بھی اس کی گواہ ہے ۔ آپ
اہل بیت کے سربراہ تھے ۔ آپ کی پرورش حضور اکرم
ﷺ کے زیر سایہ ہوئی ۔ آپ نفس رسول تھے ۔ داماد تھے ۔
معراج کے بعد آپ نے حضرت علیؓ کو فقر کا تاج پہنایا ۔ تمام

سدلا سدل طریقت کا سلسلہ آپ تک پہنچتا ہے ۔ آپ عالموں اور
ولائت و فقرا کے مرشد تھے ۔ اور آپ کی سیادت ان حوالہ
جات سے ثابت ہے ۔ جس سے ثابت ہوتا ہے ۔ کہ آپ کی
تمام اولاد چاہے سادات فاطمی ہوں یا سادات علوی ۔ وہ تمام
سیادت و شرافت سے مختص ہیں ۔ جس میں شک و شبہ کی کوئی
گنجائش ہرگز نہیں ہے ۔

3 ☆ ۔ فقرائے علوی اعوان ☆

اس قبیلہ میں بے شمار بزرگ ، عالم دین ، فقیہ و محدث ہوئے
ہیں ۔ اور سینکڑوں گدیاں پاک و ہند میں موجود ہیں ۔ حضرت
سلطان العارفین سلطان باہوؒ ، حضرت سلطان بازید محمدؒ ، سلطان فتح
محمدؒ ، مائی راستیؒ ، مجدد اعظم حضرت نوشہ گنج بخشؒ ، حافظ
محمد ہاشم دریا دلؒ ، حافظ برخوردارؒ ، شاہ عصمت اللہ حمزہ
پہلوان نوشاہیؒ ، قاضی سلطان محمود اعوان شریف ، حضرت بابا
سجاولؒ ہزاروی ، حضرت شادم خانؒ راولاکوٹ ، حضرت
بابا تاج گوہرؒ ہری پور ، مائی چذن جان چند ہزارہ ، مخدوم فضل
الدین قلندر چاچڑاں شریف سرگودھا ، حضرت حافظ غلام نبی
للہ شریف ، حضرت بابا میاں عیسیٰؒ ۔ خواجہ محمد بخش لکھن
شریف ، حضرت مولنا غلام رسول گوجرانوالہ ، مولنا یار محمد

بندیالوی ۔ مولنا غلام مرشد، مولنا عبدالقادر رائے
پوری، حضرت زین الدین ترگ شریف، حضرت محی الدین مکھڈ
شریف، حافظ ملوک چکار، حضرت شاہ فقیراللہ بکوٹ
شریف، خواجہ فقیر محمد چھوہروی، خواجہ عبدالرحمٰن
چھوہروی، شیخ محمد صدیق داتہ، شیخ محمد رفیق علی (سری نگر)،
شاہ یعقوب اور انور شاہ کنجھتر شریف، مولنا محمد
ابراہیم امرتسری، شاہ عبدالمجید کرناہی، حافظ عبدالمنان محدث
وزیرآبادی، حافظ جمال اللہ ملتانی، میاں چراغ اعوان ڈیرہ
غازی خان، حضرت نصیر احمد پشاوری، حضرت گل فقیر احمد
پشاور، حافظ دراز پشاوری، حضرت عبدالوہاب عرف پنجو بابا
پشاوری، حضرت دولی دوالمیال بابا مست دعولہ، بابا دائم وبابا
قائم ڈلوال، میاں غلام حسین ننگالی، میاں فاضل، میاں عتیق
اللہ، میاں وڈا، میاں خضر، میاں ولی محمد، میاں علی محمد، میاں
جمعہ، میاں احمد، میاں غفور، میاں رحیم، میاں کریم ننگالی والے
پونچھ، میاں عبدالوہاب غازی قاضیاں ہری پور، حافظ پیر
جماعت علی شاہ محدث علی پوری، خواجہ فیض رسول
گوجرانوالہ، خواجہ صدر دیوان اروپ شریف گوجرانوالہ،
حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی، حافظ محمد سعید دولھا نوشہ ثانی،

پیر چراغ علی محمد شاہ نوشاہی، شاہ فقیر اللہ نوشاہی، سرکار
بحر علوم نوشاہی، نصیر احمد شاہ، چمڈی والی سرکار، پیر
مکھن شاہ نوشاہی، پیر محمد نوشاہی، حافظ قل احمد پاک ذات
نوشاہی، حافظ محمد امین نوشاہی، حضرت رحیم الدین، حضرت
علاؤالدین حسین غازی، حضرت شمس الدین سنگین شہید، حضرت
محمود شاہ جالب، شریف احمد صاحب شرافت نوشاہی، پیر برق
نوشاہی، حضرت مظہر جان جاناں دہلوی، حضرت شاہ غلام علی
دہلوی، شاہ عبداللطیف بڈالوی، حضرت حافظ محمد المشہور
میاں وڈا لاہوری، حافظ فتح اللہ، پیرے شاہ غازی قلندر،
مخدوم میلون، مخدوم برہان، مخدوم حمن، مخدوم طیب،
مخدوم عبدالکریم لنگر مخدوم والے، مخدوم کمال الدین عرف
مخدوم کالیہ لاہوری، سلطان ابراہیم ساڑھی والے، حافظ
عظیم دٹے پٹ، سلطان مہدی، سلطان قادر بخش، حافظ
رحمت اللہ، سلطان حاجی احمد، سلطان سخی محمد خوشحال، حضرت
بابا جھام، خواجہ شمس العارفین سیالوی، میاں شیر کرم علی
سیالوی، خواجہ محمد دین سیالوی، خواجہ محمد ضیاء الدین
سیالوی، خواجہ قمرالدین سیالوی، خواجہ شعاع الدین
سیالوی، میاں عبدالرحمٰن محمدی شریف، بابا نورالہی۔ میاں امام

الدین محمدی شریف سلطان نور محمد ، سلطان ولی محمد ، سلطان محمد
حسین ، سلطان محمد ، سلطان غلام باہو ، سلطان عظمت ، سلطان غلام
نبی ، حافظ جان محمد راولاکوٹ مولنا رکن الدین تھوراڑ ، شریف
خان باغ ، حاجی اللہ یار دھمنی ، حافظ عبدالشکور اللہ رنگلہ ،
حافظ محمد عظیم اللہ رنگلہ ، حافظ رحمت اللہ رنگلہ ، حافظ محمد حسین
اعوان خلیفہ میاں وڈالاہوری ، حافظ دلیلؒ سون سکیسر ، مولنا
سید امیر سون سکیسر ، ان کے علاوہ محمد بن حنفیہ کی اولاد سے
حضرت خواجہ احمد یسوی علوی ، شیخ شمس الدین ترک پانی پتی
علوی ، شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی احمد آبادی ۔ شیخ عبدالرزاق
العالمین جھنجھانوی علوی ، میاں نور محمد جھنجھا
نوی علوی ، شیخ معروف بھکاری کاکوروی ، شیخ عبدالوہاب
شعرانی علوی بھی بزرگ ہستیاں ہوگزری ہیں ۔ جو کہ اعوانوں
کے نسب کے ساتھ ملتی ہیں ۔ یہ خانوادہ برصغیر پاک وہند
کے علاوہ افغانستان ، ایران ، شام ، مصر ، عراق اور وسط
ایشیاء تک پھیلا ہوا ہے ۔ تمام قبیلہ کی یکجا معلومات حاصل کرنا
انتہائی مشکل امر ہے ۔ اور نہ آج تک کوئی ہی خانوادہ یہ پیش کر
سکتا ہے ۔ یہ ایک ادارے کا کام ہے ۔ جو معلومات اکٹھی کرنے
کے لئے ان علاقوں کا دورہ کرے ۔ اس کے علاوہ کتابیں مہیا

کرے ۔ یہ کسی بھی مورخ کے بس کا روگ نہیں ہے ۔

علوی خاندان کے اولیاء اللہ اور بزرگ شخصیات
اصل ناموں کے بجائے القاب و کنیتوں سے مشہور ہو
گئے ۔ جیسا کہ عربوں میں رواج تھا ۔ اس کے علاوہ بعض
نے جو بھی کارنامے سرانجام دیئے ۔ وہ اسی کارنامے کی
وجہ سے مشہور ہو گئے ۔ عربوں کی سلطنت جنوبی
فرانس ، اٹلی وصقیلہ سپانیہ ایشیائے چوچک اور جنوبی
چین و سندھ تک پھیل گئی ۔ بعد میں یہ عظیم سلطنت پارہ پارہ ہو
گئی ۔ ترکوں ، افغانیوں اور ایرانیوں نے عالم اسلام پر قبضہ
کرلیا ۔ اور عربوں کی شجاعت بھی ختم ہو گئی ۔ البتہ غیر مسلموں
کے مقابلے میں انہوں نے بے شمار جنگیں لڑیں ۔ اور غیر مسلم
افغانی ، ترک ایرانی رومی اور اہل یورپ وافریقہ والے شکست
کھا گئے ۔ لیکن جب یہی قومیں مسلمان ہو گئیں ۔ تو اسلام چونکہ
صرف عرب کے لئے نہیں آیا تھا ۔ بلکہ تمام عالم کے لئے تھا ۔ تو
اسلام قبول کرنے کے بعد ان قوموں نے تمام عالم اسلام پر
قبضہ کرلیا ۔ عربوں کی عظیم الشان سلطنت ختم ہو گئی اور عثمانی
ترکوں نے ایشیاء وافریقہ کے اکثر اسلامی ممالک پر قبضہ کرلیا ۔
اس سے پہلے آل بویہ ، آل سلجوق اور مملوک نے حکومتیں

قائم کیں۔ عربوں نے جہاد کو چھوڑ دیا۔ البتہ ان قوموں نے
جہادی جنگیں بے شمار لڑیں۔ اور آدھے یورپ کو صرف عثمانی
ترکوں نے فتح کیا۔ آج عرب میں اور عربی اقوام میں وہ
روح بہادری کی ہرگز موجود نہیں ہے۔ کیونکہ سیاسی حکومتیں
سینکڑوں سال پہلے ہی ختم ہو گئیں۔ جب دیگر اقوام نے مسلمان ہو
کر عروج حاصل کیا۔ تو وہ تمام بہادری و شجاعت کے
خصائل ان میں محض اسلام کی وجہ سے پیدا ہو گئے۔
اور عربی اقوام اور ان کی نسلیں بالکل دب گئیں۔ البتہ
عربی النسل سے اللہ نے روحانیت کا کام ضرور لیا۔ جو کہ
سب سے احسن قدم ہے۔ یہ کسی دوسرے غیر عرب میں ہرگز
نہیں ہے۔ اور عربی کلچر کو ختم نہیں کرنے دیا گیا اور نہ یہ
ختم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ عرب تمام دنیا کا محور و مرکز ہے۔ مکہ و
مدینہ کی یونیورسٹیوں سے جو علوم و معارف حاصل ہوتے ہیں
دنیا کی کوئی بھی یونیورسٹی اس کا مقابلہ ہرگز نہیں کر سکتی۔ اور
مدینۃ العلم کا مرکز حضور نبی کریم ﷺ کی ذات ہے۔ اور مکہ کا
مرکز خانہ کعبہ ہے۔ تمام دنیا کے مسلمان چاہے کسی بھی نسل
اور قبیلہ سے ہوں۔ وہ ضرور ان دو شہروں سے دلی محبت کریں
گے۔ اور ہر سال وہاں جائیں گے۔ جو نہ جا سکے گا وہ محبت

ضرور کرے گا۔ حضور اکرم ﷺ کی ذات مدینۃ العلم ہے
حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ دو
دیواریں ہیں۔ حضرت عثمانؓ چھت ہیں۔ اور حضرت علی کرم
اللہ وجہہ مدینۃ العلم کا دروازہ ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ
شریعت ہیں۔ حضرت عمر فاروقؓ طریقت ہیں۔ حضرت عثمان غنیؓ
حقیقت ہیں۔ اور حضرت علیؓ معرفت کا دروازہ ہیں۔ ان
چاروں کی مہر کے بغیر کوئی بھی شخص مدینۃ العلم تک
نہیں پہنچ سکتا۔ حضور اکرم ﷺ شجرۃ الانوار کا مرکز تھے۔
مقام لی مع اللہ پہ آپ ﷺ ہی فائز تھے۔ سورۃ ابراہیم میں
ہے۔ کلمہ طیب مثل شجر کے ہے۔ جو پھل دیتا ہے۔ اور اس کا
سایہ وسیع کائنات قدرت ہے۔

☆ 4۔ اعوان قاری کا حدود اربعہ ☆

اعوان قاری اس وقت کی کئی اضلاع میں تقسیم ہے۔ جس میں
اعوان قبیلہ کے افراد کی اکثریت ہے۔ ضلع جہلم، ضلع چکوال،
تلہ گنگ، اٹک، شاہ پور، اور علاقہ پوٹھوار، اس کے علاوہ
ضلع میانوالی، کالا باغ، اور کوہستان نمک کا تمام علاقہ اعوان
قاری ہی ہے۔ ان علاقوں کے اعوانوں میں بے شمار بزرگ،
حافظ قران، محدث و فقیہ ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہزارہ،

کشمیر اور مشرقی پنجاب میں بھی اعوان کافی تعداد میں آباد ہیں
اور یوپی تک یہ قبیلہ موجود ہے۔ اور علم و فضل میں بھی ممتاز ہے
اور علوی کہلاتا ہے اور بعض جگہ علوی سید کہلاتا
ہے۔ برصغیر پاک و ہند کے تمام اعوان اس بات پر متفق ہیں
کہ وہ حیدر کرار ؓ کی نسل سے ہیں۔ یہی بات ان کے علوی النسل
ہونے کا ثبوت ہے۔ کسی بھی خاندان کی تصدیق کا سب سے بڑا
ثبوت اس کا خاندانی ریکارڈ ہوتا ہے۔ جو نسل در نسل محفوظ
ہوتا رہا ہے۔ تاریخ صرف بادشاہوں کی اور ان کے خاندانوں
کی لکھی جاتی رہی ہے۔ لیکن عربی النسل خاندان کی نسل در
نسل تاریخ مرتب ہوتی رہی ہے۔ اور حالات زندگی اور
شخصیات کا نام ریکارڈ ہوتا رہا ہے۔ عجم میں اس کی کوئی مثال نہیں
ہے۔ البتہ نسب خوانی کا فن بھی قدیم ہے۔ عجمیوں نے بھی
عربوں سے یہ فن سیکھا ہے۔ اور ترکوں نے بھی سیکھا ہے۔ محکمہ
مال میں بھی کپڑے کی صورت میں جائیداد اور خاندانوں کا
ریکارڈ موجود ہوتا ہے۔ افغانوں میں بھی تاریخ نویسی اور نسب
خوانی کا ریکارڈ موجود ہے اور برصغیر پاک و ہند میں بھی
یہ فن عام پایا جاتا ہے۔ خاص کر اعوان قاری کے علاقے میں
نسب خوانی کا بہت رواج ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اعوان

قاری میں جو صوفیاء ہو گزرے ہیں۔ ان کے سجادہ نشینوں کے
پاس ترقی یافتہ صورت میں ریکارڈ موجود ہے۔ اس کے علاوہ
اعوان مشائخ جہاں کہیں بھی ہیں۔ ان کے پاس ریکارڈ درست
صورت میں موجود ہے۔ موجودہ دور میں اعوان قاری کی
حدود بہت ہی وسیع ہو چکی ہے۔ جو کہ سرحدی علاقوں تک پھیلی
ہوئی ہے۔ بعض جگہ زیادہ ہے اور بعض جگہ کم ہے۔
کیونکہ اعوان صوفیائے کرام سلسلہ بہ سلسلہ نقل مکانی کرتے
رہے اور جزوی طور پر جہاں بھی گئے۔ وہاں اولاد کبھی زیادہ
ہوئی اور کبھی کم۔ کہیں کہیں قاضی وغیرہ کے القاب زیادہ ملتے
ہیں۔ کیونکہ یہ قبیلہ شروع ہی سے اہل علم رہا ہے۔ اور آج بھی یہ
روائت قائم ہے۔ یہی شجرہ اصل اعوانوں کا ہے۔ اور یہی اصل
اعوان ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ حضرت قطب شاہ ؒ ایک مرد
مجاہد ہی نہ تھے۔ بلکہ ولی کامل بھی تھے۔ کیونکہ ولی کامل ہی
ہزاروں لوگوں کو مشرف بہ اسلام ہی کر سکتا ہے۔ نہ کہ جرنیل
اسی لئے آپ کی اولاد میں بے شمار اولیاء کرام اللہ ہوئے اور
آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔

5 ☆ مصنف تاریخ ھذا کے اجداد ☆

میرے آباؤ اجداد اعوان قاری ضلع چکوال بمقام و عولہ نزد

دوامیال سے تعلق رکھتے ہیں۔ میری ساتویں پشت کے دادا
میاں حافظ غلام حسینؒ یہاں سے نقل مکانی کر کے ننگالی ضلع پونچھ
(مقبوضہ) میں سکھوں کے عہد میں آباد ہو گئے۔ جو کہ کوڈلہ
بن کلغان بن قطب شاہ کی نسل سے تھے۔ یہ خاندان نسل در
نسل اولیاء اللہ کا گھرانہ تھا۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ بے شمار اولیاء
اللہ اور علمائے دین اس نسل میں ہوئے ہیں۔ اور کوڈلہ کی
اولاد مشرقی پنجاب، چکوال، جہلم، دھنی، پوٹھوار، ہزارہ اور
کشمیر میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ اور گگن علاقہ کھون میں
اعوان نسل سے تین بھائی دوالمی، مالکن یا عبدالمالک اور
گگن علاقہ کھون میں تبلیغ اسلام کے لئے آئے۔ اور بے شمار غیر
مسلموں کو دائرہ اسلام میں داخل کیا۔ ان تینوں بھائیوں کی
اولاد دعولہ دوامیال، تترال، منگھال اور دیگر علاقوں میں
بکثرت موجود ہے۔ حضرت مالکن کی اولاد میں بابا مست
خان، دائم، اور قائم مشہور بزرگ ہو گزرے ہیں۔ میاں
غلام حسین، بابا مست خان کی نسل سے تھے اور بابا سجاول
ہزارویؒ بھی کوڈلہ بن کلغان کی نسل سے تھے۔ میاں غلام
حسین نے علاقہ پونچھ میں اسلام کی تبلیغ فرمائی۔ اور ہزاروں
لوگ آپ سے مستفیض ہوئے۔ آپ کی نسل واولاد سے

میاں فاضل، میاں عتیق اللہ، میاں ڈوڈا، میاں خضر، میاں
احمد، میاں غفور، میاں رحیم، میاں کریم، میاں جمعہ، میاں فیض
اللہ، میاں ولی محمد، میاں علی محمد وغیرہ وغیرہ عزیز الوجود ہستیاں
ہو گزری ہیں۔ اور ان سب کے مزارات ننگالی میں موجود ہیں
صرف میاں ڈوڈا کا مزار ڈوڈا پہاڑی پونچھ میں موجود ہے۔
جو کہ فیض کا مرکز ہے۔ اور دور دور سے لوگ اس مزار اقدس
پہ حاضر ہوتے ہیں۔ اور باطنی فیض حاصل کرتے ہیں۔ میاں غلام
حسینؒ کا مزار بھی فیض کا مرکز ہے۔ اور ہر وقت وہاں میلہ کا سا
سماں ہوتا ہے۔ مصنف کتاب ھذا بھی تصوف کے علوم پر مکمل عبور
رکھتا ہے۔ یہ سب فیض بزرگوں کا ہے۔ میرا اس میں کوئی بھی
کمال ہرگز نہیں ہے اور مجھے تاریخ اعوانان سے کافی
دلچسپی ہے۔ اور تحقیق میں لگا رہتا ہوں۔ جو بھی بات تحقیق ہو
جائے۔ وہ اپنے پاس نہیں رکھتا۔ بلکہ یہی خواہش ہوتی ہے۔ کہ
وہ دوسروں تک پہنچا دی جائے۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی نہ
صرف پڑھیں اور سنیں بلکہ اس کی تحقیق کریں اور اگر
درست ہو تو آگے تک پہنچا دی جائے۔

لوگ تحریروں اور تقریروں میں دعوی کرتے ہیں۔ کہ
اعوان بڑے غصہ والے ہوتے ہیں۔ آپس میں لڑائی جھگڑا

کرتے رہتے ہیں ۔ اور مشکل کے وقت اپنوں کا ساتھ نہیں دیتے
۔ یہ اعوان قبیلہ کی خوبی خود اعوان ہی بیان کرتے ہیں ۔
اور ساتھ فخر بھی محسوس کرتے ہیں ۔ اور زور زور سے چلانے
پر بھی فخر محسوس کرتے ہیں ۔ میں ان تمام حوالوں کی سختی سے
تردید کرتا ہوں ۔ اور ببانگ دہل یہ کہتا ہوں کہ ایسی
صفتیں اعوانوں میں ہو ہی نہیں سکتیں ۔ اور نہ یہ دعوی کرنے
والے اصل اعوان ہی ہو سکتے ہیں ۔ اور کچھ لوگ یہ بھی دعویٰ
کرتے ہیں کہ اعوان اپنے برابر کسی کو بھی نہیں سمجھتے ۔
چاہے کوئی کتنا ہی اونچی ذات کا مالک کیوں نہ ہو ۔ کیا یہ صفت
علویوں میں ہو سکتی ہے ۔ سادات فاطمی بھی یہ دعوی نہیں کر سکتے
نااتفاقی تو ہر قبیلہ اور ہر قوم میں ہو سکتی ہے ۔ لیکن اسکو صفت
درصفت نہیں کہا جا سکتا ۔ خیر و شر کا خالق اللہ تعالیٰ ہے ۔ حضور
اکرم ﷺ کا ارشاد ہے ۔ میری امت میں اختلاف بھی ایک
رحمت ہے ۔ بعض احادیث کی روشنی میں سب مسائل کا حل
موجود ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ جب کسی چیز کے بارے میں
علم نہ ہو ۔ تو اہل علم و معرفت سے پوچھ لیا کرو ۔ یعنی مسائل کا
حل نص و احادیث کے آئینے میں موجود ہے ۔ اور ہم اس کے
الٹ چل رہے ہیں ۔ اور اس پر فخر کر رہے ہیں ۔ کیا اسی کو

اعوانوں کی تاریخ کہتے ہیں ۔ کیا اس طرح اعوانوں کی تاریخ
مکمل ہو گی ۔ اصل صفات اعوان قبیلے کی وہ ہیں ۔ جو مناقب سلطانی
سے ثابت ہیں ۔ نہ کہ کسی ملک صاحب کی تقریر کے حوالے سے
ثابت ہو سکتی ہیں ۔ صوفیائے کرام کے حوالے سے جو بات
ثابت ہو وہ اصل ہوتی ہے اور اصل ریکارڈ اعوان
صوفیائے کرام کے پاس ہوتا ہے ۔ لیکن وہاں جا کے ریکارڈ کون
تلاش کرے ۔ ہندی اور سرائیکی بھاٹوں نے جو ادھم مچایا
ہے ۔ اور جو نام وہ لکھتے ہیں ۔ عربی تاریخوں میں اس کا کوئی
بھی وجود ہرگز نہیں ہے ۔ یہی حال دوسرے قبائل کا بھی ہے جو
پاک و ہند میں آباد ہیں ۔ ملتان کے قریشی ہاشمی اسدی کہلاتے
ہیں ۔ حالانکہ اسد بن ہاشم کی نسل ہی نہیں چلی ۔ تمام بنی
ہاشم کا نسب حضرت عبدالمطلب بنی ہاشم تک جا پہنچتا ہے ۔ بلکہ یہ
ابہار بن اسد بن اسور بن عبدالعزی کی
نسل سے ابہاری اسدی قریشی ہیں ۔ اور
خواجہ فرید الدین گنج شکر پاک پتن شریف کا نسب فرخ شاہ
والیء کابل کی وساطت سے ابراہیم بن ادھم تک پہنچتا
ہے ۔ اور پھر حضرت عمر فاروق ؓ تک جا پہنچتا ہے ۔ فرخ شاہ
کابل کا کوئی بھی حکمران نہیں ہوا ۔ ہاں کسی صوبے کا گورنر ہو

تو وہ الگ بات ہے۔ حضرت ابراہیم بن ادھم بلخ کے
حکمران تھے۔ لیکن وہ بھی بنی عجلی خاندان سے تھے۔ نہ
کہ فاروقی اور ان کا ایک ہی بیٹا تھا۔ اس لئے ابراہیم
بن ادھم کی نسل نہیں چلی۔ جہاں تک عون قطب شاہ علوی
بغدادی کا تعلق ہے۔ فی الواقع ان کی قبر آج بھی بغداد میں
موجود ہے۔ ان کے والد محترم ابی یعلی حمزہ کا مزار بھی
حلہ نزد بغداد میں موجود ہے۔ وہ غازی عباس علمبردار
بن علی کی نسل سے تھے۔ لیکن بنیادی طور پر یہ تمام علوی
ہاشمی ہی ہیں۔ البتہ ان کی اولاد برصغیر پاک و ہند میں
موجود نہیں۔ لیکن عرب میں ان کا وجود درست ہے۔
حنیفی اعوانوں کا سلسلہ نسب حضرت قطب شاہ تک پہنچتا ہے
تاریخ سالار مسعود غازی میں یہ تصریح موجود ہے کہ
علوی قطب شاہ کی اولاد سے ہیں۔ البتہ تاریخ علوی و حیدری
کے مورخ مولنا حیدر علی لدھیانوی نے وہی شجرہ نسب لکھا ہے۔
جو تاریخ سالار مسعود غازی سے ثابت ہے اور اس میں
قطب شاہ کا حنیفی اعوانوں کے جد اعلی ہونے کی
تصریح کی گئی ہے۔ جو کہ درست ثابت ہوتی ہے۔ پھر بھی مزید
تحقیق کی ضرورت ہے۔ اور یہ عقدہ عربی تاریخوں کے

مطالعہ سے ہی حل ہو سکتا ہے۔ بہر حال قریشیوں کے دیگر
قبائل کی نسبت اعوانوں کا نسب نامہ شک و شبہ سے بالاتر ہے۔
اور اس میں کج روی کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور پختہ شکل میں
موجود ہے۔ صرف ناموں کی تحقیق کی ضرورت تھی۔ جو تاریخ
علوی اعوان کے مصنف نے حل کر دی ہے۔ اس کے علاوہ
حضرت قطب شاہ سے نیچے جو نام سرائیکی شجرہ جات میں ملتے ہیں
ان کی تحقیق کی بھی ضرورت ہے اور اصل نام تلاش کرنے
کی ضرورت ہے اور اصل نام صوفیائے کرام کی لائبریریوں یا
خاندانی ریکارڈ سے مل سکتے ہیں نہ کہ بھاٹوں کے شجرہ
جات سے مل سکتے ہیں۔ موپال، ہرپال، ہریو، ارجن وغیرہ نام
گھڑ دیئے گئے ہیں۔ جن کا اصل ناموں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔
ہتھیار نہ ہو تو انسان لڑ نہیں سکتا۔ پہلے ہتھیار ہونا چاہیئے۔ پھر آدمی
مقابلہ کرے اور جو مرضی ہے دعوی کرے۔ چاہے فاتح ہو یا
شکست خوردہ۔ اصل قوت حوالہ جات اور ریکارڈ کی ہے جس کی
جستجو کرنی چاہیئے۔ شجرہ نسب مصنف کتاب تاریخ سادات وعلوی
اعوان مشائخ) مندرجہ ذیل ہے:۔

۱۔ محمد ظہیر الدین محمود بن زین
العابدین بن الف دین بن نواب خان بن

حیات بخش بن علی محمد بن ولی محمد
بن جمعہ بن فاضل بن غلام حسین بن قطب
خان بن فتح شیر بن محمد علی بن سبحان
عرف صوبہ بن سخی محمد یا سخاوت
عرف سوکھا بن جیون بن ریشم خان بن
حسین خان بن مست خان بن شہباز خان
عرف بجو بن الیاس عرف الاچو بن
عبدالمالک عرف ماکو بن نعمان عرف
نوئیں بن اقبال خان عرف قول بن فیروز
خان عرف پھرن خان بن عبدالقدوس عرف
کیدو بن داؤل بن مہر علی بن علی گوہر
بن غلام علی بن کرم علی کوڈلہ بن مزمل
علی کلغان شاہ بن حضرت قطب شاہ بن
ابو علی عطاء اللہ شاہ غازی، بن میر
طاہر شاہ غازی بن میر طیب غازی بن میر
محمد غازی بن میر اسیدن شاہ غازی بن
میر آصف غازی بن میر بطل غازی بن
عبدالمنان غازی بن عون سکندر بن محمد

بن علی بن محمد الاکبر (محمد بن حنفیہ)
بن حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ۔
۲۔ سالار ساہو بن ابوعلی عطاء اللہ شاہ
غازی بن شاہ طاہر غازی بن شاہ طیب
غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ اسیدن
غازی بن شاہ ملک آصف غازی بن شاہ
بطل غازی بن شاہ عبدالمنان غازی بن
عون بن محمد بن علی بن محمد اکبرؓ بن
حضرت علیؓ کرم اللہ وجہ۔۔
۳۔سیف الدین سالار بن ابوعلی عطاء اللہ
شاہ غازی بن شاہ طاہر غازی بن شاہ طیب
غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ اسیدن
غازی بن شاہ ملک آصف غازی بن شاہ
بطل غازی بن شاہ عبدالمنان غازی بن
عون بن محمدبن علی بن محمد اکبرؓ بن
حضرت علیؓ کرم اللہ وجہ۔
(بحوالہ مصعب زبیری بحوالہ مراۃ
المسعودی ،تاریخ علوی اعوان، بحوالہ

خاندانی شجرہ نسب مصنف کتاب)

6 ☆ تاریخ الاعوان کی ابتدا ☆

اعوانوں کے بارے میں اور نسب کے بارے میں بے شمار حوالہ
جات کتابوں میں ملتے ہیں۔ لیکن ان کو یکجا کرنے کے لئے باب
الاعوان، زادالاعوان، انوار الاعوان ، تاریخ علوی و
حیدری، تحقیق الاعوان، تاریخ علوی اعوان ، علوی اعوان
تاریخ مختصر تعارف ، اور دیگر کئی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اور
مسلسل مورخ لکھ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ شجرہ نسب بھی موجود
ہیں۔ لیکن اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے عربی اور
فارسی تاریخوں کی اشد ضرورت ہے۔ جہاں سے مکمل مواد
مل سکتا ہے۔ بات اس وقت نہیں بنے گی جب مرکز کے باقی
صوبے خود مختار ہو جاتے ہیں۔ البتہ یکسوئی تب حاصل ہوتی ہے۔
جب صوبے مرکز کے ماتحت رہیں۔ اور ہر کوئی الگ الگ بولی
میں اپنی بات نہ کرے۔ کیوں کہ اس سے چہ مہ گوئیاں ہی
پیدا ہوں گی۔ اس کے علاوہ اعوان مشائخ کرام کے آستانوں
میں ریکارڈ موجود ہیں۔ اور اصل نام وہاں ہی سے مل سکتے ہیں۔
بشرطیکہ کوئی جائے اور تحقیق کرے۔ ورنہ دعوے سے
کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ بے شمار لوگ جعلی طور پر اعوانوں میں

داخل ہوئے ہیں۔ جن کو الگ کرنا ہمارے بس کا روگ نہیں
ہے۔ بلکہ یہ ایک ادارے کا کام ہے۔ جو انساب اور تاریخ مہیا
کرے۔ اور تحقیق کرے۔ یہ ایک مورخ کا کام ہرگز نہیں۔
مصنف تو حوالوں کا محتاج ہوتا ہے۔ اور حوالوں کے بغیر
کسی بھی خاندان کی تحقیق ہرگز نہیں ہو سکتی۔ باب الاعوان اور
زادالاعوان میں اگرچہ اعوانوں کی مسخ شدہ تاریخ ہے۔ لیکن
اس میں سے اچھے اور بہتر حوالے و معلومات بھی مل سکتی ہیں
ہماری تو یہ عادت ہے۔ کہ علم بالکل نہیں ہے۔ تاریخ سے بالکل
نابلد ہیں اور تردید پہ تردید کرتے جا رہے ہیں۔ لیکن تحقیق و
تعمیر کا رخ کوئی بھی نہیں کرتا۔ اور صرف اور صرف شہرت
حاصل کرنے کے لئے ہی ساری زندگی گزار دیتے ہیں۔ لیکن علمی
کام کوئی بھی نہیں کر پاتا۔ اور اگر کوئی عملی کام جزوی طور پر
کرے بھی۔ اس کو کوئی بھی نہیں پوچھتا۔ بس اسی کو ترجیح دیتے
ہیں۔ جو ادب کا ماہر ہو یا پروفیسر ہو۔ اگرچہ وہ کچھ بھی نہ جانتا
ہو۔ بس وہی بڑا عالم ہے۔ چاہے اس کو اپنی بھی خبر نہ ہو۔
اعوان قبیلہ پر اگرچہ کئی کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ لیکن اس کی
تکمیل کا مرحلہ شائید سو سال آگے تک بھی نہ ہو سکے۔ اگر اس
دور میں نہ ہو سکا۔ تو پھر اللہ ہی حافظ ہے۔ معلومات تھوڑی

ہوں وہ بہتر ہے۔ لیکن بجائے معلومات کے قصے و کہانیوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ یہ کوئی اعوانوں کی تاریخ ہرگز نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی مورخ اسے اعوانوں کی تاریخ کہہ سکے گا۔ اصل اعوان وہ ہیں جو نسل در نسل عالم دین، محدث و فقیہ اور اولیاء اللہ ہیں۔ نہ کہ دنیادار۔ اسی لئے اصل مواد علماء فقراء کے گھرانے سے مل سکتا ہے۔ نہ کہ کسی ملک صاحب کی سوانح عمری پڑھنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔

قبیلہ اعوان علوی کے ہر فرد پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ وسیع سے وسیع معلومات فراہم کرے۔ اور اپنے اپنے شجرہ انساب مہیا کرے۔ اس کے علاوہ اپنے اپنے بزرگوں کے حالات مہیا کرے۔ تب ایک جامع کتاب ترتیب دی جا سکتی ہے۔ ورنہ جھوٹ موٹ لکھنے سے کیا فائیدہ۔

7 ☆ خصائل علویہ ☆

علویوں کو اپنے جد اعلیٰ حضرت علیؓ حیدر کرار کی وراثت میں علم و معرفت نسل در نسل حاصل ہوتی رہی ہے۔ اس کے علاوہ شجاعت و سخاوت بھی ورثہ میں ملی ہے۔ اور عجز و انکساری بھی وراثت میں عطا ہوئی ہے۔ جو اصل کمال ہے اور حیدر کرارؓ کو جو عجز وانکساری میں مقام حاصل ہوا۔ وہ بعد انبیاء تاقیامت

کسی دوسرے کو حاصل ہو ہی نہیں سکتا۔ اصل اعوان وہی ہے۔ جو عجز وانکساری کا پیکر ہو۔ علم و شجاعت و سخاوت کا مالک ہو۔ اور اپنے اپنے انساب کی حفاظت کرتا ہو۔ اور نسل در نسل اپنے نسب کو جانتا ہو۔ اور اس کی حفاظت کرتا ہو۔ بلند بانگ دعوے نہ کرتا ہو۔ کیونکہ دعوے کا تعلق مقام ناسوت سے ہوتا ہے۔ جب انسان کمال کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ تو پھر اس کے تمام دعوے ختم ہو جاتے ہیں۔ دعویٰ بھی ایک مقام ہے۔ لیکن جب انسان کامل اس مقام سے گزر جاتا ہے۔ تو آخر میں اس کا دعویٰ ختم ہو جاتا ہے۔ اور اس کا علم بھی ختم ہو جاتا ہے کیونکہ علم ایک راستہ ہے۔ یہ کسی انتہا کا مقام ہرگز نہیں ہے اور جب استقامت کا مقام اسے حاصل ہوتا ہے۔ تو وہ "لا" ہو جاتا ہے اور اپنا سب کچھ اللہ کے حوالے کر دیتا ہے۔ اور مقام رضا پر فائز ہو جاتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ جب معراج کی انتہاء تک پہنچے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے محبوب آپ کیا تحفہ لائے ہیں۔ آپ ﷺ نے عرض کیا۔ میرے پاس وہ تحفہ ہے۔ جو آپ کے پاس ہرگز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے محبوب وہ کیا تحفہ ہے۔ عرض کیا۔ میرے پاس عاجزی و انکساری ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو فقر عظیم کا تحفہ دیا۔ جو کل کمالات کا جامع

مقام ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سب صفات کا مالک ہے۔ عظمت و
کبریائی کا مالک ہے۔ لیکن عجز و انکساری سے بے نیاز ہے۔ اللہ تعالیٰ
حدیث قدسی میں فرماتا ہے۔ کبریائی میری چادر ہے۔ اور عظمت
میرا تہ بند ہے۔ جو شخص ان دونوں میں میرے ساتھ
مقابلہ کرے گا۔ میں اسے اپنی آگ میں پھینک دوں گا۔
حضور اکرم ﷺ نے معراج کی واپسی کے بعد حیدر کرارؓ کو فقر
عظیم کا تحفہ عطا کیا۔ کیونکہ آپ بھی عجز و انکساری کا پیکر تھے۔ آپ
کا ارشاد ہے۔ میں ہر سجدہ میں ذات کو دیکھتا ہوں اور سجدہ
کرتا ہوں۔ حیدر کرارؓ نے ایک مرتبہ فرمایا۔ اے میرے
ساتھیو جو کچھ سیکھنا ہے سیکھ لو۔ میرے بعد کوئی ایسی باتیں نہیں
بتائے گا۔ ایک مرتبہ جبرائیل علیہ السلام آئے اور حیدر
کرارؓ سے پوچھا۔ کہ اس وقت جبرائیل کہاں ہے؟۔ آپ نے
چودہ طبقوں پر نگاہ ڈالی۔ لیکن جبرائیل علیہ السلام کہیں نہ
ملے۔ تو آپؓ نے جبرائیل علیہ السلام کی طرف دیکھ کر فرمایا۔
کہ جبرائیل علیہ السلام تو آپ ہی ہیں۔

مدینتہ العلم اور شجرۃ النور اور کلمہ طیب کی
معرفت انتہائی بلند ترین مقامات ہیں۔ جہاں کسی جن و انس ذ
ات تک کی رسائی ہو نہیں سکتی۔ جب تک حیدر کرارؓ کی مہر نہ ہو۔

کیونکہ شجرۃ النور کی حقیقت کو حیدر کرارؓ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ یہ
تینوں علم جب تک کسی کو حاصل نہ ہوں۔ اسوقت تک کوئی بھی نہ
عالم ہو سکتا ہے اور نہ ہی ولیء کامل بن سکتا ہے۔ کیونکہ یہ
علوم و معارف سینہ بہ سینہ اور صدری حاصل ہوتے ہیں۔
حضرت رسول اکرم ﷺ نے تیس ہزار علوم عاموں کو عطا کئے
تیس ہزار علوم خاصوں کو یعنی عارفوں کو عطا کئے۔ اور تیس
ہزار علوم و معارف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے درمیان
پردہ ہیں۔ مخلوق میں سب سے بلند مقامات پر انبیاء فائز ہی
ہوتے ہیں۔ اور انبیاء سے افضل اور سب مخلوقات سے افضل
حضور اکرم ﷺ ہی کی ذات ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔
خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم سب سے
بہتر میرا دور ہے۔ اس کے بعد تابعین کا اور پھر تبع
تابعین کا۔ ہر صحابی ولی ہوتا ہے۔ لیکن ہر ولی
صحابی نہیں ہو سکتا۔ تابعین اور تبع تابعین بھی
اولیائے کرام تھے۔ لیکن صحابہ کرام کے مقامات پر کوئی بھی تا
قیامت نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ جس نے صحابہ کرام کو دیکھا۔ اس
کے مقامات تک بھی کوئی تا قیامت رسائی حاصل نہیں کر سکا۔
کیونکہ صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت

نص و احادیث سے ثابت ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ سب نسب ختم ہو جائیں گے لیکن میرا نسب ختم نہیں ہوگا کیونکہ کلمہ طیب کا کمال ہے اور کلمہ طیب ہی سپر پاور ہے۔ آپ کا ارشاد ہے۔ میں تمام بنی آدم کا سردار ہوں۔ لیکن مجھے کوئی فخر نہیں ہے۔ آپ نے صرف اور صرف الفقر فخری پہ فخر فرمایا تھا۔ اور کلمہ طیب اسم با مجسم ہی میں کل علوم و معارف پوشیدہ ہیں اور شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت کا یہ جامع مقام ہے۔ باقی تمام علوم اس کی شرح ہیں۔ اور تمام آسمانی کتابیں و علوم، کلمہ طیب ہی کی شرح ہے۔ اور کلمہ طیب کل علوم و معارف کا مرکز ہے۔

علم انبیاء کی وراثت ہے۔ علم کے بغیر انسان خدا کو ہرگز نہیں پہچان سکتا۔ اور انسان کو جو کمال حاصل ہوتا ہے۔ وہ معرفت اور قرب خداوندی سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ ہلاکو خان جیسا جابر حکمران بھی شیخ سعدی اور مولانا رومی کی خدمت میں جایا کرتا تھا۔ اور دنیا کے حکمران تو فانی دنیا پہ صرف حکمرانی کرتے ہیں۔ لیکن معرفت کے حکمران دونوں عالم پر حکمرانی کرتے ہیں۔ اور لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کرتے ہیں۔ دنیا کی حکمرانی فانی ہوتی ہے۔ لیکن روحانی حکمرانی لازوال اور ہمیشہ کے

لئے جاری و ساری رہتی ہے۔

8 ☆ قبائل علوی اعوان ☆

اعوانوں میں بے شمار قبائل اور گوتیں ہیں۔ جس طرح کئی نسلوں کے بعد عربوں میں مختلف قبائل پیدا ہوئے۔ اسی طرح اس عربی النسل قبیلے میں بھی کئی قبائل پیدا ہوئے۔ آگے جاکر سینکڑوں گوتوں میں یہ قبیلہ بٹ گیا۔ مثلاً گولڑہ اعوانوں کی بہت سی گوتیں ہیں۔ اسی طرح کلگان اعوانوں کی بھی بے شمار گوتیں ہیں۔ لیکن بنیادی طور پر یہ سب اعوان قطب شاہی علوی ہی ہیں۔ اسی طرح قریشیوں و ہاشمیوں کی بھی بے شمار گوتیں ہیں۔ جو مختلف آباؤ اجداد کے ساتھ پیوست ہوتی ہیں۔ لیکن بنیادی طور پر یہ تمام قریشی ہاشمی ہی ہیں۔ جیسے حضرت جعفر طیار کی اولاد جعفری کہلاتی ہے۔ حضرت عقیل کی اولاد عقیلی کہلاتی ہے۔ حضرت علیؓ کی اولاد علوی و فاطمی کہلاتی ہے۔

9 ☆ نسب پر بحث ☆

اللہ تعالی قران پاک میں فرماتا ہے۔ میں نے تمہارے قبائل بنائے۔ تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ ورنہ میرے نزدیک صاحب تقوی ہی بزرگ و برتر ہیں اور صاحب عزت ہیں

۔ نسب کا پہچاننا یا جاننا کوئی عیب نہیں ہے ۔ حضور اکرم ﷺ عدنان تک اپنا نسب جانتے تھے ۔ تمام اہل عرب کا نسب نامہ حضرت ابوبکر صدیقؓ جانتے تھے ۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے عہد میں نسب کا ایک محکمہ قائم کیا۔ جو تمام نسب ناموں کی حفاظت کرتا تھا۔ اور اہل عرب میں نسل در نسل ناموں کی حفاظت کا شوق تھا۔ اور ملک میں سینکڑوں قبائل بٹے ہوئے تھے۔ خلفائے بنی امیہ اور بنی عباس کے زمانہ میں علویوں اور فاطمیوں پر انتہائی سختیاں ہونی شروع ہو گئیں اور علوی و فاطمی دور دراز علاقوں میں چلے گئے ۔ اور بعض بھیس بدل کے دوسرے علاقوں میں روپوش ہو گئے۔

10 ۔ ☆علوی اعوان حکمران☆

امیر تیمور نے جب ہند پر حملہ کیا۔ تو اس وقت کالاباغ کے نزدیک قلعہ ایراب کا حکمران لشکر شاہ اعوان تھا۔ لودھی دور میں کالپی کا گورنر فیروز اعوان تھا۔ اور لودھی عہد میں گوالیار کا حاکم اسمعیل اعوان تھا۔ ملک شہزادہ اعوان بھی علاقہ دنمار کا حکمران تھا۔ اس نے راجپوتوں کے بہت سے قبیلوں کے خلاف جہاد کیا۔ بندے علی اعوان نے کالاباغ کی بنیاد رکھی۔ اور ارد گرد کے کافی علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ ملک الیاس

اعوان بھی مشہور گورنر عہد لودھی میں ہو گذرا ہے۔ ملک شیخا کھوکھر اور ملک جسرت کھوکھر بھی دریائے چناب کے علاقہ کے حکمران تھے ۔ جنہوں نے جالندھر اور جموں کے ساتھ ساتھ کئی علاقے قبضے میں کر لئے ۔ ملک سردار اور ملک محمود بھی علاقہ جہلم میں مشہور حکمران تھے ۔ جو گولڑہ قطب شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے ۔ کالاباغ کے نواب تمام اعوان قاری کے علاقہ کے ایک زمانہ میں سربراہ تھے ۔ اور کوہستان نمک تک ان کی عملداری تھی۔ ملک عالم شیر المعروف شیر اعوان اور اس کے جد امجد اور ان کی اولاد کے لوگ کوہستان نمک کی وادی ، المشہور وادی سون سکیسر پر سال ہا سال تک حکمرانی کرتے رہے ۔ سلطان حیدر و سلطان ٹیپو کے آباؤ واجداد بھی اعوان قاری سے نقل مکانی کر کے میسور گئے ۔ جن کے بارے میں روائت ہے ۔ کہ وہ اعوان تھے ۔ اور تاریخ مشائخ قادریہ کے مطابق وہ حضرت شیخ بہلول دریائی کی اولاد سے تھے ۔ جو چنیوٹ کے قریب ہی مدفون ہیں۔ ملک امیر محمد خان نواب آف کالاباغ بھی مغربی پاکستان کے گورنر رہے۔ ملک معراج خالد بھی گورنر رہے اور بعد میں قائم مقام وزیراعظم رہے ۔ آج کل جنرل ملک مظفر اعوان صاحب آف دوالمیال بھی گورنر ہیں۔ ایر مارشل

نور خان بھی گورنر رہے ہیں۔ پاکستانی فوج میں بھی کئی اعوان جرنیل ہوئے ہیں۔ شیخ احمد تھانسریؒ کے صاجزادہ ملک صدقی الدین کبیر بھی حکمران عہد تغلق میں ہو گزرے ہیں۔ اعوان شاخ کے ایک بزرگ نواب علی فیروز تغلق کے عہد میں دہلی گئے۔ راستہ میں ایک ہندو راجہ سائیں پال والئی سیالکوٹ کو شکست دی۔ فیروز تغلق نے ان کو علاقہ دھنی چکوال کی حکومت سونپ دی۔ کمال خان اور یعقوب خان علاقہ ونہار کے مشہور سردار تھے۔ انہوں نے سون سکیسر کے اعوانوں کی مدد سے ونہار کے راجہ کو شکست دی۔

۱۱ ☆ مناره پدهزاز نور پور سیٹھی کے اعوانوں کا شجره نسب ☆

حکیم خدا بخش منارویؒ بن محمد بخش بن حیات خان بن چوغطہ خان بن نواب خان، بن سلطان احمد بن اسلام خان بن رحمت خان بن یارو خان بن حسین خان بن عالم خان بن قطب خان بن فیروز خان بن گاجی خان بن قیصر خان بن ڈھیڈی خان بن جہام خان بن جھجھر خان بن بھرتر خان

بن مانک خان بن رکھی خان بن بھیا خان بن سکھو بن عالم دین کنڈان بن عبداللہ گولڑا بن حضرت عون قطب شاہ

12 ☆ خراسان کا علوی قبیلہ ☆

خراسان کے علویوں کا شجرہ نسب مندرجہ ذیل ہے۔

عقیل بن حسین بن محمد بن علی بن ابواسحق بن عبداللہ راس المذری بن جعفر بن عبداللہ بن جعفر اصغر بن محمد بن حضرت علیؓ۔

13 ☆ بنو ایسر کوفہ کا شجرہ نسب ☆

ابی القاسم حسین الاصغر بن حمزہ بن حسین الصوفہ بن زید الطویل بن جعفر ثالث بن عبداللہ راس المذری بن جعفر ثانی بن عبداللہ بن جعفر اصغر اول بن محمد حنفیہ بن حضرت علی۔

14 ☆ رے کے حنیفی علوی ☆

محمد بن علی بن عبداللہ بن جعفر ثالث بن عبداللہ بن جعفر اصغر بن محمد

حنفیہ بن حضرت علی۔

☆ 15 بنو صیاد کوفہ کا نسب ☆

محمد بن صیاد بن عبداللہ بن احمد الداعی بن حمزہ بن حسین الصوفہ بن زید الطویل بن جعفر ثالث بن عبداللہ راس المذری بن جعفر ثانی بن عبداللہ بن جعفر اصغر اول بن محمد حنفیہ بن حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ

☆ 16 جالندھر، کپورتھلہ مشرقی پنجاب کا شجرہ نسب ☆

پہلوان خان ، شیر خان اور کانجو خان بن فتو خان بن میر عرب بن گوہر علی بن سوکھیا بن زمان علی عرف صدرالدین بن عبداللہ گولڑہ بن حضرت قطب شاہؒ۔

اعوان تاریخ کے آئینے میں۔ ۲۔ اعوان ڈائریکٹری ۳ اعوان مشائخ عظام ۴ تاریخ علوی اعوان ۵ علوی اعوان قبیلہ مختصر تعارف ۶ نسب الصالحین آزاد کشمیر کے اعوانوں کی مفصل تاریخ اور شجرہ جات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سادات علوی

جہاں تک سادات علوی :مشہور اعوان قطب شاہی خاندان کا تعلق ہے۔ فی الواقع یہ ہاشمی النسل ہے۔ اور بے شمار حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ عربی النسل خاندان اولاد حیدر کرار رضی اللہ تعالی عنہ سے نسبی تعلق رکھتا ہے۔ اور اس موضوع پر کئی تاریخیں بھی لکھی جا چکی ہیں۔ جس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش ہرگز نہیں ہے۔ جہاں سادات فاطمی نے بے شمار اولیاء اللہ پیدا کئے۔ وہاں قبیلہ علوی اعوانوں میں بھی بے شمار اولیاء اللہ ، حافظ قران ، فقیہ و محدث ہوئے ہیں۔ اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری و ساری ہے۔ اس کتاب میں علوی اعوان قبیلہ کے چند ایک مشائخ کرام کا مختصر تذکرہ کیا جارہا ہے۔ امید ہے کہ اس سلسلہ کو پسند کیا جائے گا

والسلام

فقیر ملک زین العابدین علوی اعوان

1 ☆ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ☆

حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو سید العرب و سید المتقین اور سید الصادقین کے القاب عطا کئے۔ جو آپؓ کی سیادت کی دلیل ہے۔ اور اسی مناسبت سے آپؓ کی تمام اولاد سادات فاطمی و سادات علویؓ کہلاتی ہے۔ آپؓ اولیاء اللہ کے سردار تھے۔ اور جب تک آپ کی مہر سیادت نہ لگے۔ اس وقت تک کوئی بھی ولی کامل ہو ہی نہیں سکتا۔ آپؓ اہل بیت کے سربراہ تھے۔ تصوف کے تمام سلاسل کا خاتمہ آپؓ کی ذات پر منتہی ہوتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ میں اور علیؓ ایک ہی نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور یہی نور سیادت کی دلیل ہے اور علیؓ کے چہرہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے معراج سے واپسی پر آپؓ کو سلسلہء فقر عطا کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ میں علوم کا شہر ہوں۔ اور علیؓ اس کا دروازہ ہے۔ اور جب تک حیدر کرارؓ کی مہر سیادت نہ ہو۔ اس وقت تک کوئی بھی عارف بارگاہ محمدیہ تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ معرفت اور فقر کا آپ دروازہ تھے۔ اور عجز و انکساری میں جو مقام آپؓ کو حاصل ہوا۔ وہ بعد از انبیاء تا قیامت کسی دوسرے کو حاصل ہو ہی نہیں سکتا۔ آپؓ نے بار بار صحابہ کرام

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا۔ جو کچھ سیکھنا ہے وہ مجھ سے سیکھ لو۔ ورنہ میرے بعد ایسے علوم و معارف کوئی بھی نہیں بتا سکے گا

ایک مرتبہ آپؓ نے ایک رات بسم اللہ شریف کی تشریح شروع کی۔ یہاں تک کہ ساری رات گزر گئی۔ لیکن پھر بھی تشریح ختم نہ ہوئی۔ آپؓ عالموں، پیروں اور عارفوں کے مرشد تھے۔ حیدر کرارؓ کے بے شمار کمالات احادیث اور تواریخ سے ثابت ہیں۔ اور آپؓ کے فضائل کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ آپؓ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ اور شہادت مسجد میں پائی۔ اور یہ کمال بنی آدم میں سے کسی کو بھی حاصل نہیں ہوا۔ اور جس کی پرورش بارگاہ نبوی ﷺ میں ہوئی ہو۔ اس کے کمالات کی کیا انتہا ہو سکتی ہے۔ آپؓ کے پانچ بیٹوں سے نسل چلی ہے۔ جن میں حضرت امام حسینؓ۔ حضرت امام حسنؓ، حضرت محمد حنفیہؓ، عمر بن علیؓ اور غازی عباس علمبردارؓ زیادہ مشہور ہیں۔

2 ☆ حضرت محمد الاکبر عرف محمد حنفیہ ☆

حضرت محمد الاکبرؓ بن حنفیہؓ علم و فضل میں بہت ہی ممتاز تھے۔ اور اپنے والد بزرگوار کی وراثت میں بہادری، اور شجاعت میں بھی بلند مقام رکھتے تھے۔ اور آپؓ نے اپنے والد گرامیء مرتبت سے خلافت کا منصب بھی حاصل کیا۔

ابو القاسم آپؒ کا مشہور لقب تھا۔ آپؒ کی نسل پاک و ہند
کے علاوہ عرب اور وسط ایشیاء میں کثرت سے پھیلی ہوئی ہے۔
اور نسل در نسل اسی قبیلہ میں علم و فضل کا وجود قائم رہا ہے۔

3 ☆ حضرت قطب شاہؒ ☆

حضرت محمد الاکبرؒ کی اولاد سے ایک بزرگ حضرت قطب
شاہؒ ہوئے ہیں۔ جن کی مناسبت سے ان کی نسل اعوان
قطب شاہی کہلاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپؒ نے محمود غزنوی کے
ہمراہ ہند میں جہادی جنگوں میں حصہ لیا۔ آپ کے بھائی
سالار ساہو غازیؒ اور بھتیجے سالار مسعود غازیؒ اور ایک
بھائی سیف الدین سالارؒ بھی آپؒ کے ہمراہ تھے۔ آپؒ
نے تبلیغ اسلام کا جو فریضہ سرانجام دیا۔ وہ یقینی طور پر آپ ہی
کا خاصہ تھا۔ آپؒ کے والد ماجد ابو علی غازیؒ بھی مشہور و
معروف جرنیل تھے۔ اور ان کو ابو علی عطاء اللہ بھی کہا
جاتا ہے۔ محمد بن حنفیہ کی اولاد سے ابویعلی حمزہ بن حسین
بن زید بن جعفر ثالث بن عبداللہ بن جعفر ثانی بن عبداللہ
بن جعفر اصغر اول بن محمد بن حنفیہ بن علی کا نام بھی عربی
تاریخوں میں ملتا ہے۔ جیسا کہ تحقیق الاعوان مصنفہ خواص خان
اور آل ابو طالب سے ثابت ہے۔ لیکن ان کی اولاد بر

صغیر پاک و ہند میں نہیں۔ اور مراۃ مسعودی میں آپؒ کا نسب
اس طرح لکھا ہے۔ قطب شاہ بن عطاء اللہ شاہ غازی بن شاہ
طاہر شاہ غازی بن شاہ طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ
میر عمر غازی بن شاہ ملک آصف غازی بن شاہ بطل غازی
بن شاہ عبدالمنان عون سکندر غازی بن محمد حنفیہ بن علیؓ۔
دراصل عون بن علی بن محمد حنفیہ بن علی
ہو سکتا ہے جو کہ مصعب زبیری سے ثابت ہے۔ چونکہ محمد
الاکبر (محمد حنفیہؒ) کے کسی بھی بیٹے کا نام سکندر غازی نہیں
تھا اس لئے تاریخ علوی اعوان کے مورخ محبت حسین اعوان نے
جو شجرہ ء نسب ترتیب دیا ہے وہ درست ہے۔

بعض مورخ حضرت قطب شاہؒ کی قبر غزنی میں
بتاتے ہیں۔ لیکن تاریخ سالار مسعود غازی سے ثابت ہے۔
کہ آپؒ نے سالار مسعود غازی کے ہمراہ بہرائچ ہند میں
وفات پائی۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔ آپؒ کی اولاد پاک و ہند
کے علاوہ افغانستان، ایران، عراق، اور وسط ایشیاء میں
بکثرت پائی جاتی ہے۔ آپؒ اپنے وقت میں قطبیت کبریٰ کے
مقام پر فائز تھے۔ اور برصغیر پاک و ہند میں آپؒ کے
ذریعہ سے کثرت سے اسلام پھیلا اور کئی راجپوت قبائل آپؒ

کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ جن میں کھوکھر، جنجوعہ، اور چوہان وغیرہ مشہور ہیں۔ آپؒ کے بیٹوں نے بھی ہند میں جہادی سلسلہ جاری رکھا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اسلام کی تبلیغ بھی جاری رکھی۔ جن میں عبداللہ گولڑہ، محمد کندلانؒ، میر مزمل علی کلغانؒ، شاہ جہان شاہ در یتیمؒ، اور زمان علیؒ و بہادر علی طلحہؒ زیادہ مشہور ہیں۔ حضرت عبداللہؒ گولڑہ نے سون سکیسر خوشاب کے علاقہ کو تبلیغ کا مرکز بنایا اور اس علاقہ میں ان کی اولاد بکثرت ملتی ہے جو گولڑہ اعوان کہلاتی ہے۔ کشمیر و ہزارہ اور ہند میں بھی عبداللہ گولڑہؒ کی اولاد بکثرت ملتی ہے۔ اس کے علاوہ امروہہ، یوپی اور مشرقی پنجاب میں بھی حضرت عبداللہ گولڑہؒ کی اولاد آباد ہے۔ کندلانؒ کی اولاد علاقہ جہلم اور کوہستان نمک میں اکثریت سے موجود ہے۔ میر مزمل علی کلغانؒ کی نسل کالاباغ، جہلم، تلہ گنگ، گجرات، کشمیر، ہزارہ، اور مشرقی پنجاب میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ اور کلغانؒ کے بارہ بیٹوں سے نسل جاری و ساری ہے۔ اور اعوانوں میں کلغان قبیلہ سب سے زیادہ ملتا ہے۔ کلغان شاہ کا مزار لدھیانہ میں ہے۔ آپ کی اولاد کو ہر زمانہ میں سیادت و

قیادت حاصل رہی ہے۔ علم و فضل میں آپ بہت ممتاز تھے۔ اور صوبہ بہار تک آپ نے جہاد کیا اور کسی جنگ میں شہید ہو گئے۔ نواب آف کالاباغ، اور ٹمن و شمس آباد کے رئیس کلغان کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ شمس کی اولاد شمس آباد حضرو میں ہے۔ جس کا شجرہ نسب مندرجہ ذیل ہے۔ شمس بن بیور بن میو بن کتوب خلجان بن منگھن بن پرگنال بن منڈل بن اودی بن کلغان شاہ بن عون قطب شاہ۔ بابر کی اولاد لاوہ تلہ گنگ میں موجود ہے۔ جس کا شجرہ نسب یوں ہے۔ بابر بن بیور بن میو بن کتوب خلجان بن منگھن بن پرگنال بن منڈل بن اودی بن کلغان شاہ بن عون قطب شاہ۔ صادق کی اولاد صدقال کہلاتی ہے۔ اور کالاباغ میں موجود ہے۔ جس کا شجرہ نسب یوں بتایا جاتا ہے۔ صادق بن بیور بن میو بن کتوب خلجان بن منگھن بن پرگنال بن منڈل بن اودی بن کلغان شاہ بن عون قطب شاہ۔ سگھر کی اولاد ٹمن میں موجود ہے۔ جو کہ تلہ گنگ میں واقع ہے۔ جس کا شجرہ نسب کچھ یوں ہے۔ سدگھر بن بیور

بن میو بن کتوب خلجان بن منگھن بن
پرگنال بن منڈل بن اودی بن کلغان شاہ بن
عون قطب شاہ

4 ☆ زمان علی ضلع سرگودھا ☆

زمان علی کا مزار کڑانہ پہاڑی ضلع شاہ پور (اب ضلع سرگودھا)
میں بتایا جاتا ہے۔ آپ نے رئیس کڑانہ کے خلاف کئی جنگیں
لڑیں۔ اور رئیس کڑانہ ایک جنگ میں مارا گیا۔ اس کی بیٹی
بھرت کو مسلمان کر کے آپ نے اپنے عقد میں لے لیا۔ آپ کی
اولاد نے کڑانہ بار کے علاوہ ساندل بار اور گوندل بار تک
جنگیں لڑیں۔ اور کافی علاقوں میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت
فرمائی۔ ملک شیخا کھوکھر اور ملک جسرت کھوکھر جیسے مشہور
حکمران اس خاندان میں ہوئے ہیں۔ جنہوں نے مشرقی پنجاب
تک حملے کئے۔ اور کئی علاقوں میں حکمرانی کی۔ بہادر علی طلحہ
کی اولاد بھی تلہ گنگ (چکوال) میں بکثرت ملتی ہے۔ اور
انگہ میں قاسمی خاندان بھی اسی نسل سے تعلق رکھتا ہے۔ اور
ڈھوڈا ضلع گجرات کے پیر محمد شفیع بھی اسی خاندان سے تعلق
رکھتے ہیں۔ اور یہ خاندان بہادر علی طلحہ کی نسل سے ایک
بزرگ شیخ محمد کھچی کی نسل سے تعلق رکھتا ہے۔

5 ☆ سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ وادی سون ☆

آپؒ کے والد محترم حضرت سلطان بازید محمدؒ تھے۔ جو انگہ وادی
سون سکیسر سے نقل مکانی کر کے شورکوٹ چلے گئے۔ آپؒ نسل در
نسل شاہی منصبدار رہے۔ آپؒ کے بزرگوں نے تبلیغ
اسلام کے کارنامے ہر دور میں سرانجام دیئے۔ نسل در نسل
تمام عارف اور کامل تھے۔ آپؒ کے دادا حضرت سلطان فتح محمد کا
مزار بھی انگہ کے قریب بتایا جاتا ہے۔ آپؒ کی والدہ مائی
راستی بھی اولیائے کاملین سے تھیں۔ آپؒ کے والدین کے
مزارات شورکوٹ میں موجود ہیں۔ آپؒ مادرزاد ولی کامل تھے
اور براہ راست حضور اکرام ﷺ سے مستفیض تھے۔
آپؒ اویسی تھے۔ آپؒ قادریہ، سروریہ سلسلہ کے امام و مقتدا
تھے۔ اور فقر میں سلطان العارفین اور سلطان الفقر پنجم کا مقام
آپ کو حاصل تھا۔ آپؒ نے بے شمار لوگوں کو مشرف بہ اسلام
فرمایا۔ بلکہ جو بھی غیر مسلم آپؒ کو دیکھتا تھا۔ فوراً کلمہ پڑھ کر
مسلمان ہو جاتا تھا۔ ایک غیر مسلم نے آپؒ کی قبر انور کی
زیارت کی تو وہ فوراً مسلمان ہو گیا۔ آپؒ نے تصوف پر ایک سو
چالیس کتابیں تصنیف فرمائیں۔ جن کے مطالعہ سے ہر انسان

مستفید ہو سکتا ہے۔ بر صغیر پاک و ہند میں آپؒ نے سلسلہء
فقر کی اشاعت کی۔ آپ ایک ہی نگاہ سے آدمی کو اللہ تعالیٰ کے
قرب اور بارگاہ محمدیہ تک پہنچا دیتے تھے۔ جو کہ سب سے بڑا
کمال ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اورنگ زیب عالمگیر دو مرتبہ آپؒ کی
زیارت سے مشرف ہوا اور آپؒ نے اسے بھی اپنے فیض و کرم
سے مستفید فرمایا۔ حضرت سلطان العارفینؒ کا سلسلہ نسب حضرت
عبداللہ گولڑہ بن قطب شاہؒ تک جا پہنچتا ہے۔ آپؒ نے عالمگیر کے
عہد میں وفات پائی۔ آپؒ کی قبر انور سے فیض کا سلسلہ آج تک
جاری و ساری ہے۔ آپؒ کی اولاد پاک سے سلطان نور محمد،
سلطان ولی محمد، سلطان غلام باہو، سلطان محمد، سلطان امیر
سلطان، سلطان عظمت اور سلطان محمد حسین مشہور بزرگ
ہوئے۔ آپؒ کا سلسلہ طریقت بر صغیر پاک و ہند کے علاوہ
افغانستان تک پھیلا ہوا ہے۔ اور اس وقت یورپ اور امریکہ
میں بھی آپ کے مریدین بکثرت پائے جاتے ہیں۔ یہاں کے
سجادہ نشین ملک میں انتہائی احترام سے دیکھے جاتے ہیں۔ اور علم
و فضل میں بلند مقام رکھتے ہیں۔ اور یورپ تک تبلیغ دین کا
فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ شجرہ نسب حضرت سلطان العارفین
حضرت سلطان باہوؒ مندرجہ ذیل ہے۔ حضرت سلطان

العارفین حضرت سلطان باہوؒ بن سلطان بازید محمد
بن فتح محمد بن اللہ دتہ بن محمد منان
بن محمد مغلا بن محمد ہیدا بن محمد
سگھر بن محمد انوال بن محمد ہلاج بن
محمد جیموں بن محمد سرگن بن بدھن بن
تریڑ بن سگھر بن حسن دوست المشہور
سندروج بن احمد علی بن عبد اللہ گولڑا
بن حضرت عون قطب شاہؒ۔

6 ☆ مجدد اعظم حضرت نوشہ گنج بخشؒ علوی ضلع گجرات ☆

آپؒ گھوگانوالی ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد
حضرت علاؤالدین حسین غازی نے پا پیادہ سات حج کئے۔
وہ اولیائے کاملین میں سے تھے۔ آپؒ کے چچا حضرت رحیم الدین
ؒ بھی اولیائے کاملین سے تعلق رکھتے تھے۔ آپؒ کا سلسلہء نسب
زمان علی بن عون قطب شاہ علویؒ تک جا پہنچتا ہے۔ آپؒ کے
اجداد میں محمود شاہ جالبؒ بھی اولیاء اللہ میں ممتاز مقام رکھتے
ہیں۔ جن کا مزار رام دیانہ ضلع سرگودھا میں موجود ہے۔ آپؒ
کے دادا حضرت شمس الدین سنگلیؒ بھی مشہور عارف و

کامل ہو گذرے ہیں۔ حضرت نوشہ صاحبؒ کا اصلی نام حاجی محمدؒ
تھا۔ اور آپؒ نے ایک مرتبہ چالیس روز تک ایک کنوئیں میں چلہ
کشی کی۔ جب آپؒ باہر آئے۔ تو ہاتف غیبی نے آپؒ کو نوشہ نوشہ
کے نام سے پکارا۔ حتیٰ کہ جو بھی جن و انس و ملائک سامنے آیا۔
اس نے آپؒ کو نوشہ نوشہ کے نام سے پکارا۔ نوشہ کے معنی
دولھا کے ہوتے ہیں۔ ایک سوکھا درخت سامنے آیا۔ تو اس
سے سبز پتے نکلنے لگے۔ اور وہاں سے بھی نوشہ نوشہ کی صدا
بلند ہونے لگی۔ اسی لئے آپؒ کو نوشہ گنج بخش کہا جاتا ہے۔
آپؒ فقر میں سلسلہ نوشاہیہ کے امام و مقتدا تھے۔ [illegible] دو لاکھ سے
زیادہ ہندو آپؒ کے ہاتھ پہ مسلمان ہوئے۔ اور بے شمار جنات
نے آپؒ سے فیضان حاصل کیا۔ آپؒ کی ایک نگاہ سے مرید نبی
کریم ﷺ کی ذات مقدس تک پہنچ جاتا تھا۔ ملاں عبدالحکیم
سیالکوٹی، پیر محمد سچیار، شاہ عبدالرحمان بھڑی والے،
اور حضرت مجدد الف ثانی کے استاد ملاں کمال الدین کشمیری
آپؒ کے خاص خلیفہ تھے۔ شاہ جہاں بادشاہ بھی آپؒ کا مرید تھا۔
آپؒ نے دین اکبری کے خلاف سخت جہاد کیا۔ آپؒ کو قادری
نوشاہی خاندان کا مجدد الف ثانی کہا جاتا ہے۔ بے شمار لوگ
آپ سے مستفیض ہوئے۔ کفار اور نو مسلموں کا حلقہ

اسلام میں داخل ہونا جتنا آپؒ کے عہد میں ہوا اتنا کارنامہ
آپؒ کے کسی بھی ہمعصر سے نہ ہو سکا۔ آپؒ کے عہد میں یہ سلسلہ
پاک و ہند کے علاوہ افغانستان اور عرب ممالک تک پھیل گیا۔
آپؒ نے بھی کئی حج ادا کیئے۔ آپؒ اپنے عہد کے اولیاء اللہ کے
سردار تھے۔ آپؒ کو محی الدین ثانی بھی کہا جاتا ہے۔ تذکرہ
نوشاہیہ میں آپؒ کے بے شمار فضائل درج ہیں۔ آپؒ اولین و
آخرین اولیاء اللہ کے نوشہ اور دولھا تھے۔ آپؒ سے جو
کراماتیں منسوب ہیں۔ اس کا کوئی بھی اندازہ نہیں ہے۔ آپؒ ہر
وقت بارگاہ محمدیہ ﷺ کے خاص حضوری تھے۔ آپؒ کے خلیفہ
پیر محمد سچیار نوشاہی کا ارشاد ہے۔ کہ میرے شیخ ہر وقت
بارگاہ محمدیہ ﷺ کے خاص حضوری تھے۔ جو فیض امتوں پر
اترتا ہے۔ سب سے پہلے آپؒ پر اترتا تھا۔ اور آپؒ فیض کو ہر
جگہ تقسیم کرتے تھے۔ آپؒ نے قیامت کے مناظر اپنے
مریدین کو دکھائے۔ جس میں آپؒ کا جھنڈا حضرت شیخ عبدالقادر
جیلانیؒ کے جھنڈے سے تھوڑا پست اور باقی تمام اولیاء اللہ
کے جھنڈوں سے بلند تھا۔ مولنا صادق علی نقشبندی لکھتے ہیں۔
نوشہ اور مجدد الف ثانی ان دو الفاظ کے ایک ہی معنی ہیں۔ یا یہ کہ
دونوں الفاظ مترادف ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ

آپ قادری نوشاہی خاندان میں مجدد الف تھے۔ شیخ ا
سرہندیؒ مجدد الف ثانیؒ کی تعریف کرتے ہوئے مکتوبات میں لکھ
ہیں۔ جس طرح سو اور ہزار سال کے درمیان فرق ہوتا ہے
اسی طرح مجدد زمانہ اور مجدد الف کے مقام میں فرق ہوتا ہے
اور مجدد وہ ہوتا ہے۔ جو فیض امتوں پر اتارتا ہے۔ مجدد ہی
فیض تقسیم کرتا ہے۔ چاہے اس وقت کے اقطاب واو
ہوں۔ ان کو بھی فیض مجدد کے ذریعہ سے ہی پہنچتا ہے۔
گیارہویں صدی ہجری میں اور بھی کئی مجدد الف ہوئے۔ جن م
شیخ احمد سرہندی، ملا علی قاری، محمد بن عبداللہ، علامہ شہا
الدین رملی کے نام ملتے ہیں۔ لیکن جو مقام حضرت نوشہ صاح
ؒ کو حاصل ہوا۔ وہ آپؒ کا ہی خاصہ ہے۔ آج بھی اس سلسل
یورپ تک پھیلنے کا شرف حاصل ہے۔ اس سلسلے میں
شمار اولیاء اللہ ہوئے ہیں۔ آپؒ نے شاہ جہان کے عہد
وفات پائی۔ آپؒ کی نسل سے حضرت حافظ برخوردار
حضرت ہاشم دریادل، شیخ عصمت اللہ حمزہ پہلوان، مرشد
محمد غوث لاہوری، حضرت محمد سعید دولھا سلطان، حافظ محمد
ربانی مکھن شاہ نوشاہی، پیر محمد نوشاہی، حضرت فقیر اللہ
چھتی والی سرکار سنگھوئی شریف جہلم سرکار

علامہ چکسواری شریف میرپور پیر ابوالکمال
برق نوشاہی، ڈوگہ شریف گجرات، اور پنجاب میں کئی دوسری
جگہوں کا فی اولیاء اللہ ہوئے ہیں۔ نوشہ صاحب کا مزار رنمل
شریف ضلع گجرات میں ہے۔ اور برصغیر پاک و ہند میں سب سے
اونچا روضہ آپؒ کا ہی ہے۔ "نوشہ پل وچ رنگن چاڑدا کردا
نہیں ادھار" پنجاب میں ضرب المثل ہے۔ مجدد اعظم الف
حضرت نوشہ گنج بخش علویؒ کا شجرہ نسب کچھ یوں ہے۔
حضرت نوشہ گنج بخش علوی بن علاؤالدین حسین غازی بن
شمس الدین سگین شہید بن جلال الدین بن شاہ عبداللہ بن
صاحب الدین بن گل محمد بن معزالدین بن عبدالصمد بن عطا
ءاللہ بن عبدالاول زاہد بن محمود شاہ جالب بن شاہ کمال
الدین بن شاہ جلال الدین سلطان بن شاہ منور بن شاہ سعید
الدین سکندر بن گوہر علی بن اعزالدین عزت بن عبدالحق
بجن بن زمان علی بن حضرت عون قطب شاہ۔

7 ☆ حضرت میاں وڈا لاہوری ☆

آپؒ علاقہ پنجاب میں پیدا ہوئے۔ زمان علیؒ بن قطب شاہ عونؒ
کی نسل سے تھے۔ آپؒ کے مرشد مخدوم عبدالکریم لنگر مخدوم
نزد چنیوٹ کے مشہور عارف کامل تھے۔ اور مخدوموں کا خاندان

نسل در نسل اولیاء اللہ کا گھرانہ تھا۔ جن میں مخدوم میلوؒ
مخدوم برہانؒ، مخدوم چدنؒ، مخدوم طیب، مخدوم نگا
مخدوم عبدالکریم نسل در نسل مشہور اہل اللہ میں سے تھے۔ ان کا
سلسلہ ء نسب بھی زمان علی بن قطب شاہؒ تک جا پہنچتا ہے۔ میاں
وڈاؒ لاہوری کے والد ماجد میاں فتح اللہؒ بھی مشہور بزرگ تھے
میاں وڈا لاہوریؒ کا اصل نام حافظ اسمعیلؒ تھا۔ آپؒ نے
لاہور میں درس قران جاری کیا۔ اور بے شمار حفاظ کرام آپ
کے درس سے فارغ التحصیل ہوئے۔ آپؒ نے سلسلہ ء سہروردیہ
کی خوب اشاعت فرمائی۔ اور لاکھوں لوگ آپؒ سے مستفیض
ہوئے۔ لاہور میں آپؒ کا روضہ مبارک درس میاں وڈاؒ کے
نام سے آج بھی مشہور ہے۔

8 ☆ حضرت مظہر جان جاناںؒ دہلوی ☆

آپ کا سلسلہ ء نسب امیر جہان شاہ بن قطب شاہؒ عون تک جا
پہنچتا ہے۔ آپؒ کا ارشاد ہے۔ میں میر قطب حیدر کی بارہویں نسل
سے ہوں۔ اور وہ حیدر کرار کی بارہویں نسل سے تھے۔ آپ
سلسلہ نقشبندی مظہری کے امام و مقتدا تھے اور اپنے وقت کے
مشہور عارف کامل تھے۔ دہلی میں آپ کا مزار ہے۔

آپ کا شجرہ نسب یوں ہے۔ حضرت مظہر جان جاناں
دہلوی بن محمد امان بن عبدالسبحان بن مجنوں خان بن امیر محمد
بن امیر غلام محمد بن خواجہ رستم شاہ بن امیر کمال الدین
بن جہان شاہ دریتیم بن حضرت قطب شاہؒ۔

9 ☆ حضرت شاہ غلام علیؒ علوی دہلوی بمقام امرتسر ☆

آپ بٹالا نزد امرتسر میں پیدا ہوئے۔ اپنے وقت کے مشہور
نقشبندی سلسلہ کے امام تھے۔ حضرت مظہر جان جاناں کے خلیفہ
تھے۔ آپؒ کی ذات سے سلسلہ ء نقشبندیہ کو بے شمار فروغ
حاصل ہوا۔ آپؒ کے والد حضرت شاہ عبداللطیف علویؒ بھی
مشہور و معروف بزرگ تھے۔ شاہ غلام علی علویؒ کا مزار دہلی
میں ہے۔

10 ☆ حضرت شمس العارفین خواجہ شمس الدین سیالویؒ ضلع سرگودھا ☆

آپؒ سیال شریف ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے اجداد
میں ایک بزرگ حضرت میاں شیر کرم علیؒ مشہور عارف و کامل
بزرگ ہو گزرے ہیں۔ خواجہ شمس الدین سیالویؒ
خواجہ سلیمان تونسویؒ کے خلیفہ اعظم تھے۔ آپؒ حضرت پیر
مہر علی شاہ گولڑویؒ کے مرشد تھے۔ حضرت شمس العارفین

سیالویؒ بھی زمان علی بن قطب شاہ علویؒ کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپؒ اپنے وقت کے شریعت و تصوف کے امام تھے۔ اور غوث زمانہ تھے۔ خواجہ خضر کئی مرتبہ آپؒ کے پاس ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ بے شمار لوگوں نے آپؒ سے فیض حاصل کیا۔ آپ کے خلفا بھی بڑے عارف و کامل تھے۔ آپؒ کی اولاد میں بھی مشہور عارف اور کامل بزرگ ہوئے ہیں۔ اور علماء و محدثین کی کثیر تعداد آپؒ کے آستانہ عالیہ سے وابستہ ہے۔ آپؒ اپنے وقت کے اولیاء اللہ کے سرخیل تھے
کہتے ہیں کہ بخارا سے ایک شخص ہند میں آیا اور اسے غوث وقت کے دیکھنے کا اشتیاق ہوا۔ کسی نے جب آپ کے آستانہ عالیہ کا پتہ دیا تو وہ فورا آیا اور آپ سے مستفید ہوا۔ انگریزوں نے جب افغانستان پر حملہ کیا۔ تو آپؒ نے روحانی طور پر افغانوں کی مدد کی۔ اور انگریز واپس ناکام ہوئے۔ آپؒ کی ذات سے تصوف کو بے شمار فروغ حاصل ہوا۔ پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ ایک ہی نگاہ سے مستفید ہوئے۔ آپؒ کا ارشاد ہے۔ میرے شیخ اس دور میں طریقت کے امام و مجتہد ہیں۔ جو بھی آپ کو پکارتا آپؒ غیبی طور پر مدد کرتے۔ آپ کا شجرہ نسب مندرجہ ذیل ہے۔ خواجہ حمید الدین سیالوی بن

خواجہ قمر الدین سیالوی بن خواجہ ضیاء الدین بن خواجہ محمد دین بن خواجہ شمس العارفین سیالوی بن میاں محمد یار بن محمد شریف بن برخوردار بن تاج محمود بن کرم علی بن جان محمد بن سعد اللہ بن دولت بن لنگر بن صالح محمد بن غلام محمد بن عظمت بن سلطان بن اللہ دتہ بن مقصود بن سارنگ بن کمال بن ہندال بن سال بن سانڈ بن گوھرا بن جت بن کوڈ بن سجن بن زمان علی بن حضرت عون قطب شاہؒ۔

11 ☆ پیر شاہ غازی قلندر کھڑی شریف ضلع گجرات ☆

آپؒ کا اسم مبارک عبداللہ شاہ غازی تھا۔ آپؒ گجرات کے کسی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ اپنے وقت کے مشہور عارف و کامل شخصیت تھے۔ حضرت بری امامؒ آپؒ کے پیر بھائی تھے۔ میاں محمدؒ کھڑی شریف والے کے آپؒ روحانی مرشد تھے۔ آپؒ کا سلسلہ ء نسب زمان علی بن عون قطب شاہ علویؒ تک جا پہنچتا ہے۔ قاضی سلطان محمود اعوان شریف گجرات والے آپؒ کے ہم جد تھے۔ جو کہ اپنے وقت کے رئیس المکاشفین سے تھے۔ اور کامل عارف باللہ تھے۔ حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ کا مزار شریف میر

پور میں ہے ۔ اور آزاد کشمیر و پوٹھوار میں آپؒ کے مریدین
کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

12 ☆ حضرت حافظ جمال اللہ ملتانیؒ ☆

آپؒ کے دادا اعوان قاری ضلع جہلم سے نقل مکانی کر کے ملتان
آباد ہوئے۔ آپؒ سلسلہ چشتیہ کے امام تھے ۔ خواجہ نور محمد
مہارویؒ کے خلیفہ تھے۔ ملتان میں آپؒ کے ذریعہ سے چشتیہ سلسلہ
کو بے شمار فروغ حاصل ہوا۔ آپ شریعت و تصوف پر مکمل عبور
رکھتے تھے۔ آپؒ کا تعلق بھی قبیلہ اعوان سے تھا۔ سکھوں کے
خلاف آپؒ نے کئی جنگیں لڑیں ۔ آپؒ تیر اندازی میں کمال
مہارت رکھتے تھے ۔ اور جب تک آپؒ زندہ رہے سکھوں کو
ملتان پر قبضہ نہ ہونے دیا۔ آپؒ کی وفات کے بعد سکھوں نے
ملتان پر قبضہ کر لیا۔

13 ☆ حضرت میاں فقیر اللہ بکوٹیؒ بمقام بکوٹ ایبٹ آباد ☆

آپؒ مظفر آباد کے کسی گاؤں میں پیدا ہوئے ۔ اخوند صاحب
سوات کے خلیفہ تھے ۔ آپؒ کمال مہارت کے اہل تصوف سے
تعلق رکھتے تھے۔ اور آپؒ کا سلسلہ ء نسب زمان علی بن قطب شاہ
تک جا پہنچتا ہے۔ بکوٹ شریف میں آکر آپؒ نے اپنے سلسلہ

طریقت کو خوب پھیلایا اور ہزاروں لوگ آپ سے
مستفیض ہوئے۔ آپؒ کے سجادہ نشینوں نے بھی آج
تک کوئی کمی آپ کے مشن میں نہ آنے دی ۔ اور بے شمار دینی
مدرسے اور مسجدیں قائم کیں۔ یہ خاندان تصوف کا ایک عظیم
خانوادہ ہے۔ جن سے بے شمار لوگ مستفید ہوئے۔ اور آج بھی
مستفید ہو رہے ہیں۔

14 ☆ حضرت خواجہ عبدالرحمن چھوہرویؒ ہری پور ☆

آپؒ حضرت فقیر محمد کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے اجداد بڑے
عارف اور کامل بزرگ تھے ۔ جو علاقہ چکوال سے نقل مکانی
کر کے آباد ہوئے۔ صوبہ سرحد کے مشائخ میں آپ ایک بلند
مقام پر فائز تھے ۔ بے شمار لوگ آپؒ سے مستفید ہوئے۔ آپؒ
کے مرشد حضرت یعقوب شاہ کنچھنتری بھی مشہور عارف
و کامل بزرگ ہوئے ہیں۔ جو مزمل علی کلغان بن قطب شاہ
کی نسل سے تھے ۔ اور حضرت انور شاہ کنچھنتری بھی
مشہور عارف کامل تھے۔ اور سری نگر میں حضرت شیخ محمد رفیق
بھی مشہور اہل اللہ سے تھے۔ ایسے عظیم خانوادے سے جو مستفید
ہوا۔ اس کے کمالات کا کیا کہنا۔ خواجہ چھوہرویؒ نے

ہری پور میں وفات پائی۔ آپؒ کا مزار فیض کا مرکز ہے۔

15 ☆ حضرت بابا سجاول ہزارویؒ ☆

آپ حضرت بھیدو کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے چچا حضرت محمد داؤد بھی مشہور عارف کامل ولی اللہ تھے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ آپؒ چوہا سیدن شاہ سے نقل مکانی کر کے ہزارہ آئے۔ بعض لکھتے ہیں۔ آپؒ کی اولاد آئی تھی۔ آپؒ یہاں پیدا ہوئے۔ آپؒ بھی مزمل علی کلعتان کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپؒ کی آل اولاد کشمیر اور ہزارہ میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ آپؒ کے ایک صاجزادے کا مزار جن کا نام حضرت سادم تھا۔ راولا کوٹ میں موجود ہے۔ اور دوسرے صاجزادے بابا تاج گوہرؒ کا مزار ہری پور کے قریب پایا جاتا ہے۔ بے شمار اولیاء اللہ، علمائے وقت اور صالحین آپؒ کی نسل میں ہوئے ہیں۔ ہزارہ میں آپؒ کا مزار ہے۔ جو کہ اب شملیہ گاؤں میں موجود ہے۔

16 ☆ حضرت عبدالرحمن محمدی شریف ضلع جھنگ ☆

آپؒ محمدی شریف میں پیدا ہوئے۔ حضرت خواجہ شمس العارفین سیالویؒ کے خلیفہ تھے۔ آپ بابا محمدیؒ کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو اپنے وقت کے مشہور و عارف اور کامل انسان تھے

۔ آپؒ کا نسب بھی زمان علی بن عون قطب شاہ تک جا پہنچتا ہے۔ بے شمار لوگوں نے آپؒ سے فیض حاصل کیا۔ محمدی شریف میں آپؒ کا مزار مرجع خاص و عوام ہے۔

17 ☆ حضرت خواجہ فضل الدین قلندرؒ چاچڑاں شریف سرگودھا ☆

آپ حضرت خواجہ شمس العارفین کے خلیفہ تھے۔ اور اپنے وقت کے مشہور بزرگوں میں سے تھے۔ آپؒ کا خاندان لنگر مخدوم چنیوٹ سے تعلق رکھتا ہے۔ آپؒ کے دادا اس علاقہ میں آئے۔ آپؒ کا نسب بھی زمان علی بن قطب شاہ علویؒ تک جا پہنچتا ہے۔ اپنے وقت میں بے شمار لوگوں کو فیض عطا کیا۔ شجرہ نسب لنگر مخدوم چنیوٹ و دریالہ جالپ پنڈ دادن خان مندرجہ ذیل ہے۔ محمد سلیم بن حاجی احمد بن میاں احمد بن عبیداللہ بن عبادالله بن محمد روشن بن سعید بن زاہد بن عابد بن نورالدین بن حمید بن محمدطاہر بن محمد فاضل بن مخدوم طیب بن مخدوم عبدالکریم بن مخدوم نکا صاحب بن چنن بن بھکا بن تھدا بن سانڈ بن گورا بن جت

بن کوڈ بن سجن بن زملان علی بن عون
قطب شاہ

18 ☆ حضرت مولنا عبدالقادرؒ رائے پوری بمقام تلہ گنگ ☆

آپؒ گولڑہ اعوان خاندان سے تھے۔ آپؒ کا خاندان تھوہا محرم خان تلہ گنگ سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت کلیم اللہ ٹوپی والے آپؒ کے تایا تھے۔ جو مشہور بزرگ تھے۔ اور اخوند صاحب سوات کے خلیفہ تھے۔ آپؒ کے خاندان میں سے ترگ شریف ضلع میانوالی اور مکھڈ شریف تحصیل پنڈی گھیب کے سجادہ نشین بھی تھے۔ جو عارف اور کامل تھے۔ یہ خاندان تصوف کا ایک بہترین خانوادہ ہے۔ آپؒ کے خلفاء بھی بکثرت تھے۔ ڈھڈیاں ضلع سرگودھا میں مزار بتایا جاتا ہے۔ آپ کا شجرہ نسب یوں ہے۔ کلیم اللہ عرف ٹوپی والے حافظ احمد بن محمد اکرم بن عبدالرحیم بن اللہ نور معروف نور محمد بن عبدالخالق بن عبدالواحد بن عبدالشکور بن عبدالغفور بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ نوری بن حبیب اللہ بن عالم بن گوہر دین بن دین محمد بن باقر دین بن شاہ رخ بن مراد بخش عرف شہاب الدین بن عبداللہ بن تریڑ (طاہر علی)

بن سارنگ بن حسن دوست بن محمود بن بدرالدین بن احمد علی بن عبداللہ گولڑا بن قطب شاہ

19 ☆ حضرت مولوی احمد خان میرویؒ ضلع میانوالی

آپؒ کا خاندان چکڑالہ ضلع میانوالی سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ خواجہ احمد میرویؒ کے خلیفہ تھے۔ آپؒ کا نسلی تعلق بھی اعوان خاندان سے تھا۔ اپنے وقت کے مشہور شیخ الطریقت تھے۔ مزار میرا شریف علاقہ پنڈی گھیب میں واقعہ ہے۔

20 ☆ حضرت میاں چراغؒ اعوان بمقام ڈیرہ غازی خان ☆

آپؒ ڈیرہ غازی خاں میں مغلیہ دور میں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے وقت کے ایک مشہور بزرگ تھے۔ آپؒ شاعری اور علم و ادب میں بلند مقام رکھتے تھے۔ آپ اعوان خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ مزار شریف ڈیرہ غازی خان میں ہے۔

21 ☆ حضرت قاضی مولنا کرم دین بمقام چکوال ☆

آپ بھیں تحصیل چکوال میں پیدا ہوئے۔ حضرت مولنا کرم دینؒ بڑے مشہور عالم دین تھے۔ اور سب سے بڑے مناظر اسلام تھے۔ اور سیال شریف کے آستانہ سے فیض حاصل کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف بے شمار مناظرے کئے۔

ان کی نسل سے قاضی مظہر حسین اعوان صاحب بھی مناظر
مکمل عبور رکھتے ہیں۔ اور چکوال کے مشہور علمائے کرام ک
سرخیل سمجھے جاتے ہیں۔ آپ کا تعلق بھی اعوان قبیلے سے ہ

22 ☆ حضرت حافظ غلام حبیب وادی سون سکیسر خوشاب ☆

آپؒ کورڈھی علاقہ سون سکیسر میں پیدا ہوئے۔ سلسلہ ء نقشبندیہ
کے امام و سرخیل تھے۔ اور اپنے وقت کے مشہور اہل طریقت
بزرگ تھے ۔بے شمار لوگوں نے آپؒ سے فیض حاصل کیا۔
ملک و بیرون ملک آپؒ کے لاکھوں مرید ہیں۔ آپؒ کا تعلق
بھی اعوان خاندان سے ہے۔ آپؒ کے صاحبزدگان آپؒ کے
مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ آپؒ کا مزار شریف چکوال میں
ہے۔

23 ☆ حضرت مولنا یار محمد بندیالویؒ ضلع سرگودھا ☆

آپؒ کا تعلق بھی اعوان قبیلہ سے ہے۔ آپؒ مشہور اہل تصوف
گھرانہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ اپنے وقت کے مشہور مجتہد او
فقیہ و محدث تھے۔ بندیال شریف ضلع سرگودھا میں آپؒ کا

مزار شریف ہے۔

24 ☆ حضرت مولنا اللہ یار چکڑالویؒ ضلع میانوالی ☆

آپؒ سلسلہ ء نقشبندیہ اویسیہ کے امام تھے۔ چکڑالہ ضلع
میانوالی میں پیدا ہوئے۔ آپؒ اپنے وقت کے مشہور عارف، کامل
اور تصوف پر مکمل عبور رکھتے تھے۔ اور مشہور مناظر اسلام تھے۔
تصوف کی کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ آپؒ کے بے شمار مرید
ملک و بیرون ملک بکثرت پائے جاتے ہیں۔ آپؒ نے
چکڑالہ میں وفات پائی۔ آپؒ کے مشن کی تکمیل کے لئے منارہ ضلع
چکوال میں دارالعرفان قائم کیا گیا ہے۔ جہاں دور دور سے
لوگ آکر مستفید ہوتے ہیں۔ آپؒ کے خلیفہ حضرت مولنا محمد
اکرم اعوان منارویؒ اس مشن کی تکمیل میں مصروف ہیں۔ اور دور
دور سے لوگ آکر یہاں تصوف کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔
حضرت مولنا اللہ یارؒ اعوان خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔
حضرت مولنا اکرم مناوریؒ بھی اعوان خاندان کے مشہور
عارف کامل بزرگ ہیں۔ بے شمار لوگ آپ کی ذات سے
مستفید ہو رہے ہیں۔ اور دارالعرفان کے آپ اس وقت مہتمم
ہیں۔ اور درس و تدریس کا سلسلہ بھی قائم و دائم ہے۔

25 ☆ حضرت حافظ عبداللہ دیوان بشندور ضلع جہلم ☆

آپؒ بشندور شریف ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کا سلسلہ
نسب بھی حضرت عون قطب شاہؒ تک جا پہنچتا ہے۔ آپؒ کے والد
حضرت نہال الدین اور دادا حضرت علاؤالدینؒ بھی مشہور اہل
طریقت قادری بزرگ تھے۔ وہ عہد عالم گیری کے مشہور
بزرگ تھے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ دارا شکوہ کو بھی آپؒ سے فیض اور
ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت عبداللہ دیوان حضوریؒ کا
مزار شریف بشندور نزد سوہاوہ ضلع جہلم میں ہے۔

26 ☆ حضرت میاں غلام حسینؒ ننگالی ضلع پونچھ ☆

آپؒ سکھوں کے عہد میں دعولہ ضلع چکوال سے نقل مکانی کر کے
ننگالی ضلع پونچھ میں آباد ہوئے۔ آپؒ مشہور عارف و کامل
بزرگ تھے۔ آپؒ کا سلسلہ ءنسب دعولہ کے مشہور بزرگ
حضرت بابا مستؒ تک جا پہنچتا ہے۔ اور حضرت دائم و حضرت قائم
مدفون لوال بھی آپؒ کے ہم جد بزرگ تھے۔ یہ خانوادہ نسل
در نسل اہل تصوف کا گہوارہ رہا ہے۔ میاں غلام حسینؒ کی نسل
سے میاں فضل، میاں عتیق اللہ، میاں ڈوڈا، میاں فیض اللہ،

میاں جمعہ، میاں ولی محمد، میاں علی محمد، میاں خضر، میاں احمد،
میاں غفور، میاں رحیم، میاں کریم بھی مشہور بزرگ تھے۔ یہ
تمام لوگ مصنف کتاب ہذا فقیر زین العابدین علوی کے خاندان
سے ہیں۔ اور ان سب کا سلسلہ ءنسب کوٹلہ بن کلغان
بن قطب شاہ تک جا پہنچتا ہے۔

27 ☆ حضرت غلام نبیؒ للّٰہی، للہ شریف ضلع جہلم ☆

آپؒ للہ شریف تحصیل پنڈ دادن خان میں پیدا ہوئے۔
خواجہ غلام نبی محی الدین قصوریؒ کے خلیفہ اعظم تھے۔ آپؒ
ایک اعوان خاندان میں پیدا ہوئے۔ نہائت ہی عزیز الوجود ہستی
تھے۔ بے شمار مخلوق نے آپؒ سے فیض حاصل کیا۔ آپؒ کے خلفاء
ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپؒ کے سجادہ نشینوں
نے بھی ابھی تک آپ کے مشن میں کوئی کمی نہیں آنے دی۔ اور
آج بھی للہ شریف ملک کی ایک اہم گدی ہے۔ یہاں کے سجادہ
نشین علم و فضل اور تصوف میں بلند مقامات رکھتے ہیں۔

28 ☆ حضرت فیض رسولؒ داد والی ضلع گوجرانوالہ ☆

حضرت فیض رسولؒ آلو مہار شریف کے مشہور بزرگ پیر

چذن شاہؒ کے خلیفہ تھے۔ نقشبندی سلسلہ سے تعلق رکھتے تھے
آپؒ کا سلسلہ ءنسب زمان علی بن قطب شاہؒ تک جا پہنچتا ہے۔
وہ بڑے پایہ کے بزرگ تھے۔ آپؒ کا نسب اور حافظ پیر
جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ کا نسب امیر سعید کی وساطت سے
قطب شاہؒ تک جا پہنچتا ہے۔ (بحوالہ تحقیق الاعوان مصنفہ
خواص خان)۔ صاجزادہ فیض علی فیضی خطیب جامع مسجد
راولپنڈی مرحوم بھی حضرت فیض رسولؒ کی اولاد سے تھے۔ یہ
خانوادہ تصوف کے بلند ترین خانوادوں سے تعلق رکھتا ہے۔
امیر سعید کا شجرہ نسب مندرجہ ذیل ہے۔ امیر سعید بن
کامل بن انور بن امیر کبیر بن امیر
سعداللہ بن سبحان بن عارف بن پارس بن
شاکر بن مدری بن برناہ بن اکمل بن اعلاج
بن شمول بن ہذول بن جیسر بن وگھرہ بن
زمان علی بن عون قطب شاہؒ

29 ☆ حضرت میاں علامہ نصیر الدینؒ پشاوری ☆

آپؒ کا تعلق سلسلہ عالیہ نوشاہیہ سے تھا۔ آپؒ کے درس میں
پاک وہند کے علاوہ بخارا اور افغانستان سے طلبا علم کی پیاس
بجھانے کے لئے آتے تھے۔ آپؒ کا تعلق قبیلہ اعوان سے تھا۔

آپؒ کے جانشین حضرت گل فقیر احمد پشاوریؒ بھی عظیم المرتبہ
بزرگ تھے۔ اور آپؒ پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کے خلیفہ تھے۔
وحدت الوجود کے علوم پر مکمل مہارت رکھتے تھے۔ پشاور میں
مزار شریف مرجع خاص وعام ہے۔ (بحوالہ تاریخ مشائخ
سرحد)

30 ☆ حضرت اخوند پنجو بابا پشاوری ☆

آپؒ کا اسم شریف حضرت عبدالوہاب غازی تھا۔ آپؒ ایک
مشہور اعوان خاندان میں پیدا ہوئے۔ بڑے پایہ کے بزرگ
تھے۔ مغلیہ عہد میں پیدا ہوئے۔ دور دور سے لوگ آپؒ کی
خدمت عالیہ میں آتے تھے۔ اور معرفت کے موتی لے کر
واپس جاتے تھے۔ آپؒ کا مزار مرجع خلائق آج بھی خاص وعام
ہے۔

31 ☆ حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی ☆

حضرت حافظ صاحبؒ کرولی ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ آپؒ عظیم
المرتبہ عالم دین اور صاحب باطن ہستی تھے۔ آپ نے وزیر آباد
کی جامع مسجد میں علم کی شمع جلائی۔ اس مسجد میں دور دور سے
طالب علم فیضان علم کے لئے آتے تھے۔ بے شمار طلباء نے آپ
سے علم کی پیاس بجھائی۔ وزیر آباد میں آپؒ کا مزار ہے۔

32 ☆ حضرت مولٰنا محمد ابراہیمؒ اعوان امرتسری ☆

آپؒ کا تعلق طریقت میں سلسلہ نوشاہیہ سے تھا۔ آپؒ امرتسر کے ایک مشہور علمی اعوان خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپؒ بہت بڑے پایہ کے مصنف تھے۔ آپ نے سلسلہء نوشاہیہ کے بارے میں کئی کتابیں لکھیں۔ حضرت نوشہؒ صاحب کی شان میں لکھتے ہیں۔

تو مجدد زمانہ ہم شاہ نو بعالم
چوں تو در الف ثانی دیدم ندیدہ بودم

33 ☆ حضرت میاں عبدالکریم جگیوٹ اسلام آباد ☆

آپؒ کا تعلق اعوان قاری سے تھا۔ مغلیہ عہد میں اسلام کی تبلیغ کے لئے یہاں آئے۔ بے شمار لوگوں نے آپؒ سے فیض حاصل کیا۔ آپؒ بے شمار کرامات کے مالک تھے۔ آپؒ کی اولاد بھی جگیوٹ میں موجود ہے۔ آپؒ کا روضہ اطہر مرجع خاص و عام ہے۔ جہاں ہر سال نہائت تزک و اہتمام سے عرس ہوتا ہے۔ دور دور سے مریدین یہاں حاضر ہوتے ہیں۔

34 ☆ حضرت عبدالوہاب غازیؒ قاضیاں ہری پور ☆

آپ کا تعلق بھی اعوان قاری سے تھا۔ آپ تبلیغ دین کے لئے ہری پور تشریف لائے۔ آپؒ کی اولاد یہاں پر کئی گاؤں میں آباد ہے۔ اور آپ کے روضہ پر ہر سال ایک عظیم الشان میلہ لگتا ہے۔ اور آپ سے خاص و عام فیض حاصل کرتے ہیں۔ اور معرفت کے موتی لے کر واپس جاتے ہیں۔

35 ☆ حضرت قاضی چن پیر ہاشمیؒ ضلع ہری پور ☆

آپ حویلیاں ہری پور کے خطیب اعظم تھے۔ اور بہت بڑے عالم دین تھے۔ دور دور سے لوگ علم کی پیاس بجھانے کے لئے آپ کے ہاں آتے تھے۔ آپ کا نسب حافظ ملوکؒ جو کہ علاقہ چکدار میں ہوئے ہیں۔ وہاں تک پہنچتا ہے۔ اس خانوادے میں کافی تعداد میں حفاظ قران، عالم دین اور بزرگ ہوئے ہیں۔

36 ☆ حضرت شیخ عیسیٰ و شیخ ابراہیم بمقام للیانی شریف بھلوال ☆

آپ دونوں بزرگ قبیلہ اعوان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزارات للیانی شریف بھلوال میں ہیں۔ نہائت ہی عظیم بزرگ تھے۔ بے شمار لوگ آپ سے فیض یاب ہوئے

37 ☆ حضرت مولانا غلام رسول بمقام قلعہ میہاں سنگھ گوجرانوالہ ☆

آپ بھی قبیلہ اعوان سے تعلق رکھتے تھے۔ بہت بڑے شاعر اور مناظر اسلام تھے۔ اور ایک علمی خاندان میں پیدا ہوئے۔ عالم حق پرست تھے۔ آپ کا مزار شریف گوجرانوالہ میں ہے۔

38 ☆ حضرت پیر عبدالمجید دیول شریف بمقام مری ☆

آپ دیول شریف کے ایک اہل علم گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ جو اعوان کہلاتا تھا۔ آپ کے بزرگ اعوان قاری کے علاقہ سے نقل مکانی کر کے آئے۔ اور بے شمار لوگوں کو مستفید فرمایا۔ پیر صاحب مرحوم نہائت عظیم المرتبہ بزرگ تھے۔ اور اویسی طور پر آپ کو فیض حاصل تھا۔ آپ اپنے وقت میں رئیس المکاشفین تھے۔ اور تصوف پر مکمل عبور رکھتے تھے۔ ملک و بیرون ملک بے شمار لوگ آپ کے آستانہ عالیہ سے وابستہ تھے۔ پیر دیول شریف کا شجرہ نسب مندرجہ ذیل ہے۔ محمد عبدالمجید پیر دیول شریف بن محمد عبداللہ بن فقیر محمد بن محمد ہاشم خان بن شیر

محمد خان بن شرف خان بن سلطان خان بن نواب خان بن شیر باز خان بن نور خان بن احمد خان بن شیردست بن لال خان بن میاں خان بن مست خان بن جوا بن پروچ بن گولہ بن کیراں بن ڈھیرو بن جیہام بن جھجھر بن بھرتھہ بن مانک بن بھیں بن سکھو بن عالم دین کنڈان بن عبداللہ گولڑا بن عون قطب شاہ۔

39 ☆ حضرت شاہ صدرالدین بمقام اروپ شریف گوجرانوالہ ☆

آپ بھی نہائت عزیزالوجود بزرگ تھے۔ قبیلہ اعوان سے تعلق رکھتے ہیں۔ صاحبزادہ ملک غلام دستگیر صاحب اروپ سے تعلق رکھتے ہیں۔

40 ☆ حضرت حافظ دراز پشاوری ☆

آپ کے بزرگ خوشاب سے نقل مکانی کر کے پشاور چلے گئے۔ اور بعض روایات کے مطابق آپ خود نقل مکانی کر کے پشاور میں آباد ہوئے۔ آپ کا نام شریف حافظ محمد احسن تھا۔ آپ بھی اعوان خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے درس میں

پاک و ہند کے علاوہ ایشیاء سے طلباء آتے تھے۔ اور علم کی پیاس بجھاتے تھے۔ پشاور میں آپ کا مزار ہے۔

41 ☆ حافظ محمد حسین اعوان ☆

آپ حضرت میاں وڈا لاہوریؒ کے خلیفہ تھے۔ بڑے اہل اللہ بزرگ تھے۔ آپ کے حالات زندگی تفصیل سے نہیں ملتے۔

42 ☆ حضرت حافظ شکور اللہ رنگلہ شریف آزاد کشمیر ☆

آپؒ کے بزرگ نسل در نسل اولیاء اللہ تھے۔ اعوان قاری بمقام دوالمیال سے نقل مکانی کر کے رنگلہ تشریف لائے بڑے عظیم المرتبہ بزرگ تھے۔ دوالمیال کے بانی حضرت دونیؒ تھے۔ جو اس علاقہ میں تبلیغ کے لئے تشریف لائے تھے آپ کی زیارت گاہ دوالمیال میں موجود ہے۔ حافظ شکور اللہ کا سلسلہ نسب دوانی کی وساطت سے کرم علی کوڈلہ بن کلغان شاہ بن عون قطب شاہ تک جا پہنچتا ہے۔ حافظ شکور اللہؒ کا مزار رنگلہ میں ہے۔ ان کے بیٹے حضرت حافظ عظیم اللہ بھی عزیز الوجود ہستی تھے۔ رنگلہ کے علاوہ کئی دیہات میں ان کی اولاد کا صاحب علم و معرفت ہونا ثابت ہے۔ مصنف تحریر ہذا کے اجداد کا تعلق بھی اسی خاندان کے حضرت نعمان تک جا

پہنچتا ہے۔ یعنی یہ تمام ہم جد ہیں۔

43 ☆ حضرت شریف خان ضلع باغ آزاد کشمیر ☆

آپ کے بزرگ بھی اعوان قاری سے نقل مکانی کر کے باغ میں منتقل ہوئے۔ اور کئی علاقوں میں ان کی اولاد موجود ہے۔ یہ عظیم الشان بزرگ بھی اہل معرفت سے تھے۔ اور کلغان بن قطب شاہ تک ان کا نسب پہنچتا ہے۔

44 ☆ حضرت حاجی اللہ یار دھمنی ضلع راولا کوٹ ☆

آپ کے بزرگ بھی اعوان قاری سے نقل مکانی کر کے دھمنی آباد ہوئے۔ بعض روایات کے مطابق آپ خود علاقہ دھمنی آگئے۔ آپ کا تعلق بھی کوڈلہ بن کلغان بن قطب شاہ سے جا ملتا ہے۔ اور مصنف تحریر ھذا کے خاندان سے قدرت اللہ عرف کیدو تک جا پہنچتا ہے۔ یہ خاندان بھی اہل تصوف و معرفت کا خاندان ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ کوڈلہ بن کلغان کی نسل میں سے بے شمار اولیاء اللہ اور صاحب معرفت ہوئے ہیں۔

45 ☆ حضرت شیخ محمد صدیق داتہ ضلع مانسہرہ ☆

آپ کے بزرگ ملک سندھ سے یہاں تشریف لائے۔ داتہ کا

صاحبزادہ خاندان ان کی نسل سے ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی اولاد کنجپتر شریف اور سری نگر میں کافی آباد ہے۔ آپ بھی مزمل علی کلغان بن قطب شاہ کی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ شاہ عبدالمجید کرناہی ، صاحبزادہ محمد یونس ، شاہ محمد میر عالم بڈھیاروی مظفر آبادی بھی آپ کی نسل سے تھے۔۔ داتہ میں آپ کا مزار موجود ہے۔ آپ کا شجرہ نسب یوں ہے ۔ شیخ محمد یعقوب شاہ بن شیخ انور شاہ بن شیخ محمد رفیق (سری نگر) بن شیخ محمد صدیق داته والا بن شاہ جلال الدین بن شاہ عبدالاول بن شاہ حمزہ بن محمد بن احمد بن محب الحق بن سراج احمد بن سعید احمد بن غلام علی بن ابراہیم بن عبدالستار بن سیف الرحمن بن خلیل الرحمن بن ظہیر الدین بن مسعود بن عبدالقادر بن داؤد بن زمان علی بن مزمل علی کلغان شاہ بن حضرت قطب شاہؒ

46 ☆ حضرت میاں غلام رسول خیر پوری چکوال ☆

آپ خیر پور کے مشہور اعوان خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

بڑے عظیم المرتبت بزرگ تھے۔ پیر ولایت شاہ ہاشمی کے مرشد تھے۔ آپ کے مزید حالات تفصیل سے نہیں ملتے۔ البتہ میں نے ان کے روضہ مبارک کو دیکھا ہے۔

47 ☆ حضرت میراں سید مہدی ضلع بھیرہ ☆

آپ بھی عزیز الوجود ہستی تھے۔ قبیلہ اعوان سے آپ کا تعلق تھا۔ آپ کا مزار شریف بھیرہ ضلع سرگودھا میں ہے۔ مزید تفصیل آپ کے بارے میں دستیاب نہیں ہوئی۔

43 ☆ حضرت سلطان ابراہیم داڑھی والے انب شریف سون سکیسر خوشاب ☆

آپ بڑے کامل واکمل بزرگ تھے۔ قبیلہ اعوان گولڑہ سے تعلق رکھتے تھے ۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ کے سلسلہ ء طریقت سے آپ کا تعلق رہا۔ مناقب سلطانی میں تفصیل سے آپ کے حالات زندگی ملتے ہیں ۔ آپ کی نسل زیادہ تر سون سکیسر میں پھیلی ہوئی ہے۔

49 ☆ حضرت حافظ محمد الیاس وادی سون سکیسر خوشاب ☆

حافظ محمد الیاسؒ کے والد بزرگوار میاں فتح احمد تھے۔ وہ وادی سون سکیسر کے ایک گاؤں چٹہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ

گولڑہ بن عون قطب شاہ کی اولاد سے تھے۔ اور چڈہ میں ہی دفن ہیں۔

50 ☆ حضرت حافظ عثمان غنی وادی سون سکیسر ☆

موضع کھبیکی وادی سون سکیسر سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نامور عالم دین اور حافظ قران تھے۔ اس کے علاوہ ایک خطیب بے مثل تھے۔ آپ نے اپنی عمر کا زیادہ عرصہ اسلام اور قران پاک کی خدمت میں گزارا۔ بے شمار لوگوں نے آپ سے علم کی تحصیل کی۔ آپ کے آباؤ اجداد میں کافی تعداد میں اولیاء اللہ ہوئے ہیں۔ جن میں حضرت بابا جہامؒ زیادہ مشہور ہیں۔

51 ☆ حضرت سخی محمد خوشحالؒ وادی سون سکیسر ☆

آپؒ بھی مشہور ولی کامل تھے۔ آپ کا روضہ مبارک موضع دھدھڑ وادی سون سکیسر میں ہے۔ آپؒ بھی گولڑہ قطب شاہی اعوان تھے۔ ہزاروں لوگوں نے آپؒ سے فیض حاصل کیا۔ بے شمار کرامات آپؒ سے منسوب ہیں۔

52 ☆ حضرت حافظ دلیل وادی سون سکیسر ☆

حضرت حافظ دلیلؒ بھی حضرت سخی محمد خوشحالؒ کے خاندان سے

تعلق رکھتے تھے۔ نہائت ہی عزیز الوجود ہستی تھے۔ صاحب کشف وکرامات بزرگ تھے۔ آپ کا تعلق گولڑہ قطب شاہی خاندان سے ہے۔ یہ گھرانہ اہل علم و تصوف سے تعلق رکھتا ہے۔ اور علاقہ سون سکیسر میں نہایت عزت واحترام سے دیکھا جاتا ہے۔

53 ☆ حضرت سلطان حاجی احمد صاحبؒ وادی سون سکیسر ☆

آپؒ اوچھالہ وادی سون میں پیدا ہوئے۔ اور گولڑہ قطب شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ علم حاصل کرنے کے لئے بغداد اور دیگر عرب ممالک تک گئے۔ آپ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی سے اویسی طور پر مستفیض تھے۔ بے شمار کرامات کے مالک تھے۔ آج تک آپ کا خاندان نسل در نسل اولیاء اللہ کا گھرانہ کہلاتا ہے۔ آپ کی اولاد پاک میں بھی کئی بزرگ ہوگزرے ہیں۔ لوگ دور دور سے فیض حاصل کرنے کے لئے آتے تھے۔ اور دامن گوہر سے فیضیاب ہوتے تھے۔

54 ☆ حضرت سلطان مہدیؒ وادی سون سکیسر ☆

آپ علاقہ سون سکیسر میں پیدا ہوئے۔ گولڑہ قطب شاہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اکبر بادشاہ کے دور میں ہوگزرے ہیں۔ آپ کی کرامات لاتعداد ہیں۔ آپؒ نے ایک ہی رات میں

کرامت کے ذریعہ اٹک پل تعمیر کروایا۔ اکبر بادشاہ آپؒ کی کرامات دیکھ کر قائل ہوگیا۔

55 ☆ حضرت قاضی محمد غیاث الدین کھلانوی ضلع مظفر آباد ☆

آپ ایک زبردست بزرگ اور ظاہری و باطنی علوم و معارف پر مکمل عبور رکھتے تھے۔ آپ کا سلسلہء نسب مزمل علی کلغان بن عون قطب شاہ تک جا پہنچتا ہے۔ آپ کے بزرگ بالکسر ضلع چکوال سے نقل مکانی کر کے مظفر آباد آگئے۔ جو صاحب علم و کشف تھے۔ بڑے بیٹے غازی محمد عبداللہ نے کشتوار میں درس و تدریس شروع کیا۔ دوسرے بیٹے امان اللہ بھی مشہور بزرگ تھے۔ تیسرے بیٹے قاضی محمد فیاض المشہور محمد نیاز نے کھلانہ میں سکونت اختیار کی۔ اور گردونواح میں تبلیغ کا فریضہ ادا کیا۔ آپ کی اولاد میں قاضی علاؤالدین اور قاضی محمد عظیم مشہور صاحب علم بزرگ تھے۔

56 ☆ حضرت بابا پیاراؒ ضلع مظفر آباد ☆

حضرت بابا پیاراؒ اعوان قاری ضلع چکوال سے نقل مکانی کر کے مظفر آباد چلے آئے۔ آپؒ ظاہری اور باطنی علوم و معارف پر مکمل عبور رکھتے تھے۔ آپؒ کی نسل سے متھو خانؒ بھی صاحب کرامت

بزرگ تھے۔ آپؒ کی اولاد اعوان پنی مظفر آباد میں ہے۔ یہ خاندان بھی کوتلہ بن کلغان بن قطب شاہؒ کی نسل سے تعلق رکھتا ہے۔

57 ☆ حضرت حافظ جان محمدؒ ضلع مظفر آباد ☆

آپؒ گولڑہ اعوان خاندان سے تھے۔ اعوان قاری سے نقل مکانی کر کے مظفر آباد آئے۔ آپ کے بیٹے قاضی عبدالشکور بھی بہت بڑے عالم دین تھے۔ یہ خاندان قاضی کے نام سے مشہور ہے۔ آزاد کشمیر اور مری میں کئی دیہاتوں میں آپ کی نسل موجود ہے۔ جو اکثر صاحب علم و معرفت ہیں۔

58 ☆ حضرت مہر محمدؒ مظفر آباد ☆

آپؒ بھی اعوان قاری سے نقل مکانی کر کے مظفر آباد کے گاؤں کھاوڑہ میں آگئے۔ ان کے دو بیٹوں امیر احمد اور روح احمد بڑے مشہور بزرگ تھے۔ ان کی اولاد کثیر تعداد میں مظفر آباد اور مری میں پائی جاتی ہے۔ یہ بزرگ بھی کوتلہ بن کلغان کی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔

59 ☆ حضرت میاں محمد [illegible]

آپ حضرت حاجی سلطان احمدؒ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپ کی نسل موضع اوچھالہ وادی سون سکیسر اور [illegible]

علاقہ ضلع خوشاب میں آباد ہے۔ آپ کی اولاد میں بھی بڑے بڑے اولیاء اللہ پیدا ہوئے۔

60 ☆ حضرت میاں محمد اشرفؒ وادی سون سکیسر ☆

آپ حضرت سلطان حاجی احمدؒ کے دوسرے صاحبزادے تھے۔ آپؒ کی اولاد میں بھی کئی کامل اولیاء اللہ ہوئے۔

61 ☆ حضرت میاں عبدالقدوسؒ وادی سون سکیسر ☆

آپ حضرت سلطان حاجی احمدؒ کے تیسرے صاحبزادے تھے۔ آپ کی اولاد میں بھی کئی اولیاء اللہ پیدا ہوئے

62 ☆ حضرت میاں زین العابدینؒ وادی سون سکیسر ☆

آپ سلطان حاجی احمدؒ کے چوتھے صاحبزادے تھے۔ آپ بڑے صاحب کمال بزرگ تھے۔ آپ اپنے والد کے حکم کے مطابق دلی چلے گئے۔ اور وہاں دین کی اشاعت فرمائی۔ اس کے علاوہ بھی حاجی سلطان احمدؒ کی نسل سے اور کئی نامور اولیاء اللہ ہوئے ہیں۔ جن میں میاں محمد اسلم، میاں محمد اکرم، میاں محمد مکرم، میاں محمد پناہ، حضرت میاں فتح دریا، حضرت میاں محمد المعروف ٹوپی والے اور میاں غلام علیؒ وغیرہ وغیرہ

آپ کی سات پشتوں تک ولایت اور صاحب کشف و کرامات کا سلسلہ جاری رہا۔ آپ کی اولاد نے آج تک علم کی شمع کو جلایا ہوا ہے۔ اور آپ کی اولاد ہر تحریک میں حصہ لیتی رہی۔ بہت کم ایسے خاندان ہیں۔ جن کی نسلیں طویل عہد تک علم کی شمع کو پھیلاتی رہیں۔ یہ خاندان سون سکیسر میں آفتاب کی طرح مشہور ہے۔ جس سے ایک عالم سیراب ہوتا رہا ہے۔

63 ☆ حضرت مولانا عبدالستار کلیامیؒ ضلع مظفر آباد ☆

آپ کا تعلق کنڈچھتر شریف مظفر آباد کے صاحبزادہ خاندان سے تھا۔ آپ بڑے کامل بزرگ تھے۔ آپ کا سلسلہ ء نسب مزمل علی کلغان تک جا ملتا ہے۔ آپ میاں فضل دین کلیامی کے خلیفہ خاص تھے۔ نہائت ہی عزیزالوجود ہستی تھے۔ کلیام شریف میں آپ کا مزار اقدس مرجع خلائق خاص وعام ہے۔

64 ☆ حضرت شاہ یعقوبؒ اعوان بمقام لدھیانہ ☆

آپ بڑے کامل بزرگ ہوئے ہیں۔ لدھیانہ میں آپ کا مزار ہے۔ قبیلہ اعوان سے تھے۔

65 ☆ حضرت شاہ نصیرالدینؒ اعوان بمقام لدھیانہ ☆

آپؒ نہائت ہی عالی شان بزرگوں سے تھے۔ لدھیانہ میں آپ

کا مزار شریف ہے۔

66 ☆ حضرت شاہ شیر محمد قادریؒ بمقام لدھیانہ ☆

آپ نہائت ہی عظیم المرتبہ بزرگوں میں سے تھے۔ آپ کا تعلق قبیلہ اعوان سے تھا۔ آپ کا مزار شریف بھی لدھیانہ میں ہے۔

67 ☆ حضرت مولانا رکن دین تھوراڑوی آزاد کشمیرؒ ☆

آپ تھوراڑ آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے۔ بہت بڑے عالم دین تھے۔ آپ کے پاس بہت بڑا کتب خانہ تھا۔ آپ کے شاگرد دور دور تک پھیلے ہوئے تھے۔ جو دین اسلام کی اشاعت کرتے تھے۔ مرحوم کا تعلق بھی اعوان خاندان سے تھا۔ مزار شریف تھوراڑ میں ہے۔

68 ☆ حضرت سائیں علم دین بارلؒ بمقام آزاد کشمیر ☆

آپ بارل نزد پلندری آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے۔ اپنے عہد کے کامل و اکمل بزرگ تھے۔ بے شمار لوگوں نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ آپ کا تعلق بھی اعوان قبیلہ سے تھا۔

69 ☆ حضرت میاں شیر باز خانؒ بمقام آزاد کشمیر ☆

آپ کا تعلق بھی لڑیالہ شریف آزاد کشمیر سے تھا۔ آپ نہائت ہی عظیم الشان شخصیت تھے۔ آپ کا تعلق گولڑہ اعوان قبیلہ سے تھا مزید تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں۔

70 ☆ حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق بمقام سیالکوٹ ☆

آپ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ کے اعوان خاندان میں پیدا ہوئے۔ بہت ہی نامور عالم دین ہیں۔ اور گوجرانوالہ کے اہل سنت کے خطیب اعظم ہیں۔ جس پر تمام اہل سنت طبقہ کو ناز ہے۔

71 ☆ حضرت مولانا غلام اللہ خان بمقام حضرو ☆

آپ دریا شریف نزد حضرو میں پیدا ہوئے۔ مرحوم اعوان خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ بہت بڑے مجاہد تھے۔ کئی دفعہ قید و بند کی تکالیف برداشت کیں۔ راولپنڈی میں اشاعت اسلام کا فریضہ سرانجام دیا۔ اس کے علاوہ دریا شریف میں اعوانوں کی ایک گدی بھی ہے۔ جس کے حالات دستیاب نہیں ہوئے۔

72 ☆ حضرت مولانا محمد اسحق مانسہرویؒ ☆

آپ بڑے بےباک مجاہد تھے۔ انگریزوں کے عہد میں کئی مرتبہ

قید ہوئے۔ آپ نے بھی راولپنڈی میں خطابت کی ۔ مرحوم
کا تعلق بھی اعوان خاندان سے تھا۔

73 ☆ حضرت قاضی احمد سکندرپوریؒ بمقام ہری پور ☆

آپ سکندرپور نزد ہری پور میں قاضن گولڑہ اعوان خاندان میں
پیدا ہوئے ۔ آپ کے اجداد گولڑہ سے نقل مکانی کر کے
سکندرپور میں میں آباد ہوئے۔ آپ کا خاندان رئیسان سکندر
پور سے مشہور تھا۔ مغلیہ عہد سے نسل در نسل قاضی القضاۃ تھے۔
آپ بہت بڑے عالم دین تھے

74 ☆ حضرت بابا میکھاؒ بمقام جلال پور ☆

آپ کا اصلی نام مبارک علی تھا۔ قبیلہ اعوان کی گوت کلغان سے
تعلق تھا۔ جلال پور کے نزدیک تحصیل پنڈ دادن خان میں آپ کا
مزار ہے۔ آپ کی اولاد کافی وسیع علاقوں میں پھیلی ہوئی ہے۔
تفصیل سے حالات مل نہیں سکے۔

75 ☆ حضرت حافظ غلام محمد خانؒ بمقام آزاد کشمیر ☆

آپ کا تعلق سیال اعوان خاندان سے تھا۔ مہاراجہ گلاب
سنگھ کے عہد میں کشمیر آئے۔ بہت بڑے عالم دین تھے۔ آپ

کی اولاد تنگ کے اطراف میں ہے۔

76 ☆ حضرت صاحبزادہ قطب شاہؒ بمقام سری نگر ☆

آپ بھی کلغان اعوان خاندان سے تھے۔ سری نگر کشمیر میں
آپ کا مزار ہے۔ آپ کے خاندان نے کشمیر میں کافی اسلام
پھیلایا تھا۔ سری نگر میں آپ کا مزار ہے۔

77 ☆ حضرت مولانا محمد ذاکر محمدی شریف ضلع جھنگ ☆

آپ کئی مرتبہ اسمبلی کے ممبر بنے۔ بہت بڑے عالم دین
تھے۔ اور علوم تصوف پر بھی مکمل عبور رکھتے تھے۔ آپ محمدی
شریف کے سجادہ نشین بھی تھے۔ آپؒ کا مزار محمدی شریف
ضلع جھنگ میں ہے۔ آپ کا سلسلہء نسب زمان علی بن قطب شاہ
تک جا پہنچتا ہے۔

78 ☆ حضرت زین العابدین ترگ شریف ضلع میانوالی ☆

آپ ترگ شریف ضلع میانوالی کے سجادہ نشین تھے۔ بہت
بڑے صاحب علم اور صاحب سجادہ بزرگ تھے۔ آپ اعوان
گولڑہ خاندان سے تھے۔

79 ☆ حضرت مولنا عبدالرحیمؒ بمقام تلہ گنگ ☆

آپ مغلیہ عہد میں تھوہا محرم خان علاقہ تلہ گنگ میں مشہور گولڑہ اعوان خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ کی نسل میں بڑے بڑے بزرگ اولیاء اللہ اور عالم دین پیدا ہوئے

80 ☆ حضرت اخوند صاحب مانگلؒ ☆

مانگل میں عہد مغلیہ میں اعوانوں کا ایک عظیم خاندان آباد تھا۔ جو نامور علماء کا خاندان تھا۔ حضرت اخوند صاحب اسی گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے علم حاصل کیا۔ آپ نے کئی جہادی جنگیں بھی لڑیں۔ آپ کی اولاد میں بھی کئی نامور علمائے دین اور بزرگ پیدا ہوئے۔ مزید حالات نہیں ملتے۔

81 ☆ حضرت چن پیر چھوہروی بمقام خان پور ☆

آپ حضرت خواجہ عبدالرحمن چھوہرویؒ کے فرزند اور خلیفہ تھے۔ نہائت ہی بزرگ شخصیت تھے۔ آپ کے بے شمار مرید تھے۔ آپ علم و عمل میں یکتا تھے۔ آپ کا خاندان کئی پشتوں سے بزرگ حیثیت کا حامل تھا۔ اور علوم و معارف میں یکتا تھا۔ آپ کے بزرگ بھی اعوان قاری ضلع چکوال سے نقل مکانی کرکے ہری پور میں آئے۔ اس گدی کے سجادہ نشین ہزارہ میں قابل احترام جانے جاتے ہیں۔

82 ☆ حضرت خلیفہ فتح محمدؒ ضلع مظفر آباد ☆

آپ بڑے مشہور بزرگ تھے۔ میرا ضلع راولپنڈی سے نقل مکانی کرکے پوٹھہ علاقہ مظفر آباد آگئے۔ ہزاروں لوگ آپ سے فیض یاب ہوئے۔ آپ کی اولاد کئی علاقوں تک پھیلی ہوئی ہے۔ پوٹھہ ضلع مظفر آباد میں آپ کا مزار مرجع خلائق عام و خاص ہے۔ آپ کا تعلق بھی مزمل علی کلغان بن عون قطب شاہ کی نسل سے تھا۔

☆ 83 حضرت سائیں سخی محمدؒ ضلع مظفر آباد ☆

آپ ایک عظیم بزرگ تھے۔ آپ کا سلسلہء نسب بھی مزمل علی کلغان بن قطب شاہ علویؒ تک پہنچتا ہے۔ موضع سہوتر ضلع مظفر آباد میں آپ کا مزار شریف ہے۔

84 ☆ حضرت مولنا حسام الدین بسیاڑوی ☆

آپ بہت بڑے عالم تھے۔ اور پیر صاحب موہڑہ شریف کے خلیفہ بھی تھے۔ آپ نے پونچھ کے گولڑہ اور کلغان اعوانوں کا شجرہء نسب ترتیب دیا تھا۔ جو نسب الاعوان میں موجود ہے۔ مرحوم کا تعلق کلغانی اعوانوں سے تھا۔

85 ☆ حضرت بابا مصطفیٰ عرف محمدی اعوان ضلع مانسہرہ ☆

آپ کی پیدائش تمرکھولہ ضلع مانسہرہ میں ہوئی۔ آپ اپنے علاقہ کے مشہور بزرگ تھے۔ ہزاروں لوگ آپ سے فیض یاب ہوئے۔ آپ کا مزار شریف تمرکھولہ میں ہے۔ آپ کا سلسلہ ء نسب حضرت بابا سجاول کی وساطت سے کلغان شاہ بن قطب شاہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کی اولاد اخوندزادہ کہلاتی ہے۔

☆ 86 حضرت حافظ عبدالشکور اذھروال ضلع چکوال ☆

آپ عہد مغلیہ میں اذھروال ضلع چکوال میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ ء نسب محمد کندلان بن عون قطب شاہ کے بیٹے محمد کھوٹ تک جا پہنچتا ہے۔ اور یہ خاندان کھوٹ قریشی کہلاتا ہے۔ آپ بڑے عظیم بزرگ تھے۔ بے شمار لوگوں نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ آپ کا مزار شریف اذھروال ضلع چکوال میں ہے۔ اس کے علاوہ کھوٹ قریشی اعوان خاندان میں قاضی حافظ فتح محمد، حافظ برہان الدین، حافظ شیخ حاجی احمد ہیلانی بھی مشہور بزرگ ہو گزرے ہیں۔

87 ☆ اعوانان ملتان کے بزرگ ☆

حضرت حافظ جمال اللہ ملتانی کے علاوہ فقیر نور محمد، حافظ صاحب

شیر خان، حافظ قادر بخش صاحب اور حکیم قمرالدین صاحب مشہور بزرگ ہو گذرے ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت مولنا محمد میاں اعوان صاحب جو کہ حکیم مولنا شیر محمد اعوان صاحب کے بیٹے تھے۔ جو بڑے مشہور ظاہری و باطنی عالم تھے۔ اس کے علاوہ مولنا فتح دین اعوان مشہور عالم دین اب بھی موجود ہیں۔

88 ☆ حضرت مولنا قمر علی شہیدؒ مانسہرہ ☆

آپ بمقام گھنول علاقہ کاغان مانسہرہ کے اعوان خاندان سے تھے۔ آپ نے انگریزوں کے خلاف موثر جہاد کیا۔ آپ بڑے فصیح و بلیغ مقرر تھے۔ آپ انگریزوں کے خلاف لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ مزار شریف جلال آباد افغانستان میں ہے۔

☆ 89 حکیم عبدالسلام ہزاروی ضلع ہری پور ☆

آپ ہری پور ہزارہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے بزرگ علاقہ سون سکیسر سے یہاں آئے۔ یہ خانوادہ علم اور عرفان سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ تحریک پاکستان میں بڑی گرم جوشی سے آپ نے حصہ لیا۔ اس کے علاوہ طب و حکمت سے بھی آپ کا گہرا تعلق تھا۔ جس سے بے شمار مریض فیض یاب ہوئے۔ آپ کی اولاد بھی اہل علم ہے۔ جن میں حکیم عبدالرشید زیادہ تر مشہور

ہیں۔

90 ☆ حضرت ابووفا بن مقیم الدینؒ مانسہرہ ☆

آپ موضع مانگل علاقہ مانسہرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے علوم ظاہری، شاہ عبدالرحیم دہلوی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے حاصل کیے۔ جب کہ سلوک کی منزلیں شاہ ابوسعید نقشبندی سے حاصل کیں۔ پانی پت کے میدان میں بھی صف اول کے مجاہد رہے۔ گڑھی حبیب اللہ کے قریب آپ کا مزار بتایا جاتا ہے۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے۔ جن کے نام محمد حنیف اور محمد عبید تھے۔ ان کی اولاد ہری پور اور ٹیکسلا کے قریب بتائی جاتی ہے۔

91 ☆ مولانا رشید احمد اعوان ضلع مظفر آباد ☆

آپ مظفر آباد کے قریب ایک موضع شکاہ میں پیدا ہوئے۔ آپ بہت مشہور و معروف بزرگ تھے۔ ہزاروں لوگوں نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ 1987ء میں آپ نے وفات پائی۔ ہر سال ہزاروں لوگ آپ کے مزار شریف پر حاضری دیتے ہیں۔

92 ☆ خواجہ محمد سعد اللہ موضع مانگل ☆

حضرت خواجہ محمد سعد اللہ بن محمد حنیف بن اخوند صاحب

موضع مانگل میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ قاضی محمود اعوان جو کہ گڑھی افغاناں نزد ٹیکسلا میں رہتے تھے۔ ان کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ بڑے عظیم المرتبہ بزرگ تھے۔ خواجہ صاحب 1900ء میں فوت ہوئے۔ آپ کا مزار موضع ثموں علاقہ ٹیکسلا میں ہے۔

93 ☆ میاں غلام حبیب مجذوب وادی سون ☆

حضرت میاں غلام حبیب صاحبؒ اوچھالہ وادی سون سکیسر خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام میاں اسمعیل تھا۔ آپ کا تعلق گولڑہ قطب شاہی خاندان سے ہے آپ حضرت سلطان حاجی احمد صاحبؒ کے رشتہ دار تھے۔ آپ کا مزار سلطان حاجی احمدؒ کے قبرستان میں ہے۔ جہاں بے شمار اولیائے کرام مدفون ہیں۔

94 ☆ حضرت بابا خیر اللہ اعوان ضلع پلندری ☆

آپ کا تعلق نالیاں نزد پلندری کے گولڑہ قطب شاہی خاندان سے ہے۔ آپ نے ساری زندگی فقر و استغراق میں گزاری۔ آپ کا مزار شریف نالیاں میں ہے۔ جہاں ہر سال ایک عظیم الشان عرس ہوتا ہے۔ جس سے ہزاروں لوگ فیض یاب ہوتے ہیں۔

95 ☆ حضرت بابا فتح الدین ضلع پلندری ☆

آپ نیریاں شریف علاقہ پلندری میں پیدا ہوئے۔ آپ کا مزار شریف قابل دید ہے۔ آپ کا ہر سال عرس منایا جاتا ہے۔ آپ پیر مہر علی شاہ گولڑوی ؒ کے خلیفہ خاص تھے۔

96 ☆ حضرت بابا غوث صلاح الدین ضلع چکوال ☆

آپ کے آباؤ اجداد سون سکیسر سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے نھیال علاقہ ونہار ضلع چکوال سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے ننھیال میں تعلیم حاصل کی۔ میانی ڈھوک کی بنیاد آپ نے رکھی۔ اور آپ کا مزار شریف بھی میانی علاقہ ونہار میں ہے۔

97 ☆ حضرت سائیں محمد زمان اعوان ضلع باغ ☆

آپ کلری ٹوپی علاقہ باغ میں پیدا ہوئے۔ آزادیء کشمیر کی جنگ میں بھی حصہ لیا۔ آپ ایک درویش صفت انسان تھے۔ کہتے ہیں کہ آپ کی ذات میں عشق الہیٰ کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ نے اکثر زندگی گوشہ نشینی میں بسر کی۔ ہزاروں لوگوں نے آپ سے فیض حاصل کیا۔

98 ☆ حضرت پیر کرم حسین ضلع جھنگ ؒ ☆

آپ چکڑالہ کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ حضرت خواجہ گل محمد قطبی قادری آپ کے والد ماجد تھے۔ جو علاقہ کے مشہور بزرگ ہو گذرے ہیں۔ آپ نے اپنے مرشد کے

حکم کے مطابق ہجرت کرکے بلوانہ ضلع جھنگ کو مرکز ارشاد بنایا۔ اور وہاں ہی رحلت فرمائی۔

99 ☆ حضرت قاضی غلام قادر ضلع باغ ☆

آپ حضرت حافظ شکور اللہ کی نسل سے تھے۔ جھولیاں ضلع باغ میں آپ کا مزار ہے۔ نہائت عزیزالوجود ہستی تھے۔

100 ☆ قاضی محمد حلیم ضلع باغ ☆

آپ موضع چلندراٹ ضلع باغ میں پیدا ہوئے۔ وہیں آپ کا مزار شریف ہے۔ آپ بھی حافظ شکور اللہ کی اولاد سے تھے۔ جو کلغان بن قطب شاہ کی نسل سے تھے۔

101 ☆ حضرت بابا بڈھا اور حضرت کہانی بابا سنگولہ ضلع باغ ☆

آپ شادم، خان. بن بابا سجاول کی نسل سے تھے۔ آپ مشہور اولیاء اللہ تھے۔ ان کے مزارات سنگولہ ضلع باغ میں ہیں۔

102 ☆ حضرت بابا بہرام بمقام سنگولہ ☆

آپ بھی شادم خان بن بابا سجاول کی نسل سے تھے۔ ان کا مزار چیروٹ متصل سنگولہ میں آج بھی موجود ہے۔

103 ☆ اسمعیل خان وجمال خان وسینت خان سنگولہ ضلع باغ ☆

یہ دونوں حضرات حضرت بابا بہرام کی اولاد تھے۔ ان کے

مزارات بھی سنگولہ کے مضافات میں ہیں۔ اور تیسرے بیٹے
کی قبر بمقام پرستان نزد اوڑی کشمیر میں ہے۔

104 ☆ شجرہ نسب حضرت قاضی شمس الدین سید پوری مظفر آباد ☆

قاضی شمس الدینؒ بن قاضی محمد گل
خان بن محمد خان بن حافظ نور محمد خان
بن حافظ غلام محمد خان بن دین محمد
خان بن عباس خان بن شاہ نواز خان بن
محمد یار خان بن اللہ داد خان بن شاہ نواز
خان بن محمد نواز خان بن اقبال خان بن
سکندر خان بن محمد اکبر خان بن محمد
اللہ خان بن بھولہ شاہ بن پیرُ بڈھیار شاہ
بن سجن بن زمان علی بن حضرت عون
قطب شاہ۔

105 ☆ حافظ محمد حسین اعوان ضلع پنڈ دادنخان ☆

پنڈ دادن خان میں آپ کی اولاد موجود ہے۔ کہتے ہیں کہ علاقہ
پدھڑاڑ میں بھی ان کی اولاد موجود ہے۔ آپ کا شجرہ نسب کچھ
یوں ہے۔ حافظ محمد حسین بن محمد امین

بن غلام حسین بن شرف دین بن سلطان
محمد بن حافظ زبردست بن عبدالباقی بن
محمد مرید بن سعداللہ بن ابراہیم بن
بودھن بن قاسم بن سلیمان بن احمد داؤد
بن بدیع بن سیکھو بن محمد کندلان بن
حضرت عون قطب شاہ

106 ☆ شاہ محمد غوث چشتی امروبہ ہند یوپی کا شجرہ نسب ☆

(یہ پنجاب سے نقل مکانی کر کے امروبہ ہند یوپی چلے گئے) شاہ
محمد چشتی بن شاہ محمد امان اللہ
چشتی بن شاہ محمد بلاقی بن شاہ محمد
عاقل بن شاہ محمد عارف اللہ بن خداوند
شاہ غازی بن محمد یوسف بن گلاب علی
بن محی الدین بن اسرار غیب بن غلام علی
عرف غیب علی بن عبداللہ گولڑا بن عون
قطب شاہ۔

107 ☆ حضرت بابا میاں محمد عیسیٰؒ وادی سون سکیسر خوشاب ☆

دندہ شاہ بلاول کے پیر صاحب کا آخری وقت آیا۔ تو آپؒ نے وصیت فرمائی۔ کہ میری نماز پڑھانے کے لئے کھبیکی موضع سے حضرت بابا میاں عیسیٰؒ صاحب کو بلایا جائے۔ حضرت صاحبؒ کے مریدین آپؒ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور آپؒ کو پیر صاحبؒ کی وفات کی جانکاہ خبر سنائی۔ اور نماز جنازہ کے متعلق حضرت صاحبؒ کی وصیت سے مطلع کیا۔ آپ فوری طور پر دندہ شاہ بلاول تشریف لے گئے۔ اور نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد جناب حضرت پیر صاحبؒ کے جسم مبارک کو سپرد خاک کیا گیا۔

حضرت میاں عیسیٰ صاحبؒ ولایت کے اعلیٰ درجے پر فائز تھے۔ اور ساتھ ساتھ عالم باشرع بھی تھے۔ روزانہ کئی سپارے زبانی تلاوت فرماتے تھے۔ آپؒ حافظ قران بھی تھے۔ وادی سون سکیسر کے موجودہ گاؤں کھبیکی کو آپ نے ہی آباد کیا۔

ایک روائت کے مطابق پہلے پہل کھبیکی گاؤں موجودہ گاؤں سے جنوب کی جانب واقعہ پہاڑی پر تھا۔ مگر وہاں سے دشمن کے حملے آئے دن جاری رہتے تھے۔ گاؤں کے سردار ملک اعظم خان آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپؒ سے

دشمن سے بچاؤ کے لئے دعا کے لئے عرض کی۔ آپؒ نے فرمایا دعا کے علاوہ دفاعی تدابیر بھی اختیار کی جائیں۔ آپؒ نے حکم دیا کہ تمام گاؤں والوں کو لے کر میرے پاس آکر آباد کرو اور پہاڑوں پر نگران چوکیاں مقرر کردو۔ جو دشمن کی آمد کی دور سے اطلاع کریں۔ آپؒ کا مسکن موجودہ جامع مسجد والی جگہ پر تھا۔ ملک اعظم نے آپ کے مشورے پر کھبیکی کو موجودہ جگہ پر آباد کیا۔ اور دشمنوں کے حملے سے سب محفوظ ہو گئے۔ کیونکہ جب بھی مغربی جانب سے حملہ ہوتا۔ میدانی علاقہ ہونے کی وجہ سے نگران دور سے دیکھ لیتے۔ اور لوگوں کو جوابی حملے کے لئے ہوشیار کردیتے۔ ایک دفعہ حملہ ہوا۔ تو آپ مسجد میں دیوار پر تشریف فرما تھے۔ لوگ لاٹھیاں، کلہاڑیاں، تلواریں اور نیزے اٹھائے مقابلے کے لئے گھوڑوں پر دوڑے جا رہے تھے۔ آپؒ نے بھی دیوار کو ایڑ لگادی اور سانپ کو نیزہ بنا کر دیوار دوڑاتے ہوئے دھڑ دھڑ گاؤں کے نیچے سخی حضرت محمد خوشحالؒ کے مزار مبارک کے پاس جہاں لڑائی ہو رہی تھی جا پہنچے۔ دشمن نے جب آپؒ کو اس حالت میں دیکھا۔ تو ان کی فوج کے اوسان خطا ہوگئے۔ اور سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ یہ دیوار پچھلے چند سالوں تک

جامع مسجد کھبیکی کے اندر جناب محترم علامہ محمد یوسف جبریل صاحب کے گھر کی پچھلی طرف موجود تھی۔ ایک دفعہ آپؒ کے بیڑے کی غلطی سے مزارعین کی فصلیں زیر آب آ گئیں۔ مزارعین کی فریاد پر آپؒ نے ان مزارعین کو مالک بنا دیا۔ کسی عقیدت مند نے عرض کیا۔ کہ بیڑے کو تو سزا مل گئی۔ مگر آپ کی آنے والی نسلوں کے لئے باقی کیا بچے گا۔ آپؒ نے فرمایا۔ وہ زمین جس کی فصلیں زیر آب نہیں آئیں۔ ان کے لئے وہ کافی ہیں۔ اور مزید کے لئے موضع جابہ اور موضع کھبیکی کی مسجدیں اور دو تین مزید دیہات جن کے نام یاد نہیں۔ ان کے لئے کافی ہیں۔ اسی لئے آپؒ کی اولاد اُتھی تک مسجدوں کی خوب خدمت کرتی ہے۔ جس کی تازہ ترین مثال موضع کھبیکی میں مسجد قاضیاں والی ہے۔ جو آپؒ کے ہی ایک پوتے ملک بشیر عالم صاحب نے اپنے بھائی کرنل ملک عطار سول صاحب کے اہل خانہ کے عطیہ سے پرانی مسجد شہید کروا کے نئے سرے سے تعمیر کردی ہے۔

آپؒ نے تبلیغ دین اور اسلام کی ترویج و ترقی کے لئے ان تھک محنت کی۔ اور غیر مسلموں کو اسلام سے روشناس کروایا۔ آپؒ کی قبر مبارک حضرت سخی محمد خوشحالؒ کے مزار کے متصل

قبرستان میں جانب شمال مرجع خلائق خاص و عام ہے۔ قیام پاکستان سے پہلے چونکہ ہندو سکھ اور مسلمان اکٹھے رہتے تھے لہذا ہندو اور سکھ بھی اسی عقیدت سے آپؒ کی قبر مبارک پر حاضری دیتے تھے۔ جس طرح کہ مسلمان۔

کہتے ہیں۔ کہ آپؒ کی نسل میں سے ایک خاتون بہت مالدار تھیں۔ ایک رات چور اس کے مال مویشی، اور دولت سب کچھ لے گئے۔ اس خاتون کو پتہ چلا۔ تو وہ سیدھی آپؒ کی قبر مبارک پر گئیں۔ اور لوح مزار کو پکڑ کر خوب زور سے جھٹکے دیئے۔ اور ساتھ ساتھ روتی بھی جاتی تھیں۔ اور کہتی بھی جاتی تھیں۔ بابا آپؒ تو یہاں آرام سے سو رہے ہیں۔ اور چور میرا سب کچھ لے گئے ہیں۔ خاتون نے اتنے زور سے قبر مبارک کو جھٹکے دیئے کہ لوح مزار ٹیڑھی ہو گئی۔ اور آج تک بے شمار کوشش کے باوجود سیدھی نہیں ہوئی۔ آپؒ نے خواب میں بتایا۔ کہ اس کو سیدھا کرنے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو گی۔ حتیٰ کہ میری نسل میں سے کوئی پریشان حال بیٹی آئے گی اور اس کو جھٹکا دے گی۔ تو یہ سیدھی ہو جائے گی۔ آپؒ نے پیشین گوئی کی تھی۔ کہ میری نسل میں چودھویں پشت تک ولی آتے رہیں گے۔ اور چودھویں پشت تک کسی کو جادو سے نقصان

نہ ہو گا۔ آپؒ کی نسل میں بڑے بڑے نامور فرزند پیدا ہوئے
ہیں۔ جنہوں نے آپؒ کی دعا سے بڑا نام پایا۔ حضرت بابا محمدؒ پناہ
مادر زاد ولی تھے۔ جن کی کرامات کے کئی شاہد ہیں۔ بابا مولوی
غلام احمدؒ صاحب جن سے حضرت پیر مہر علیؒ شاہ صاحب نے
خوش نویسی سیکھی تھی۔ آپؒ بلند پایہ حکیم اور عظیم سائنس
دان تھے۔ آپؒ کی ذات سے ایک عالم نے فیض اٹھایا۔ آپؒ ہی
کے بھائی حاجی احمدؒ صاحب نہائت اعلیٰ درجہ کے مفتی تھے۔
اعوان قاری میں کوئی فتوی ان کی تصدیق کے بغیر جاری
نہیں ہوتا تھا۔ میاں گل محمدؒ صاحب سے ایک دنیا نے قران حفظ
کیا۔ رمضان المبارک میں آپؒ کی اذان پر میلوں دور تک سحری
اور افطاری ہوتی تھی۔ میاں غلام محمد المعروف میاں گاماں
کاشت کاری کرتے تھے۔ اور نہائت طاقت ور انسان تھے۔ جس
دن اپنے ہل کے لئے پھالہ نکلوانے لوہار کے پاس جاتے۔ تو محلے
کی عورتیں اپنے گھڑے اور مٹکے اور دوسرے مٹی کے برتن
گھروں کے فرش پر رکھ دیتی تھیں۔ کہ میاں گاماں کے ودان
(ہل کے پھالے پر چوٹ لگانے والا ہتھوڑا) کی دھمک سے برتن
ٹر پڑتے تھے۔ میاں گاماں کے بیٹے علی محمد ملک کے دم درود
کے قصے آج تک مشہور ہیں۔ ملک علی محمد کے دم درود میں اتنا اثر

تھا۔ کہ ایک دفعہ ایک گائے بیماری سے پاگل ہوگئی۔ اور کسی
کے قابو میں نہ آتی تھی۔ گائے کے مالکوں نے اسے ایک
کمرے میں بند کر دیا اور باہر سے تالہ لگا دیا کہ باہر نکل کر
لوگوں کو مار دے گی۔ کسی نے ملک علی محمد سے کہا۔ کہ آپ
آئیں۔ اور گائے کو دم کریں۔ آپؒ وہاں تشریف لے گئے۔
اور سیدھا جا کر پاگل گائے کو اپنے گلے سے لگا لیا۔ یہ دیکھ کر
لوگ حیران و پریشان ہو گئے۔ آپؒ نے گائے کے مالکوں سے کہا
کہ بسم اللہ کریں اور گائے کا دودھ نکالیں۔ گائے سر جھکا کر
کھڑی رہی اور مالکوں نے آرام سے گائے کا دودھ نکال لیا۔
اس دن کے بعد گائے نے ٹیڑھی آنکھ سے بھی کسی انسان کی
طرف نہ دیکھا۔ ملک شاہ محمد زیلدار آف کھبکی خود سانپ
کے کاٹے کا دم کرتے تھے۔ ملک شاہ محمد صاحب کو ایک دفعہ
سانپ نے ڈس لیا۔ ملک صاحب کو جان کے لالے پڑ گئے۔ آخر
ملک علی محمد کو درخواست کی گئی۔ کہ آپ آکر دم کریں۔ آپ
تشریف لائے اور انہوں نے ملک صاحب کو دم کیا۔ اس طرح
ملک صاحب نے صحت یابی حاصل کی۔ ملک علی محمد جس
کے گھر میں دم کرنے چلے جاتے۔ وہاں سے پانی کا گھونٹ بھی
نہیں پیتے تھے۔ الٹا اپنی جیب سے خیرات کیا کرتے تھے۔

حضرت بابا میاں عیسیٰؒ کی نسل میں ہر ایک نے بڑا نام پایا۔ میجر ملک عطا محمد اعوان نہائت متقی اور نیک سیرت انسان تھے۔ کرنل ملک عطا رسول اعوان نے مشہور عالم ادارے آئی ایس آئی کو نئی جہت عطا کی۔ کرنل محبوب عالم ملک نے وفاقی ترقیاتی ادارہ اسلام آباد میں رہ کر کئی کام کئے۔ فیصل مسجد اسلام آباد کے لئے تعمیراتی میٹیریل دور دراز ملکوں سے لا کر دیا۔

ملک بشیر عالم کھبیکی ہائی سکول کے پہلے ہیڈ ماسٹر تھے۔ اس وادی میں ان سے ہزاروں طالب علموں نے تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے طلباء کو تعلیم کے ساتھ ساتھ نظم و ضبط کا پابند بھی بنایا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ ادارہ تحقیق الاعوان پنجاب کے جنرل سیکرٹری اور ادارہ کی روح رواں، ملک شوکت محمود اعوان بھی ملک بشیر عالم صاحب کے ہونہار شاگردوں میں سے ایک ہیں۔ یہ انہی کی ذاتی توجہ کا نتیجہ ہے۔ کہ موصوف اعوان قبیلہ کی خدمت میں تقریباً بیس برسوں سے بے لوث مصروف ہیں۔ ملک نذیر عالم نے ریلوے سکول والٹن میں درس و تدریس کی۔ اور آپ کے شاگردوں نے ملک کے طول و عرض میں پاکستان کے ریلوے کا نظام سنبھالا۔ وادی سون سکیسر کی مشہور، ہیرو ٹائپ،

دیومالائی حصیت اور ہرن پور ہزارہ کی دلدادہ ذات، میجر ظفر سعید ملک مرحوم حضرت بابا میاں عیسیٰ کی ہی اولاد سے ہیں۔ جن کا سماجی کاموں میں ایک بہت بڑا نام ہے۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر ملک محمد اقبال، ڈاکٹر شاہد محبوب اعوان، کرنل ملک اشفاق علی، میجر ملک الطاف، امتیاز علی، ممتاز علی اور ملک صفدر حیات، ملک شفقت حیات اور اختر سعید آف کھبیکی آپ کی اولاد سے ہیں۔ مشہور ماہر تعلیم کرنل ملک نذیر عالم (جی ایس او ٹو آفس راولپنڈی) اور ادارہ تحقیق الاعوان پنجاب کے قلمی معاون ملک محمد امجد حیات اعوان بھی حضرت میاں عیسیٰؒ صاحب کی اولاد سے ہیں۔

108 ☆ قاری قمرالدین المعروف قاری صاحب ☆

اس جہان رنگ و بو میں مصور فطرت کی عنایات اور فیاضیوں کو شمار کرنا اور گننا کار محال ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسا دانا اور فیاض ہے۔ کہ جب کسی خطہ ارض کو ظاہری حسن کے خدوخال عطا فرماتا ہے۔ تو اتنی وافر مقدار میں کہ وہاں پر بلند و بالا پہاڑ بھی ہوتے ہیں۔ زرخیز اور مزروعہ میدان بھی۔ صاف شفاف چشموں کی بہتات ہوتی ہے۔ پہاڑوں پر قدرتی حسن سے مالا مال درختوں کی فراوانی بھی ہوتی ہے۔

خوبصورت جھیلوں کے مناظر بھی دکھائی دیتے ہیں۔ جنگلی مخلوق کے مسکن بھی نظر آتے ہیں۔ طائران خوش نوا کے غول کے غول بھی دکھائی دیتے ہیں۔ موسم خزاں کے شاخ بریدہ پتوں کے ڈھیر بھی دیکھنے میں آتے ہیں۔ موسم بہار کے رنگا رنگ پھول اور تاحد نگاہ پہاڑوں کے سرسبز درخت اور سب جسم و روح کے لئے تسکین کا سامان پیدا کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ صرف مذکورہ بالا عنایات اور کرم فرمائیوں پر بس نہیں وہاں کے مکینوں کو خوبصورت شکلیں، توانا جسم اور مضبوط ارادے بھی عطا فرما دیتا ہے۔ ان پاکیزہ جذبوں میں اپنے خالق حقیقی کی توحید کا اقرار بھی ہوتا ہے۔ رحمت دو عالم ﷺ کی رسالت کا یقین کامل بھی اور آپ ﷺ کے لائے ہوئے پاکیزہ نظام حیات پر عمل کا فہم و ادراک بھی۔ اور حصول دین متین کا وافر شوق و جذبہ بھی۔ یہ پاکیزہ دین مجموعہ ہے قران و حدیث کی تعلیم مقدسہ کا۔ اور حصول علم میں اولیت دین کے علم کی ہے۔ اتمام حجت کیسے۔ اس پاکیزہ دین کی ترویج و اشاعت کے لئے مالک ارض و سما چند معلمین بھی وقت اور جگہ کی مناسبت سے پیدا فرما دیتا ہے۔ یہ بھی اسی عطائے خداوندی کا ایک حصہ ہوتے ہیں۔ تو اس لحاظ سے یہ ضروری ہے۔ کہ ہر زمانہ کے لئے معلم قران کا وجود ہونا چاہیئے۔

کوشش بسیار کے باوجود درست سن پیدائش تو معلوم نہیں ہو سکا۔ کوئی ریکارڈ وغیرہ نہیں ہے۔ البتہ شواہد اور کسی حد تک درست روایات کے مطابق دین کا یہ آفتاب و ماہتاب (قمر) انیسوی صدی عیسوی کے سن پچاس کے عشرے میں وادی سون سکیسر کے ایک معروف گاؤں کوڑھی کے ایک علمی اور دین دار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد گرامی اچھے خاصے زمین دار تھے اور ساتھ ساتھ ایک مسجد کے متولی بھی تھے ابتدائی تعلیم آپؒ نے اپنے والد گرامی اور مذکورہ مسجد کے درس سے حاصل کی۔ قدرت کا ایک اصول اور ضابطہ ہے۔ کہ جب وہ کسی فرد سے دین کا اعلیٰ و ارفع کام لینا چاہتی ہے تو اسباب پیدا فرما دیتی ہے۔ کوہ سکیسر کے شمالی دامن میں ایک بستی موسومہ ڈھوک میانی میں اس وقت ایک خدا رسیدہ بزرگ قاری غلام رسول صاحب تھے۔ جو کہ قاری قمر الدین کے نزدیک کے رشتہ دار تھے۔ قاری غلام رسول خواجہ شاہ سلمان تونسوی کے خلیفہ مجاز تھے۔ قمر الدین صاحب نے قران کریم کی تعلیم خصوصا قرات اور تلفظ کی ادائیگی ان بزرگوں سے سیکھی۔ قاری غلام رسول کی مراجعت پر اپنے آبائی گاؤں کوڑھی میں قران کریم کے درس و تدریس کا سلسلہ

باقاعدگی اور اہتمام سے شروع کر دیا۔ یہ درس گاہ علوم قرآنی
کے معارف سے آگاہی کا ایک باقاعدہ مکتب تھا۔ بلکہ ٹھاٹھیں
مارتا ہوا سمندر تھا۔ دور و نزدیک سے بلکہ بلا مبالغہ متحدہ
ہندوستان، بنگال، افغانستان سے تشنگانِ علم جوق در جوق آنے
شروع ہو گئے۔

شمع کہیں بھی جلے پروانے پہنچ جاتے ہیں

اب صورت حال کچھ اس طرح تھی کہ ایک طرف غریب
الوطن پردیسی طلباء کا یہ اژدھام اور دوسری طرف
بمشکل تین چار گھروں پر مشتمل ایک متوسط سی بارانی علاقہ
کی بستی (کورڈھی)، جہاں ظاہری اسباب ناپید، طلباء کے
قیام و طعام کے لئے کوئی ظاہری اسباب نہیں۔ کسی غیر کی
سرپرستی نہیں۔ کسی مخیر سے دست سوال کا تو سوال ہی پیدا نہیں
ہوتا۔ بس اللہ کے محبوب ﷺ اور برگزیدہ بندے
قاری قمر الدینؒ کی استقامت و ظائف، ختم خواجگان اور آہِ سحر
گاہی رنگ لائی۔ اور گویا کہ غیب سے سامان مہیا ہونے شروع ہو
گئے۔ تقریباً ایک صدی بعد آج مخلوق خدا ورطہ حیرت میں
ہے۔ اور یہ پوچھتے اور سوچنے پر مجبور ہے۔ کہ اس مختصر سی مسجد
میں قلیل انتظامی سہولتوں کے ساتھ اور غربت و افلاس کے

دور میں دو تین صد بیرونی طلباء یا کم و بیش کا گزارہ کیسے ہوتا
رہا؟ قاری قمر الدین صاحب کے فیض باطن اور نگاہ پارسا کے
توسط سے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں طلبا حافظ بنے۔ ایک
محفوظ اور مستند اندازے کے مطابق صرف سلطان محمود نام
کے حفاظ کی تعداد ایک سو بیس ہے۔ جو بھی یہاں آیا۔ حافظ ہو کر
گیا۔ مکتب مذکورہ میں صرف قران کریم کے الفاظ یاد نہیں
کرائے جاتے تھے۔ بلکہ قران کریم کے مطالب و معانی سے بھی
آگاہی کرائی جاتی تھی۔ اور طلبا یہاں سے پکے سچے اور دیندار
مسلمان او۔ خوددار اور امت کے غم خوار بن کر نکلتے تھے۔ عینی
شاہد چند بزرگ جو اب تک بقید حیات ہیں۔ آپ کی روحانیت
اور کرامات کے مصدقہ واقعات بتاتے ہیں کہ انسانوں کا
ہجوم تو درکنار مخلوق جنات بھی قاری صاحب سے قران شریف
پڑھتے رہے ہیں۔ مگر یہ امر مصلحت خود نمائی مطلوبہ نہیں
تھی۔ حضرت قاری صاحب نے اس بات کو ہمیشہ صیغۂ راز میں
رکھا۔ البتہ دو تین واقعات ایسے ظہور پذیر ہوئے۔ کہ ان کا
اظہار ہو ہی گیا۔ بارانی علاقوں میں سب سے اولین مسئلہ پانی کا
ہوتا ہے۔ اکثر و بیشتر اس قسم کی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے
کہ بارش کی قلت کے باعث پانی کمیاب ہو جاتا ہے۔ کھیتیاں

سوکھنے لگتی ہیں۔ جوہڑ، نالے اور تالاب خشک ہو جاتے ہیں۔ جس
سے پوری مخلوق متاثر ہوتی ہے۔ آپ کے زمانہ میں اسی قسم کی
صورت حال پیدا ہو گئی۔ پورے علاقہ کے لوگ آستانہ عالیہ
خانقاہ ڈیپ شریف (نزد کورڈھی و کفری) پر نماز استقاء کی
ادائیگی کے لئے حاضر ہوئے۔ زیبِ آستانہ وقت حضرت سراج
گل نے حضرت قاری صاحب کو نماز کی امامت کے لئے حکم دیا۔
آپ نے نماز پڑھائی۔ اور اپنے خالق کے سامنے دست سوال
دراز کئے۔ بارگاہ خداوندی سے شرف پذیرائی ہوئی۔ اور
مخلوق خدا گھروں تک پہنچتے پہنچتے بھیگ چکی تھی۔

موضع مذکورہ کے چند افراد نے ازراہِ تمسخر کہہ دیا۔
کہ ہم لوگ بیرونی طلباء کو آٹا اور روٹی دیتے ہیں۔
جس سے یہ درس کا نظام چل رہا ہے۔ حضرت قاری صاحب نے
جب یہ بات سنی تو پیکر جمال، جلال میں آگئے۔ اور کثیر مجمع کے
سامنے ایک طالب علم کے روٹی کے تھیلے کو نچوڑ کر فرمایا کہ دیکھ
لو تم لوگ ان طلباء کو کیا دیتے ہو۔ اس تھیلے سے خون اور پیپ
رس رہا تھا۔ فرمایا اس صدقہ اور خیرات سے ہزاروں بلائیں ٹل
رہی ہیں۔ آپ نے لوگوں کو ہدائت کی کہ اس صدقہ کی وجہ
سے آفات ارضی وسماوی سے آپ لوگ محفوظ و مامون ہیں۔

اس کے بعد کسی بھی شخص کو ایسی نامناسب حرکت کی جرائت نہ
ہوئی۔ چند لوگ جو اب تک زندہ ہیں اور اس درسگاہ کے
فیض یافتہ ہیں۔ بتلاتے ہیں کہ حلقہ درس میں بیک وقت
چار پانچ طلبا اپنا آموختہ سناتے تھے۔ اور حضرت قاری صاحب
سب کی تصحیح فرماتے رہتے تھے۔ اکثر وظائف اور شب
بیداری کے باعث جب کبھی دن کو دوران تدریس نیند کا غلبہ
ہوتا تو جہاں کہیں کسی طالب علم سے کوئی غلطی ہوئی آپ نے فی
الفور ٹوک دیا۔ اور درست لفظ کا تلفظ بتلا دیا۔ ظاہری
آنکھیں بند ہوتیں۔ اور باطن کی چشم وا۔ اتنی کثیر تعداد طلبا
اور ظاہری اسباب نہایت محدود۔ مگر کیا مجال کہیں کوئی بد
انتظامی کوئی شور شرابا یا ناخوشگوار صورت حال پیدا ہو۔ بلکہ
اپنی خداداد انتظامی و روحانی صلاحیتوں کے سبب سب کچھ
درست۔ یہ بڑی ہمت اور بڑے حوصلے کے معاملات
ہوتے ہیں۔ مقامی آبادی کی طرف سے فراہم کردہ طعام اشیائے
خورونوش میں ایسی خیر و برکت کہ کیا مجال کسی طالب علم کو
بقدر ضرورت حصہ نہ ملے۔ ایک مرتبہ علاقے کے ایک رئیس
نے اپنے بیٹے کے لئے حضرت قاری صاحب کی تدریسی
خدمات بہ عوض مشاہرہ گھر پر لینے کی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ

نے فرمایا۔ کہ ان یتیم و مسکین بیرونی طلبا کا کیا کروں۔
بہتر ہے آپ اپنے صاحبزادے کو ہمارے درس میں بھیج
دیں۔ اسکے خورونوش کا بندوبست میرے گھر پر ہو گا۔
بلکہ دیگر بقول حضرت فاضل بریلوی کہ :۔

میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ نان نہیں

آپ نسلاً قطب شاہی اعوان تھے۔ محبت حسین اعوان کی کتاب
تاریخ علوی واعوان میں آپ کا مکمل شجرہ موجود ہے۔ البتہ ایک
آدھ نام کی درستی کی ضرورت ہے۔ یہ جو اعوان کاری
(قاری) کی بات مشہور ہے۔ آپ اس کی عملی تفسیر اور نمونہ
تھے۔ حسن سیرت کے ساتھ ساتھ حسن صورت سے بھی اللہ
تعالیٰ نے آپ کو نوازا تھا۔ آپ اپنے وقت اور زمانہ کے حسین
ترین انسان تھے۔ سرخ و سفید رنگت، دراز قد، گھنی داڑھی اور
جاذبیت کی حامل دو عقابی آنکھیں اور خداداد رعب
اور دبدبہ کہ ہر کس و ناکس یہ کہنے پر مجبور تھا۔

میں نے دیکھی ہیں وہ آنکھیں ساقی
جام و مینا کی مجھے حاجت ہی نہیں

راہ چلتے لوگ رک جاتے تھے۔ کہ پہلے حضرت قاری صاحب کو
گزرنے دیا جائے۔ آپ نے نصف صدی سے زیادہ عرصہ قران

کریم کی درس و تدریس کا بلامعاوضہ فریضہ سرانجام دیا۔ آپ
کے بعد آپ کے اکلوتے صاحبزادے حافظ منور دین نے اس
کار خیر کو حسب استطاعت جاری رکھا۔ ان کے بعد حضرت
قاری صاحب کے پوتے حافظ فخر الدین صاحب نے بھی مقدور
بھر تدریس کا سلسلہ اور یہ کار خیر جاری رکھا۔ مگر ان کے جوان
سال صاحبزادے حافظ شہاب الدین کی عین عالم شباب میں
رحلت سے یہ مبارک فریضہ اور اس کے تدریس کے عملی
معمولات کم سے کم تر ہوتے چلے گئے۔ اور سردست یعنی تادم
تحریر ندارد۔ پیرانہ سالی کے زمرے کے لوگ جو اس وسیع
سمندر سے فیض یاب ہو چکے ہیں۔ جب مذکورہ گاؤں اور قاری
صاحب کی مسجد میں تشریف لاتے ہیں۔ تو بصد حسرت و یاس اور
انتہائی غمگین لہجے میں یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ تو وہ گاؤں تھا کہ شب و
روز کے چوبیس گھنٹوں میں ہمہ وقت قران کریم کے پڑھنے
کی آوازیں آتی تھیں۔ کلام ربانی کے زمزمے گونجتے تھے۔ لیکن
اے کاش کہ سردست سکوت ہے۔ خاموشی ہے۔ البتہ یہ بات
دعوے سے کہی جا سکتی ہے۔ کہ وطن عزیز کا شائید ہی کوئی شہر کوئی
گاؤں کوئی قریہ ہو گا۔ کہ جہاں پر حضرت قاری صاحب کے
شاگرد یا ان کے شاگردوں کا فیض جاری و ساری نہ ہو۔ فطرت

کے قوانین اٹل ہیں۔ پس و پیش یا وقتی یا ہمہ وقتی ضروریات کا
جواز نہیں ہے۔ جلد یا بدیر بلاوا تو آنے والا ہے ۔ 1924ء
کو دین محمدی کا یہ چودھویں رات کا چاند (قمر) یہ عامل قران،
یہ مفسر قران، ایک مخلوق کو سوگوار چھوڑ کر ظاہری آنکھوں سے
اوجھل ہوگیا۔ لیکن اس کی کرنوں کی تابندگی اور سفیدی کی
خنک دلوں کو اب تک فرحت و تازگی بخش رہی ہے۔ گاؤں
کورڈھی کے مغربی قبرستان میں آپ کا مزار پرانوار زیارت
گاہ ہر خاص و عام ہے اور فیض یاب افراد حاضری کو معمول
اپنے لئے سعادت سمجھتے ہیں۔

☆ 109 حضرت میاں محمدؒ صاحب المعروف فقیر شاہ پوری ☆

نبوت اور رسالت کا سلسلہ تو خالق کائنات نے بند کر دیا ہے
مگر مخلوق خدا کی رشد و ہدائت کے لئے وقتاً فوقتاً برگزیدہ
ہستیاں اور منتخب لوگ اس جہان رنگ و بو میں ظہور پذیر ہوتی
رہی ہیں۔ اور آئندہ کے لئے بھی انشاء اللہ یہ سلسلہ جاری و
ساری رہے گا۔ ابر رحمت کی یہ گھٹائیں پہاڑوں، ریگ
زاروں، اور چٹیل میدانوں پر بیک وقت برستی ہیں۔
ایک ایسی ہی نابغہ روزگار شخصیت زہد و تقوی صبر و رضا، کا

جیتا جاگتا پیکر حضرت میاں محمدؒ صاحب المعروف فقیر شاہ پوری
انیسویں صدی کے ربع کے آخر میں شاہ پور سے وادی سون
سکیسر کے ایک معروف گاؤں کورڈھی میں تشریف لائے اور
اپنے وقت کے یگانہ روزگار عالم باعمل حضرت قاری قمرالدین
صاحب کے درس میں شامل ہوگئے۔ ضمناً عرض کرتا چلوں
کہ موصوف قاری صاحب کی شخصیت وہ عالمتاب شخصیت
ہے جنہوں نے کم و بیش ستر یا اسی سال لگاتار بلا معاوضہ
لوگوں کو قران حکیم پڑھایا اور حفاظ کی تعداد سینکڑوں نہیں بلکہ
ہزاروں تک ہے۔ ایک مستند اور محتاط اندازے کے
مطابق صرف سلطان محمود نام کے ایک سومجھ طالب علم
حافظ ہو کر نکلے۔ یہاں پر اس درس گاہ میں بات صرف حفظ
تک محدود نہیں تھی۔ بلکہ ساتھ ساتھ زیر تربیت طلباو
تلامذہ کی روحانی تربیت بھی تھی۔ حضرت میاں محمدؒ نے اس
ولی کامل سے معرفت و سلوک کے ابتدائی درس سیکھے۔ اور
حضرت قاری صاحب کے ساتھ خانقاہ عثمانیہ سراجیہ ڈیپ
شریف نزد کورڈھی حاضری کو اپنا معمول بنا لیا۔ اور خانقاہ
شریف کی تعمیر و مرمتی اور لنگر کے کاموں میں ہمہ وقت خدمت
کو معمول بنا لیا۔ ان ہی ایام میں جب کہ موسم اپنے

عروج پر تھا۔ اور عین برستی بارش میں ایک انتہائی مشکل خدمت کی انجام دہی پر خانقاہ شریف کے سجادہ نشین صاحب نے خوش ہو کر آپ کو گلے لگا لیا اور فی البدیہ ارشاد فرمایا کہ آپ کے فیض کا حصہ دربار سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ میں ہے۔ اسے بلا تاخیر حاصل کر لیجئے۔ لہذا یہ ارشاد سن کر آپ حضور سلطان العارفینؒ کے دربار عالیہ کی طرف عازم سفر ہوئے۔ فقیر صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جاتے وقت تو میں صرف میاں محمد تھا۔ ایک دو راتیں درگاہ شریف پر قیام اور روضہ مزار سلطان العارفین کی حاضری کے بعد جب دربار شریف سے مراجعت ہوئی تو جو بھی آدمی مجھے راستے میں ملتا۔ اس نے فقیر صاحب کہہ کر مخاطب کیا۔ حاصل کلام بات سوکھی لکڑیوں والی تھی۔ کہ سوکھی لکڑیاں آگ جلدی پکڑ لیتی ہیں۔

اس کے بعد آپ کی ریاضت زہد و تقوی میں مزید اضافہ ہوتا گیا۔ اور متواتر چلہ کشی، راتوں کو اکیلے جنگلوں کا قیام۔ ایک عرصہ تک آپ کا ایک معمول رہا۔ آپ کی دنیا سے بے رغبتی اس حد تک تھی۔ کہ ساری زندگی مجرد رہے۔ ایک مرتبہ قریبی گاؤں کے ایک با اثر صاحب جائیداد خاندان

نے زرعی زمین کی پیش کش کی۔ کہ کچھ زمین آپ کے نام کرا دی جائے تاکہ مصارف کی کفالت بآسانی ہوتی رہے مگر آپ نے کھلم کھلا انکار کر دیا اور جواباً ارشاد فرمایا کہ درویش لوگ ایسی ضرورتوں سے مبرا ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے کوئی ذاتی مکان نہیں بنایا اور گاؤں کوڑھی کے جن جن خوش نصیب لوگوں کے گھروں میں قیام کیا۔ وہ لوگ عینی شاہد ہیں کہ ہمیشہ بوقت طعام یہ استفسار فرمایا کہ کچھ باسی روٹی ہے؟ اگر موجود ہے تو پہلے وہ دی جائے۔ انواع و اقسام کے کھانوں سے ہمیشہ پرہیز کرتے رہے۔ آپ نے بڑی طویل عمر پائی۔ وہ، ملک شاہ محمد اعوان کے بزرگوں سے فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں نے آپ لوگوں کی پانچ پشتیں دیکھی ہیں۔ آپ نے ساری زندگی مخلوق خدا کی رشد و ہدائت اور خدمت کے لئے وقف کی ہوئی تھی۔ آپ نے گاؤں میں کئی دشوار گذار پہاڑی راستوں کو کشادہ کیا۔ انسانوں اور مویشیوں کی آبی ضروریات کے لئے کئی تالاب بنائے۔ آخری عمر میں جب کمزوری اور نقاہت بڑھ گئی۔ تو عبادت کے بعد فالتو اوقات میں گاؤں کے راستوں پر سے بیٹھ کر کے پتھر ہٹایا کرتے تھے تاکہ مخلوق خدا کی آمد و رفت میں آسانی ہو۔ اصرار کے

باوجود زندگی بھر آپ نے کسی کو بیعت نہیں کیا۔ جب بھی اصرار بڑھا، فرمایا کہ بندہ اس قابل نہیں ہے۔ مذکورہ گاؤں کورڈھی کے معدودے چند لوگوں کے دیگر مخلوق کی ظاہری نظروں میں آپ اوجھل ہی رہے۔ البتہ چند شناسا اور بینا آنکھوں نے آپ کے مقام و مرتبہ کا تعین زندگی ہی میں کر لیا تھا۔ کوہ سکیسر کے جنوب مغرب میں ایک چھوٹا سا قصبہ احمد ال نامی ہے۔ وہاں بھی فقیر صاحب گاھے گاھے تشریف لے جاتے تھے۔ قصبہ احمد ال کے حافظ محمد تاج صاحب نے مرد کامل کا مقام و مرتبہ خوب پہچانا۔ اور زندگی بھر حضرت کی خدمت میں کوئی کسر انہیں اٹھا رکھی۔ حافظ تاج ایک کامیاب طبیب اور خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ طبیب ایسے کہ ساری زندگی وہ کسی ایکسرے، الٹراساؤنڈ یا لیبارٹری ٹیسٹ کے محتاج نہیں تھے۔ مریض کو دیکھا اور تشخیص لکھ دی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو کچھ نسخہ جات بھی تجویز فرماتے، مریض شفایاب ہو جاتے۔ اور مزے کی بات یہ کہ ساری زندگی مخلوق خدا کی یہ خدمت بلا معاوضہ اور کلی طور پر مفت میں سرانجام دی۔ کسی انسان کی حیثیت خواہ کچھ بھی ہو۔ کوئی فیس یا معاوضہ نہیں لیا۔ چند سال پیشتر حافظ صاحب بھی اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ آپ کے

صاحبزادگان میں حاجی اعجاز صاحب ایک کامیاب مطب چلا رہے ہیں۔ جب کہ منجھلے صاحبزادے حافظ محمد ریاض ریاضت و دینداری میں اپنے والد کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ قبلہ فقیر صاحب سے بے شمار کراماتوں کا ظہور ہوا اور کچھ ارشادات و فرمودات بعد از وصال پورے ہو رہے ہیں۔ لیکن ہمیشہ آپ نے ان کے اظہار ذکر سے منع فرمایا۔ 16 ستمبر 1961ء کو آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور یہ آفتاب ہدائت ظاہری آنکھوں سے روپوش ہو گیا۔ وہ اپی درویشی، صبر و استقامت، دنیا سے بے رغبتی اس عالم کے لئے نمونہ چھوڑ گئے۔

کشتگان خنجر و تسلیم را   ہر زماں از غیب جان دیگر است

آپ کا مزار پرنور گاؤں سے مشرقی قبرستان میں زیارت گاہ ہر خاص و عام ہے۔ اور تشنگان اپی اپی ضرورت اور بساط کے مطابق فیض یاب ہو رہے ہیں۔ ہر سال 16 ستمبر یکم اسوج کو آپ کا عرس مبارک نہائت تزک و احتشام سے منایا جاتا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں عقیدت مند دور دراز علاقوں سے تشریف لاتے ہیں۔ اور زائرین عقیدتمندوں کی خاطر تواضع قیام و طعام کا بڑا ہی عمدہ بندوبست کیا جاتا ہے۔ گویا کہ

کسی ولیمے کی تقریب کا گمان ہوتا ہے۔ قارئین کے لئے یقیناً
یہ بات خالی از دلچسپی نہ ہوگی۔ کہ اس گئے گذرے مادی دور میں
عرس کے منجملہ اخراجات کے لئے قطعاً کوئی چندہ
کوئی نذرانہ نہیں لیا جاتا۔ بلکہ بعد اصرار بھی مالی اعانت قابل
قبول نہیں ہے۔ اور دوسری خصوصیت یہ ہے۔ کہ منجملہ
پکوان عرس و لنگر میں دیسی گھی کا استعمال ہوتا ہے۔ ڈالڈا قطعاً
نہیں استعمال ہوتا۔ تمام مصارف کے کفیل حافظ محمد تاج کا
خاندان ہے۔ البتہ مقامی گاؤں کورڈھی کے لوگ جس خندہ
پیشانی اور فراخدلی سے زائرین کا استقبال کرتے ہیں۔ وہ اپنی
جگہ لائق تحسین ضرور ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان خدا رسیدہ
بزرگوں کے فرمودات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق ارزانی
مرحمت فرمائے۔ آمین۔ یا رب العٰلمین۔

110 ☆ واصف علی واصفؒ ایک صاحب حال ☆

دنیا والوں کے لئے موت بھی بڑی بے رحم شے ہے۔ لیکن
صاحب حال لوگوں نے اس موت کو رحمت کہا ہے۔ کیونکہ وہ
لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ اللہ اور بندے کے درمیان صرف زندگی
حائل ہے۔ اگر زندگی کو زندگی دینے والے کے حوالے کر دیا
جائے۔ تو بندہ حق سے مل جاتا ہے۔ اور یوں موت

وسیلہ ہے۔ بندے کو حق سے ملانے کا۔ لہذا صاحب
حال مرنے سے پہلے ہی مر جاتا ہے ؎

موت کیا آ کے تجھے فقیروں سے لینا ہے
یہ لوگ تو مرنے سے پہلے ہی مر جاتے ہیں

ایسے ہی ایک صاحب حال واصف علی واصفؒ تھے۔ جس نے
زندگی کو اللہ کے سپرد کر کے موت کو خوش آمدید کہا۔ جناب
شوکت محمود کنڈان ان کی صحت مند خوبصورت زندگی،
بیماری اور بیماری کے بعد آخری لمحوں تک ان
کے ساتھ رہے۔ ان کا حوصلہ اور ہوشمندی دیکھ کر کوئی اندازہ
نہیں کر سکتا تھا۔ کہ اسی صاحب حال کو موت کا دن، سال اور
وقت معلوم تھا۔ جس کا اظہار انہوں نے اپنی ایک محفل میں کیا۔
جو ریکارڈ شدہ محفوظ ہے، جس کی طرف کسی عقیدت مند کا
دھیان نہیں گیا اور پھر یوں ہی ہوا۔ عین اسی دن یعنی
17 فروری 1993ء کو وہ ہم چاہنے والوں کو روتا ہوا چھوڑ
کر حق سے جا ملا۔ اس صاحب حال کی زندگی بھی عجیب زندگی
تھی۔ ان کی زندگی اپنی زندگی نہ تھی۔ بلکہ وہ اللہ کے بندوں
کے لئے وقف تھی۔ وہ اکثر فرماتے تھے۔ کہ اپنا موقف چھوڑ
دو۔ لیکن خدا کے بندوں کو نہ چھوڑو۔ صاحب حال راتوں کو

جاگتے ہیں۔ وہ رات کی تنہائیوں میں اللہ سے ہم کلام ہوتے ہیں۔
ان کی رات عبادت اور حق سے ہم کلامی کی رازدان ہوتی ہے۔
ان کی آنکھوں میں رات کا رت جگا دیکھا جا سکتا ہے۔ ان کی
آنکھوں میں ایک عجیب سی مستی ہوتی ہے۔ جو کیف و سرور کی مستی
ہوتی ہے۔ بقول واصف علی واصفؒ ؎

رات کیسے بسر ہوئی واصفؔ
دن کو ہے کیوں خمار آنکھوں میں

واصف علی واصفؒ جو خانوادہء اعوان سے تعلق رکھتے تھے،
ایک صاحب حال درویش منش، مرد حق، صوفی دانشور ادیب
اور شاعر تھے۔ جو لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کرتے تھے۔ انکے
جانے کے بعد یہ خلا ان کی کتابیں ان کی گفتگو اور ان کے
اقوال اور ان باتوں سے بھرا جا سکتا ہے۔ جو وہ ہم سب کو
دے گئے ہیں۔ صاحب حال اپنے حال میں مست در مست ہو کر
دوسروں کا حال سنوار جاتا ہے۔ واصف علی واصفؒ ایک ایسے
صاحب حال تھے۔ جو انسانوں میں رہتے تھے۔ لیکن ان کا انداز
فکر جدا تھا۔ وہ معمولی واقعہ کو معمولی نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ اس کو
غیر معمولی اہمیت دیتے تھے۔ درخت سے اگر پتا گرتا۔ تو وہ پکار
اٹھتے تھے۔

پتا ٹوٹا ڈال سے لے گئی پون اڑا
اب کے بچھڑے کب ملیں گے دور پڑیں گے جا

اس صاحب حال کو سمجھنا عام آدمی کے بس کی بات نہیں۔
صاحب حال بغیر حال کے سمجھ نہیں آتا۔ اس بات کو قبلہ
واصف علی واصفؒ نے اپنے ایک مضمون صاحب حال میں یوں
بیان کیا ہے۔ ''صاحب حال اپنے وجود میں اپنے علاوہ بھی
موجود رہتا ہے۔ معلوم اور نا معلوم کے سنگم پر صاحب حال
گنگناتا ہے۔ آپ ایک ایسے انسان کا اندازہ کریں۔ جس
کے ایک ہاتھ پر آگ اور دوسرے ہاتھ پر برف ہو۔ وہ نہ
آگ بجھنے دیتا ہے۔ اور نہ برف کا انجماد ٹوٹنے دیتا
ہے۔ وہ ایک ایسی جلوہ گاہ میں محو کھڑا ہوتا ہے۔ جہاں آنکھ کی
راہ میں بینائی حائل نہیں ہوتی۔ اس کی پیشانی زمین پر ہو۔
تو اس کی سجدہ گاہ آسمان پر ہوتی ہے۔ وہ کسی کو نزدیک سے پکارتا
ہے تو جواب دینے والا دور سے آواز دیتا ہے۔ اس کا دل
آنکھ ہوتا ہے اور آنکھ دل میں ہوتی ہے۔ صاحب حال نمی دانم
کے پردے میں دانائی کے چراغ جلاتا ہے۔ اس کی خاموشی جمال
گفتگو کے جلوے ہوتے ہیں۔ اس کے قرب میں انسان اپنے آپ
سے دور ہوتا ہے۔ اس کی محفل میں گردش زمان و مکان ہی

رک جاتی ہے''۔ ایسے ہی صاحب حال واصف علی واصف "محفلیں سجانے والا اور گردش زمان و مکان کو روکنے والا ہم سب کو نم آلود آنکھوں کا تحفہ دے کر کسی اور دیس کی جانب ازلی و ابدی محفل ہی میں جا بیٹھا۔ جہاں کا صاحب حال سب کے حال سے واقف ہے۔ جہاں کبھی کوئی تشنہ لب نہیں رہتا۔ جہاں سے کبھی کوئی خالی نہیں لوٹا۔ جہاں سب کی گفتگو خاموشی کی زبان میں سنی جاتی ہے۔ جہاں سب بول رہے ہوتے ہیں۔ اور آواز کسی کی نہیں سنائی دیتی ہے۔ جہاں سب کی آنکھیں نم آلود ہوتی ہیں۔ لیکن آنسو نہیں آتے۔ جہاں سب کی خواہشیں پوری ہوتی ہیں۔ لیکن خواہش کوئی نہیں ہوتی۔ اس محفل میں سب ہی صاحب حال کہ صاحب حال کو صاحب حال سے مانگتے ہیں۔ واصف علی واصف اعوان " ایک ایسے ہی صاحب حال ہم سب سے اپنا حال چھپا کر اس ازلی و ابدی محفل میں جا بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کی محفلوں کے لوگ اور عقیدت مندوں کو اس صاحب حال سے متعارف ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں اس صاحب حال کا حال ان کی اس دعا کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔

الٰہی واسطہ رحمت کا تجھ کو

الٰہی واسطہ وسعت کا تجھ کو
الٰہی واسطہ عظمت کا تجھ کو
الٰہی واسطہ قوت کا تجھ کو
مسلمانوں کو عطا کر زور حیدر
صف دشمن کو تو زیر و زبر کر
خدایا اپنی رحمت عالم کر دے
بہت بگڑا ہوا ہے کام کر دے
کرم کی اک نظر ہو جان عالم
سوالی ہیں ترے باچشم پرنم
تجھے ہے واسطہ تیری طلب کا
بنا دے اپنا ذاکر قلب سب کا
الٰہی بخش دے سب کی خطا کو
قبولیت ملے میری دعا کو

اختتام

نمائندگان خصوصی ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان

۱☆ ملک عاشق حسین بہار کالونی مسجد روڈ کراچی (کراچی ساؤتھ)

۲☆ میر افضل اعوان، پوسٹ بکس 8835 صدر کراچی (نارتھ)

۳☆ عبدالرشید ارشد اعوان، اے ایم ٹیکسٹائل ملز، سائٹ ایریا کوٹری (حیدر آباد)

۴☆ انجینئر امام بخش اعوان، اعوان ہاؤس، ناتھن شاہ روڈ خیر پور (نمائندہ برائے دادو، لاڑکانہ، خیر پور)

۵☆ حکیم محمد محبوب اعوان، شفاخانہ حکیم شیر محمد اندرون بوہڑ گیٹ ملتان

۶☆ آفتاب احمد ملک، خیر پور، براستہ چوہا سیدن شاہ، چکوال

۷☆ ملک اقبال اعوان، اعوان ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

۸☆ ملک اشفاق احمد اعوان، ملک پلازہ عبدالستار روڈ کوئٹہ

۹☆ ملک ڈی ایم اعوان، ایڈیٹر مہاڑ، چکڑالہ میانوالی

۱۰☆ عبیداللہ علوی، بیروٹ ایبٹ آباد

۱۱☆ گل زمان قاصد اعوان بسدیرا دو میل، مظفر آباد

۱۲☆ حاجی جہانداد خان اعوان نالیاں، پلندری پونچھ

۱۳☆ ملک یعقوب اعوان سنگولہ راولاکوٹ آزاد کشمیر

۱۴☆ عطاء الرحمٰن، مدرسہ تجوید القرآن خانو خیل خورد ڈیرہ اسمٰعیل خان

۱۵☆ ملک سرفراز اعوان، پٹھان کالونی غازی آباد ڈھوک سیداں گلی نمبر ۷ راولپنڈی (برائے آزاد کشمیر)

۱۶☆ حبیب نور ثاقب سودھیاں وادی سون سکیسر خوشاب

۱۷☆ ملک سرفراز اعوان، مکان نمبر 42 گلی نمبر 2 محلہ نمبر ۳ نسیم کالونی جوہر آباد

۱۸☆ ملک اجمل اعوان ایف جی بوائز مڈل سکول کھلکراں اسلام آباد

۱۹☆ صوبیدار ملک رسول احمد، اعوان ہاؤس لگا میانہ، اپوزٹ ریڈیو پاکستان، جی ٹی روڈ ڈُروات۔

۲۰☆ ملک زوار حسین اعوان، اعوان گڈز ٹیکسلا

۲۱☆ جاوید اختر اعوان گلی نمبر 16 مکان نمبر 25 جمیل آباد ٹیکسلا

۲۲☆ ملک شاہ سوار علی ناصر، سٹیٹ لائف انشورنس، پرانا اڈہ خوشاب

۲۳☆ ملک مظہر قیوم اعوان ڈی ای ٹیلیفون آفس مین ایکسچینج سرگودھا

۲۴☆ ملک کفائت علی اعوان نائب چیئرمین بلدیہ، ٹی محلہ پرانا ڈاکخانہ نزد سول ہسپتال حسن ابدال

۲۵☆ ملک محمد زمان اعوان روم نمبر D-3 ایف جی ریڈیلڈ فیکٹری پی اے ای کامرہ کینٹ

۲۶☆ ملک محمد یوسف اعوان، اے جے کے پرنٹنگ پریس مغل مارکیٹ اردو بازار راولپنڈی (برائے کشمیر)

۲۷☆ منظور احمد اعوان اعوان ہاؤس کندھکوٹ جیکب آباد

۲۸☆ حافظ محمد امین اعوان، پی او لوکھا روڈ کنڈیارو نواب شاہ

۲۹☆ محمد صدیق خان اعوان، پی ای خیر و کرونڈی خیر پور

۳۰☆ قادر بخش اعوان شاہی بازار لاڑکانہ

۳۱☆ ملک سردار علی اعوان نیو ملک گڈز ٹنڈو ولی محمد حیدر آباد

۳۲☆ ملک مسعود اعوان نمبر مارکیٹ میر پور خاص

۳۳ ☆ غلام محمد اعوان واچ میکر نزد ماروی سینما کوٹری ضلع دادو
۳۴ ☆ حکیم ملک شیر محمد اعوان سانگھڑ
۳۵ ☆ غلام حسین اعوان ٹھٹھہ الیکٹرک سٹور ٹھٹھہ
۳۶ ☆ اعجاز احمد ملک گاؤں وڈاک خانہ خلاص پور جہلم
۳۷ ☆ مظفر عباس علوی حسین آباد ٹوبہ روڈ صدر جھنگ
۳۸ ☆ ملک امتیاز اعوان روزنامہ آفتاب فیصل آباد

کتابیات

۱۔ شریف التواریخ تحریر پیر شریف احمد شرافت نوشاہی
۲۔ تحقیق الاعوان مصنفہ خواص خان
۳۔ تاریخ علوی واعوان مصنفہ ملک محبت حسین اعوان
۴۔ تاریخ اعوانان مصنفہ ملک پرویز اعوان ہجیرہ
۵۔ علوی اعوان قبیلہ مصنفہ علامہ یوسف جبریل
۶۔ سیادت علویہ مصنفہ ابوالکمال برق نوشاہی
۷۔ تاریخ ابن خلدون
۸۔ تاریخ مشائخ قادریہ
۹۔ تذکرہ نوشاہی
۱۰۔ تاریخ آل ابی طالب
۱۱۔ خاندانی شجرہ جات

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان

اغراض و مقاصد

☆ اعوان قبیلہ سے متعلق تاریخی دستاویزات کی اشاعت

☆ اعوانان پاکستان و آزاد کشمیر کے بارے میں تازہ ترین معلومات پر مبنی کتب و جرائید کی اشاعت

☆ مختلف علاقوں کی اعوان برادریوں کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے آراء اور خیالات کی نشر و اشاعت

☆ اعوانوں اور دیگر برادریوں میں جذبہ اخوت و باہمی اعتماد اور اتفاق کے فروغ اور ہر قسم کی غلط فہمیوں کا ازالہ

﴿ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی شائع شدہ کتب﴾

۱۔ اعوان تاریخ کے آئینے میں تحریر ملک محبت حسین اعوان

۲۔ اعوان مشائخ عظام تحریر ملک محبت حسین اعوان

۳۔ اعوان ڈائریکٹری تحریر ملک محبت حسین اعوان

۴۔ تاریخ علوی اعوان تحریر ملک محبت حسین اعوان

۵۔ علوی اعوان قبائل عارف تحریر علامہ محمد یوسف جبریل

۶۔ تاریخ سادات علوی تحریر زین العابدین علوی

۷۔ نسب الصالحین تحریر جہان داد خان اعوان ،(آزاد کشمیر کے اعوانوں کی مفصل تاریخ اور شجرہ جات)

ادارہ افکار جبریل مین بازار نواب آباد واہ کینٹ ضلع راولپنڈی

تاریخ سادات و علوی اعوان مشائخ

تحریر زین العابدین علوی

ادارہ تحقیق الاعوان پنجاب

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان

اغراض و مقاصد

☆ اعوان قبیلہ سے متعلق تاریخی دستاویزات کی اشاعت

☆ اعوانان پاکستان و آزاد کشمیر کے بارے میں تازہ ترین معلومات پر مبنی کتب و جرائد کی اشاعت

☆ مختلف علاقوں کی اعوان برادریوں کو قریب تر لانے کے لئے آراء اور خیالات کی نشر و اشاعت

☆ اعوانوں اور دیگر برادریوں میں جذبہ اخوت و باہمی اعتماد اور اتفاق کے فروغ اور ہر قسم کی غلط فہمیوں کا ازالہ

﴿ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی شائع شدہ کتب﴾

۱۔ اعوان تاریخ کے آئینے میں تحریر ملک محبت حسین اعوان
۲۔ اعوان مشائخ عظام تحریر ملک محبت حسین اعوان
۳۔ اعوان ذاریہ عزی تحریر ملک محبت حسین اعوان
۴۔ تاریخ علوی اعوان تحریر ملک محبت حسین اعوان
۵۔ علوی اعوان قبائل عارف تحریر علامہ محمد یوسف جبریل
۶۔ تاریخ سادات علوی تحریر زین العابدین علوی
۷۔ نسب الصالحین تحریر جہان داد خان اعوان، (آزاد کشمیر کے اعوانوں کی مفصل تاریخ اور شجرہ جات)

ادارہ افکار جبریل مین بازار نواب آباد واہ کینٹ ضلع راولپنڈی

شجرہ نسب
قطب شاہی علوی اعوان (بنی عون)
حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت امام حسنؓ — حضرت امام حسینؓ — حضرت محمد حنفیہؒ — حضرت عباس علمدارؓ — حضرت عمر اطرافؒ

ابو ہاشم عبداللہ — علی عبدالمنان — موسیٰ — عیسیٰ — جعفر

عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی — عبیداللہ — حسن — عبداللہ — محمد الاکبر — محمد الاصغر

محمد آصف غازی ← شاہ علی غازی ← حسین ← علی

الحسین — القاسم — منصور — حمزہ — عبدالمالک — سکینہ — رسیتہ

شاہ احمد غازی — حسن — موسیٰ — عیسیٰ — علی

شاہ محمد غازی ← طیب غازی ← طاہر غازی ← عطاء اللہ غازی

قطب شاہی اعوانوں کی مختصر تاریخ اور قدیم ماخذ

تحقیق و ترتیب: محمد کریم اعوان ساکن اعوان منزل دبن سنگولہ حال مظفر آباد موبائل 0312-9206639 و ملک مشتاق الٰہی اعوان ساکن مردو آل وادی سون سکیسر حال کراچی موبائل 0302-2144561

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قبیلہ بنی ہاشم ہے جو اولاد حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بطن سے ہوئی وہ سادات بنی فاطمیہ کہلائی اور جو اولاد دیگر ازواج سے ہوئی وہ بنی علویہ کہلائی۔ حضرت امام حسنؓ و حضرت امام حسینؓ کی اولاد برصغیر پاک و ہند میں سیّد کہلاتی ہے۔ دوسری صدی ہجری تک عون عرف قطب غازی بن علی بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد بنی عون اور علوی کہلاتی تھی۔ عون بن علی، یحییٰ بن زید کے (ہمراہ جو رشتہ میں ان) بھتیجے اور بھانجے تھے کے ساتھ 125 ہجری میں کوفہ سے ہرات، خراسان و غزنی کی جانب ہجرت کر گئے تھے۔ یحییٰ بن زیدؒ کے ہمراہ 70 آدمی تھے انہوں نے بنی امیہ کے دس ہزار آدمیوں کو شکست فاش دی۔ عون بن علی اور زید بن علی کے مزارات تبریز کی پہاڑی پر ایک ساتھ ہیں۔ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد عرب میں علیؓ کی اولاد کی نسبت سے "علوی" اور عون کی وجہ سے "بنی عون" کہلائی اور برصغیر پاک و ہند میں بنی عون سے اعوان اور عون کے عرف قطب غازی کی شہرت کی وجہ سے قطب شاہی کہلائی۔ عون عرف قطب غازی (جد امجد قطب شاہی اعوان) کے سات پڑپوتوں میں سے پانچ عیسیٰ بن علی، حسین بن علی، حسن بن علی، محمد بن علی، احمد بن علی ابنان محمد اصغل (محمد اصف غازی) کی اولاد ہند میں آنا قدیم کتب انساب سے تصدیق ہوتا ہے اور گمان غالب ہے کہ علی بن علی و موسیٰ بن علی بھی اپنے دیگر بھائیوں کے ہمراہ جہاد ہند میں شریک ہوئے ہوں۔ جس طرح بنی عباس سے عباسی اور بنی ہاشم سے ہاشمی کہلاتے ہیں اسی طرح بنی عون بھی بنی عون کے بجائے اعوان مشہور ہوئے۔ واضح ہو کہ عون کی جمع اعوان ہے۔ "کتاب نسب قریش عربی (236-156 ھجری) کے ص 77 پر اور کتاب المنتخب فی نسب قریش و خیار العرب عربی (656ھ) کے صفحہ 26 پر درج ہے" وولد عون بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب: محمداً، ورقیه، وعلیة بنی عون" یعنی عون کی اولاد "بنی عون" ہے۔ سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کا شجرہ نسب یوں درج ہے "سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی [برادر سالار قطب حیدر غازی قطب شاہ ثانی و سالار سیف الدین غازی] بن عطاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی [اصغل] بن عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب"۔

سلطنت غزنویہ کے دور کی کتاب تاریخ بیہقی (385-470ھ)، تہذیب الانساب عربی 449 ہجری، منتقلة الطالبیہ عربی 471ھ، لباب الانساب عربی 565ھ و منبع الانساب فارسی 830ھ کے مطابق عون بن علی ابن محمد حنفیہ کی اولاد کا ہند آنا، قطب شاہی کہلانا اور سلطنت غزنویہ سے منسلک ہونا درج ہے۔ تاریخ بیہقی جلد اول ص 57 پر درج عبارت "قاضی و رئیس و خطیب و نقیب علویان و سالار علویان و سالار غازیان" کا تذکرہ موجود ہے جس کے مطابق سلطنت غزنویہ کے ساتھ قاضی القضاۃ رئیس، خطیب، نقیب و سالار سب کے سب علوی تھے۔ منبع الانساب فارسی کے مطابق عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہ کی اولاد سے سالار مسعود غازی، سالار ساہو غازی کے بیٹے اور سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور سلطان کی افواج میں بغرض جہاد ہند شمولیت اختیار کرتے ہوئے بحر پور مدد کی جس کا ذکر سفر نامہ ابن بطوطہ، تاریخ فیروز شاہی تالیف سید ضیاء الدین برنی، تاریخ فرشتہ، مرات مسعودی، مرات الاسرار، اخبار الاخیار، خزینۃ الاصفیا وغیرہ میں بھی درج ہے۔ مندرجہ بالا کتب میں درج اصل عبارت کی عکسی نقول نیچے دی گئی ہیں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ علاوہ ازیں تاریخ حیدری تالیف 1911ء، تحقیق الاعوان 1968، تاریخ علوی اعوان 1999ء، نسب الصالحین 2000ء، تحقیق الانساب جلد اول 2007ء، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان 2015، تاریخ خلاصۃ الانساب 2017ء، اعوان شخصیات ہزارہ 2019 و حضرت بابا سجاول علوی قادری تاریخ کے آئینے میں 2019ء کے علاوہ درجنوں کتب و مولوی ملک علی گفانوالہ چکوال شجرہ نویس علوی اعوان قبیلہ کے مطابق بھی اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں اور مندرجہ بالا شجرہ نسب صدیوں سے ان کے ریکارڈ میں موجود ہے۔ مندرجہ بالا کتب ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی لائبریری اور ویب سائٹ www.alveeawan.com سے دستیاب ہیں۔

سالار ساہو غازی ← سالار مسعود غازیؒ — سالار قطب حیدر غازی (قطب شاہ ثانی) — سالار سیف الدین غازی

مزمل علی کلگان — جہان شاہ — زمان علی کھوکھر — محمد علی — بہادر علی — نجف علی — عبداللہ گولڑہ — محمد شاہ کنڈان — فتح علی — نادر علی — کرم علی

منبع الانساب فارسی سید معین الحق جھونسوی 830ھ

منتقلة الطالبیه عربی ابی اسماعیل 471ھ

لباب الانساب عربی ابی القاسم حسن 565ھ

کتاب نسب قریش عربی (234-156ھ)

کتاب نسب قریش

بحوالہ: کتاب نسب قریش عربی لابی عبداللہ المصعب الزبیری (234-156ھ)، تہذیب الانساب عربی ابی الحسن بن ابی جعفر 449ھ، منتقلة الطالبیه عربی ابی اسماعیل 471ھ، لباب الانساب عربی ابی القاسم حسن 565ھ، منبع الانساب فارسی سید معین الحق جھونسوی 830ھ، مرات مسعودی فارسی، تاریخ حیدری، تاریخ علوی اعوان، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان

توجہ فرمائیے

وہ تمام محققین ، مصنفین و مولفین دادتحسین کے مستحق ہیں جنہوں نے صدیوں پرانی قدیم روایات کہ اعوان حضرت محمد الاکبرالمعروف محمد حنفیہؒ (امام حنیف) کی اولاد سے ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شامل رہے ہیں کو زندہ رکھنے کے لیے قلم اٹھایا۔اعوانوں کی تاریخ کی سب سے پہلی کتاب مولوی حیدر علی لدھیانوی نے 1896ء میں ''تاریخ علوی'' تالیف فرمائی جس کے مطابق اعوان حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شامل رہے۔ اس کے بعد مولوی حیدر علی لدھیانوی نے تاریخ حیدری 1911ء میں تالیف فرمائی۔ملک شیر محمد خان اعوان میونسپل کمیٹی کالا باغ کے پریذیڈنٹ تھے اور نواب آف کالاباغ ملک امیر محمد خان اعوان سابق گورنر مغربی پاکستان آپ کے بہنوئی تھے۔ملک شیر محمد خان اعوان نے 1956ء میں ''تاریخ الاعوان'' تالیف کی اور 1977ء میں تذکرۃ الاعوان تالیف کی۔باباہاشم سلیم پورملکے سیالکوٹ نے 1390ھ میں حقیقت الاعوان فی آل حبیب الرحمٰن تالیف فرمائی۔خواص خان گولڑہ اعوان ساکن ہیڑاں مانسہرہ نے 1966ء میں تحقیق الاعوان تصنیف کی۔محبت حسین اعوان نے خواص خان گولڑہ اعوان کی خدمات پر 1975 میں ان کی کتاب کے نام سے ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان قائم کیا اور درجنوں کتب تصانیف کیں 1999ء میں آپ نے اس سے قبل لکھی جانے والی تمام کتب پر تبصرہ کرتے ہوئے جامع کتاب ''تاریخ علوی اعوان'' تصنیف فرمائی۔2000ء میں صوبیدار رفیق علوی اعوان میانی چکوال جو گرجا روڈ راولپنڈی میں سکونت پذیر تھے نے بھی حقیقت الاعوان سوسوال سو جواب لکھی۔ملک جہاندا داعوان ساکن نالیاں پلندری نے بھی 2000ء میں نسب الصالحٰین تالیف کی۔

ان تمام بزرگوں نے اعوان قبیلہ کی تاریخ لکھنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا انہوں نے قدیم روایات کے عین مطابق کتب تصانیف کیں۔جناب خواص خان گولڑہ اعوان نے تحقیق الاعوان کے صفحہ 156 پر شجرہ نمبر 31 کے تحت اعوانوں کا یہ شجرہ یوں لکھا: ''سعید الدین سالار مسعود غازیؒ بن شاہو غازیؒ بن عطاء اللہ غازیؒ بن طاہر غازیؒ بن طیب غازیؒ بن شاہ محمد غازیؒ بن شاہ غازیؒ بن آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بابا بن علی بن محمد الاکبرؒ بن حضرت علیؓ بنو علویہ (شجرہ از کتاب محبوب شاہ داتہ والا)۔اور جناب محبت حسین اعوان نے بھی یہی شجرہ تاریخ علوی اعوان ایڈیشن 1999ء اور ایڈیشن 2009ء کے صفحہ 360 پر شجرہ نمبر 28 کے طور پر درج کیا ہے۔مولوی نورالدین سلیمانی پٹھان نے زاد الاعوان اور باب الاعوان میں اعوانوں کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ کے بجائے حضرت غازی عباس علمدارؒ سے جوڑ دیا اور جو اہم اعتراض انہوں نے کیا کہ سر سلسلۃ العلویہ 341ھ کے مطابق علی بن محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ لاولد تھے اور ان سے شجرہ نسب ملانے والے کذاب ہیں نیز مولوی صاحب نے یہ بھی اعتراض کیا کہ عبدالمنان حضرت محمد حنفیہؒ کا بیٹا نہ تھا۔نیز مولوی نورالدین صاحب نے اعوانوں کی جانب سے پیش کیے گئے تمام شجرہائے نسب بھی غلط قرار دیئے اور تین فرضی کتب میزان قطبی عربی، میزان ہاشمی عربی اور خلاصۃ الانساب عربی کے حوالہ سے نیا شجرہ نسب متعارف کروایا۔یاد رہے کہ ان کتب کا کوئی وجود نہیں یہ آج تک کوئی بھی فرد پیش نہ کرسکا جس سے ان کے موقف کی تائید ہوسکے۔مولوی نورالدین سلیمانی کے اعتراضات کے جوابات قدیم عربی و فارسی کتب سے دستیاب ہو چکے ہیں۔

یہ کہ سر سلسلۃ العلویہ سے 100 سال سے زائد قدیم کتاب نسب قریش عربی (156-234ھ) کے صفحہ 77 پر عون بن علی بن محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد لکھی ہے اور عون کے نام کی نسبت سے ''بنی عون'' بھی درج ہے۔یہ کہ المعقبون عربی 277ھ، مقالات بالفرق 301ھ میں بھی علی بن محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ کی اولاد درج ہے۔ سر سلسلۃ العلویہ کے بعد بھی لکھی جانے والی بے شمار کتب میں علی بن محمد حنفیہؒ کو صاحب اولاد لکھا گیا ہے جن میں جمہرۃ الانساب العرب عربی 384ھ، تہذیب الانساب عربی 449ھ کے صفحہ 273و274، منتقلۃ الطالبیہ 471ھ کے 303، 332، 352و215، پر نہ صرف عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد درج ہے بلکہ ان کی اولاد کا ہند آنا بھی درج ہے۔ان کے علاوہ المجدی 500ھ، الفخری 600ھ، المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب عربی 656ھ، و بحر الانساب عربی 900ھ وغیرہ کے علاوہ عمدۃ الطالب فی نسب آل ابی طالب عربی 848ھ کے صفحہ 147-145 پر علی بن محمد حنفیہؒ کی نہ صرف اولاد درج ہے بلکہ یہ بھی وضاحت کی گئی ہے کہ سر سلسلۃ العلویہ کے مولف ابو نصر بخاری نے جس علی کو درج یعنی لاولد لکھا تھا وہ علی اصغر تھے۔ان کتب کے علاوہ منبع الانساب فارسی 830ہجری میں علی کا پورا نام ''علی عبدالمنان'' درج ہے۔اور منبع الانساب میں علی عبدالمنان کے فرزند عون عرف قطب غازی لکھے ہیں اور سالار مسعود غازی کو سلطان محمود غزنوی کا بھانجا لکھا ہے اور مکمل شجرہ نسب یوں درج ہے'' سالار مسعود غازی بن عطاء اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ غازی بن آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان غازی بن حضرت ابوالقاسم امام حنیفؒ بن حضرت علیؓ ''۔

منبع الانساب فارسی 830ھ تالیف سید معین الحق جھونسوی میں درج شجرہ نسب جناب خواص خان گولڑہ اعوان اور جناب محبت حسین اعوان نے قدیم روایات کے مطابق کتب میں درج کیا تھا۔اور اس شجرہ نسب کی تصدیق مندرجہ بالا انساب کی عربی اور فارسی کتب سے بھی ہوتی ہے جس سے یہ تصدیق ہوا کہ اعوانوں کی حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہونا اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد والی روایات 100 فیصد درست ہیں۔اور علی بن محمد حنفیہ کی نہ صرف اولاد تھی بلکہ انہی کا نام علی عبدالمنان تھا اسطرح مولوی نورالدین سلیمانی مرحوم کے اعتراضات بھی ساقط ہو چکے۔

حضرت سالار مسعود غازیؒ — حضرت سالار ساہو غازیؒ — حضرت علی کرم اللہ وجہہ — حضرت سالار قطب حیدر شاہ غازی علویؒ — حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ — حضرت سلطان باھوؒ

شجرہ نسب علوی، بنی عون، اعوان، قطب شاہی اعوان

تحقیق: محمد کریم اعوان وائس چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان 0312-9206639

تصدیق شدہ مستند شجرہ نسب علوی اعوان (بنی عون)

(1)	(2)	(3)	(4)	(5)	(6)	(7)	(8)
کتاب نسب قریش عربی (156ھ-236ھ) لابی عبداللہ المصعب صفحہ 77	کتاب المعقبین عربی 214ھ-277ھ ابی الحسن یحیی ص 101	جمہرۃ الانساب العرب عربی (384ھ) لابی محمد علی بن احمد صفحہ 59	تہذیب الانساب ونہایۃ الانساب عربی 449ھ ابی الحسن محمد ص 74-273	منتقلۃ الطالبیہ عربی 471ھ۔ ابی اسماعیل ابراہیم طباطبا ص 303,352	المنتخب فی نسب قریش و خیار العرب عربی (656ھ) ابی عبداللہ بن عیسی صفحہ 26	منبع الانساب فارسی (830ھ) سید معین الحق جھونسوی ص (103)363	بحر الانساب عربی (900 ہجری) تالیف السید محمد بن احمد صفحہ 245
ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب
علی	علی	علی	علی	علی	علی	علی المرتضی	علی
محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	محمد بن الحنفیہ	محمد بن الحنفیہ	محمد [حنفیہ]	محمد [حنفیہ]	محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	ابو القاسم محمد حنیف	محمد بن الحنفیہ
علی	علی	علی	علی	علی	علی	علی عبد المنان	علی بر غوث
عون	عون	عون	عون	عون	عون	عون عرف قطب غازی	عون
محمد [اسحل]	محمد		محمد اسحل	محمد اسحل	محمد [اسحل]	محمد آصف غازی	محمد
"بنی عون"			علی	علی	قبیلہ "بنی عون"	شاہ علی غازی	علی
			محمد [غازی]، احمد [غازی]	محمد، احمد، الحسین، عیسی		شاہ محمد غازی	محمد، احمد، الحسین، عیسی، الحسن، علی
						طیب غازی	
						طاہر غازی	
						عطاء اللہ غازی	

مندرجہ بالا شجرہ نسب کی وضاحت اور حوالہ جاتی کتب کے لیے رابطہ فرمائیں محمد کریم اعوان 0312-9206639

(9)	(10)	(11)	(12)	(13)	(14)	(15)	(16)
مرات مسعودی فارسی (1037ھ) عبدالرحمن چشتی ص 7	تاریخ حیدری اردو (1909ء) مولوی حیدر علی اعوان ص 7	بحر الجمان اردو (1332ھ) سید محبوب شاہ داتا صفحہ 135	تحقیق الاعوان (1966ء) ایم خواص خان گولڑہ اعوان صفحہ 148و156	تاریخ علوی اعوان (1999ء) محبت حسین اعوان صفحہ 347و370	علامہ یوسف جبریلؒ تعارف علوی قبیلہ ص 10 و انگلش بک ص 637	حقیقت الاعوان (2002ء) صوبیدار (ر) محمد رفیق علوی صفحہ 32و52	تاریخ سادات وعلوی اعوان مشائخ (2001ء) زین العابدین علوی ص 14و33
ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب
علی	علی	علی	علی	حضرت علیؑ	علی	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	علی
محمد حنفیہؒ	محمد [محمد حنفیہ]	ابو القاسم محمد الاکبر	محمد الحنفیہ	محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	محمد الحنفیہ	ابو القاسم محمد حنفیہ	محمد بن الحنفیہ
[علی] عبد المنان	عبد المنان غازی	علی	علی عبد المنان	علی عبد المنان	عبد المنان	عبد المنان غازی	علی
بطل غازی	بطل غازی	عون عرف قطب غازی بابا	عون عرف قطب غازی بابا	عون عرف قطب غازی	بطل غازی	بطل غازی	عبد المنان عون سکندر غازی
محمد آصف [اسحل]	محمد محمد آصف [اسحل]	محمد آصف غازی	محمد آصف غازی	آصف غازی	آصف غازی	محمد آصف غازی	شاہ بطل غازی
عمر [علی] غازی	عمر [علی] غازی	شاہ غازی	شاہ عمر [علی]	شاہ غازی	عمر غازی	عمر غازی	شاہ عمر غازی
محمد غازی	محمد غازی	شاہ محمد غازی	شاہ محمد غازی	شاہ محمد غازی	محمد غازی	محمد غازی	شاہ محمد غازی
طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	شاہ طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	شاہ طیب غازی
طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	شاہ طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	شاہ طاہر غازی
عطاء اللہ غازی	میر عطاء اللہ غازی	عطاء اللہ غازی	عطاء اللہ غاز	عطاء اللہ غازی	عطاء اللہ غازی	عطاء اللہ شاہ غازی	عطاء اللہ شاہ غازی
سالار ساہو غازی (داؤد)	میر قطب حیدر	سالار ساہو غازی	میر قطب حیدر (قطب شاہ)	قطب حیدر شاہ	قطب حیدر شاہ غازی	سالار میر قطب شاہ غازی	حضرت قطب شاہ غازی
سالار مسعود غازی		سالار مسعود غازی	11 فرزندان	11 فرزندان		9 فرزندان	مزمل علی کلگان

(17)	(18)	(19)	(20)	(21)	(22)	(23)	(24)
تاریخ اعوان (2009ء) محمد سرور خان اعوان صفحہ 163، 241، 247 شجرہ 27	تاریخ قطب شاہی علوی اعوان (2015) محمد کریم اعوان، تحقیق الاعوان ص 6	سوانحیات ملک قطب حیدر شاہ (2014) حافظ ریاض سیالوی ص 26	متاع رفتہ (تواریخ ہزارہ ایک نظر میں) پروفیسر بشیر احمد سوز	تاریخ نیازی قبائل (2014) اقبال خان نیازی ص 1175	رحیل کارواں (2019) آمین یوسف زئی صفحہ 434	اعوان شخصیات ہزارہ (2019) محمد عظیم شاد صفحہ 4	حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ تاریخ کے آئینے میں (2019) محمد کریم اعوان ص 9
ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب
علی	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علیؑ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ
محمد حنفیہؒ	محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	حضرت محمد بن حنفیہؒ	محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ)	محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	حضرت محمد حنفیہؒ	حضرت محمد حنفیہؒ	حضرت محمد حنفیہؒ
علی	علی عبد المنان	غازی عبد المنان	علی عبد المنان	علی	غازی عبد المنان	علی عبد المنان	علی عبد المنان
عون عرف قطب غازی بابا	عون قطب غازی	غازی بطلؒ	عون عرف قطب غازی	بطل (بطال)	عون قطب غازی	عون عرف قطب غازی لقب بطل	عون عرف قطب غازی لقب بطل
محمد آصف غازی	محمد آصف (اسحل) غازی	ملک آصف	محمد آصف غازی	محمد آصف غازی	محمد آصف غازی (محمد اسحل)	محمد آصف غازی	محمد آصف غازی
سید شاہ غازی	شاہ غازی	غازی عمرؒ	شاہ علی غازی	عمر غازی	شاہ علی غازی	شاہ علی غازی	شاہ علی غازی
محمد غازی	شاہ محمد غازی	غازی محمدؒ	شاہ محمد غازی	شاہ محمد غازی	شاہ محمد غازی	محمد غازی	شاہ محمد غازی
طیب غازی	طیب غازی	غازی طیبؒ	طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	شاہ طیب غازی
طاہر غازی	طاہر غازی	غازی طاہرؒ	طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	شاہ طاہر غازی
عطاء اللہ غازی	عطاء اللہ غازی	غازی نور اللہ (عطاء اللہ)	عطاء اللہ غازی	ابو علی عرف عطاء اللہ غازی	عطاء اللہ غازی	عطاء اللہ شاہ غازی	عطاء اللہ شاہ غازی
شاہو غازی و میر قطب حیدر	سالار میر قطب حیدر	حضرت ملک قطب شاہؒ	سالار قطب حیدر شاہ غازی	میر قطب حیدر شاہ علوی اعوان	قطب حیدر شاہ غازی	سالار میر قطب شاہ غازی	حضرت قطب شاہ غازی
ص 163، 9 بیٹے	11 فرزندان	گیارہ فرزندان		11 فرزندان	گیارہ فرزندان	9 فرزندان	11 فرزند

ابی طالب
↓
حضرت علی کرم اللہ وجہہ
↓
حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ
↓
علی عبد المنان
↓
عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی (قطب شاہ بابا)
↓
محمد آصف غازی
↓
شاہ علی غازی
↓
شاہ محمد غازی
↓
طیب غازی
↓
طاہر غازی
↓
عطاء اللہ غازی
↓
قطب حیدر شاہ غازی علوی (قطب شاہ ثانی)
↓

عبداللہ گولڑہ — محمد شاہ کنڈان — مزمل علی کلگان — محمد علی — بہادر علی — نجف علی — زمان علی کھوکھر — جہاں شاہ — فتح علی — نادر علی — کرم علی

نوٹ: قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے شجرہ نسب کی تصدیق کے لیے یہاں چند کتب کا حوالہ دیا گیا ہے جب کہ ان کے علاوہ سینکڑوں کتب ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی لائبریری میں موجود ہیں جن کی عکسی نقول عند الطلب مہیا کی جاسکتی ہیں